قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ
الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 04 اگست 2021ء | 24 ذوالحج 1442 ہجری قمری | جلد: 3 | شمارہ: 183

ارشاد باری تعالیٰ

وَذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۶﴾

(ابراہیم: 6)

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد کرا۔ یقیناً اس میں ہر بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

فرمان خلیفۂ وقت

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:

اب بعض متفرق باتیں جو جلسہ کے تعلق میں ہیں میں کہنا چاہتا ہوں جو مہمانوں، میز بانوں، ڈیوٹی والوں ہر ایک کے لئے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ مسجد فضل میں جب یہاں سے جائیں گے وہاں بھی کافی رش ہوتا ہے۔

جلسہ کے دنوں میں یہ مارکی بھی مسجد کا ہی متبادل ہے بلکہ یہ پورا علاقہ یعنی جلسہ گاہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق وہی نظارے نظر آنے چاہئیں جو ایک ایسے پاکیزہ مقدس ماحول میں ہونے چاہئیں۔ جہاں صرف اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔

جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

نمازوں اور جلسے کی کارروائی کے دوران بچوں کی خاموشی کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ ڈیوٹی والے بھی اس چیز کا خاص خیال رکھیں اور مائیں اور باپ بھی اس کا بہت خاص خیال رکھیں اور ڈیوٹی والوں سے اس سلسلے میں تعاون کریں۔ جو جگہیں بچوں کے لئے بنائی گئی ہیں وہاں جا کے چھوٹے بچوں کو بٹھائیں تا کہ باقی جلسہ سننے والے ڈسٹرب نہ ہوں۔

جلسہ کے دوران اگر کسی غیر از جماعت مہمان کی تقریر آپ سنیں، اس میں سے آپ کو کوئی بات پسند آئے اور اس کو خراج تحسین دینا چاہتے ہوں تو اس کے لئے تالیاں بجانے کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا۔ ماشاء اللہ وغیرہ کہنا ایسے کلمات ہی کہنے چاہئیں کیونکہ تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے۔ ہماری اپنی بھی کچھ روایات ہیں اور ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہاں پر بھی اور دنیا میں جہاں جہاں جلسے ہوتے ہیں انہیں روایات کا خیال رکھنا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 30 جولائی 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- جلسہ سالانہ (منظوم)
- جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت
- جلسہ سالانہ قادیان دارالامان اعداد وشمار کی روشنی میں
- تقسیم برصغیر کے بعد پاکستان میں ہونے والے جلسہ۔۔۔

فرمانِ رسول ﷺ

پاکیزہ مجلس کی فضیلت

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسی مجلس جس میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا ذکر ہو رہا ہو اُس مجلس میں بیٹھنے والوں پر فرشتے بھی سلامتی اور دعاؤں کے تحفے بھیجتے ہیں۔

(ماخوذ از صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء ...باب فضل مجالس الذکر)

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ: جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور باہم درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت باری ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے جلو میں لے لیتے ہیں۔

(سنن الترمذی۔ کتاب القراءت باب ما جاء ان القرآن انزل علی سبعة أحرف حدیث: 2945)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

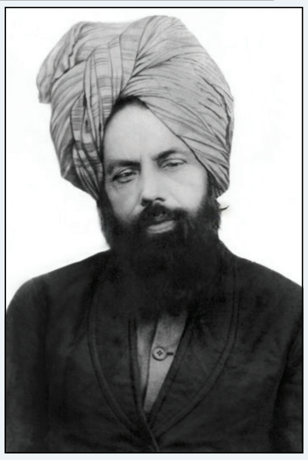

جلسہ سالانہ کے مقاصد

جلسہ سالانہ کا اعلان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین، اگر خدا تعالیٰ چاہے، بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں‘‘

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 375)

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اِس جلسہ میں اُس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔‘‘

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 375 تا 376)

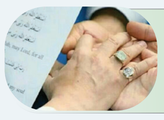

دربارِ خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جلسہ کے قیام کا بنیادی مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے قیام کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ ایسی جماعت تیار ہو جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف اُن میں پیدا ہو۔ زُہد اور تقویٰ اُن میں پیدا ہو۔ خدا ترسی کی عادت اُن میں پیدا ہو۔ آپس کا محبت اور پیار اُن میں پیدا ہو۔ وہ نرم دلی اور باہم محبت کا اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ بھائی چارے کی مثال بن کر رُحَمَآءُ بَیۡنَھُمۡ کا نمونہ بن جائیں۔ انکسار، عاجزی اُن کا شیوہ ہو۔ سچائی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم ہوں جس کی مثال نہ مل سکے۔ اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے اُن کے دل میں ایک تڑپ ہو جس کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس ہم جو آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ سفر کی مشکلات برداشت کر کے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ بیشک آج اس زمانے میں سفر کی سہولتیں مہیا ہیں لیکن مزاج بھی ویسے ہی بن چکے ہیں۔ اس لئے راستے کی مشکلات، سفر کی مشکلات بہر حال سفر کا ایک احساس دلاتی ہیں۔ سفر کی مشکلات کی نوعیت گو بدل گئی ہے لیکن سفر بہر حال سفر ہی ہے۔ پس جو لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہیں، اُنہیں ان باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے جلسہ کے اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں؟ جلسہ کی کارروائی اور ان تین دنوں کے دوران جب ہر شاملِ جلسہ یہ باتیں اپنے پیشِ نظر رکھے گا تو تبھی اس طرف توجہ پیدا ہو گی کہ ہمارا جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد کیا ہے؟ تبھی وہ جماعت قائم ہو گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنانا چاہتے ہیں، تبھی طبیعتوں میں وہ انقلاب پیدا ہو گا جو دنیا میں ایک روحانی انقلاب لانے کا باعث بنے گا۔ اگر اس نہج پر ہم اپنی سوچوں کو، اپنے عملوں کو نہیں لے جائیں گے تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ اور بے مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

جس میں آئے، بیٹھے، دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں کچھ وقت گزارا، بازار میں جا کر فالودہ اور پکوڑے وغیرہ کھا لئے یا چائے اور جوس اور کافی پی لی، یا پاکستانی اور انڈین سامان کی خریداری کر لی۔ کیونکہ یہ سب چیزیں جلسہ کے دنوں میں ایک جگہ مہیا ہو جاتی ہیں اس لئے فائدہ اُٹھا لو۔ یا بعض کہتے ہیں کہ ہم تو سال کا خشک راشن دالیں، چاول وغیرہ بھی جلسہ میں خرید کر لے کر جاتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں یہاں اچھی اور نسبتاً سستی قیمت میں مل جاتی ہیں، یا زیادہ تردّد نہیں کرنا پڑتا۔ اگر یہ مقصد ہے تو پھر تو جلسہ میں شامل ہونے کا ثواب ضائع کر دیا۔ یہ چیزیں تو کم و بیش قیمت میں بازار سے بھی مل جاتی ہیں۔ یہاں آنے والے اس دنیاوی مائدہ کے حاصل کرنے کے لئے نہیں آتے اور نہ انہیں آنا چاہئے، بلکہ اُس روحانی مائدہ کے لئے آتے ہیں اور آنا چاہئے جو کسی اور بازار سے نہیں ملتا، جو آج ایک بیش بہا خزانہ ہے، جو صرف روحانی بھوک پیاس نہیں مٹاتا بلکہ حقیقی رنگ میں اس سے فیض پانے والے ہر شخص کو غریب سے امیر ترین بنا دیتا ہے اور پھر یہ خزانے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمائے اور جن کی تقسیم جلسہ کے دنوں میں مختلف پروگراموں کے دوران ہو گی یا کی جاتی ہے، ایک حقیقی احمدی کو ان کے حاصل کرنے کے بعد دوسروں کی بھوک بقیہ صفحہ 34 پر

جلسہ سالانہ

یہ تیری دلکشی اَے جلوہ گاہِ حُسن کیا کہنا
جو آتا ہے بصد اخلاص مشتاقانہ آتا ہے

چلے آتے ہیں آنے والے یوں قُربان ہونے کو
کہ جیسے شمع پر پروانہ بے تابانہ آتا ہے

تعلّق کیا،غرض کیا،واسطہ کیا،ہوشیاروں کو
یہ دیوانوں کی مجلس ہے یہاں دیوانہ آتا ہے

لگا ہے کوچۂ دلبر میں دیوانوں کا تانتا سا
کوئی دیوانہ آپہنچا کوئی دیوانہ آتا ہے

اسیرِعشق ہو کر سب تعلّق ٹوٹ جاتے ہیں
جو اِس مجلس میں آتا ہے آزادانہ آتا ہے

یہ مجلس ہے کہ ہے دیوانگانِ عشق کا مجمع
جِدھر دیکھو نظر دیوانہ ہی دیوانہ آتا ہے

(حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوریؓ)

آج کی دعا

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبَّنَا اهۡدِنَا صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ وَهَبۡ لَنَا مِنۡ عِنۡدِكَ فَهۡمَ الدِّيۡنِ الۡقَوِيۡمِ وَعَلِّمۡنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ عِلۡمًا

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 7)

ترجمہ: اور سوائے اللہ کے فضل کے مجھے کوئی توفیق اور طاقت نہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما۔ اور اپنی جناب سے ہمیں راستے کا فہم عطا فرما۔ اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

یہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ہدایت وعلم کی دعا ہے۔

آپؑ حقیقۃ الوحی میں اس دعا سے پہلے بیان فرما رہے ہیں کہ آپؑ اس کتاب کو چار ابواب میں منقسم فرمائیں گے۔ پہلا باب ان لوگوں کے بیان میں جن کو سچی خوابیں تو آتی ہیں مگر خدا سے انکا کوئی تعلق نہیں۔ دوسرا باب ان لوگوں کے بیان میں جنکو کبھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور انکا خدا سے تھوڑا بہت تعلق بھی ہوتا ہے۔ تیسرا باب انکے لئے جو خدا سے کامل الہام پاتے ہیں اور چوتھا باب اپنے حالات کے بیان میں کہ خدا نے اپنے خاص فضل سے آپ کو بیان شدہ تین میں سے کس گروہ میں داخل فرمایا ہے۔ یہ ذکر کرنے کے بعد آپؑ مندرجہ بالا دعا فرماتے ہیں۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت

جماعت احمدیہ میں جلسہ سالانہ کا آغاز بانی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں 1891ء میں شروع ہوا تھا جس میں 75 افراد نے شرکت کی۔ یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا اور 130 سالوں میں جو قوموں کی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا یہ سلسلہ بڑھتا اور پھیلتا ہوا اب 100 کے لگ بگ ممالک تک پھیل گیا ہے جہاں بڑی شان و شوکت کے ساتھ سالانہ جلسے منعقد ہوتے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں فدائیان شامل ہوتے ہیں۔

ابھی گزشتہ سال Covid-19 سے قبل جنوری میں خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں سیرالیون جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ وہاں 2020ء کے جلسہ سالانہ میں شاملین کی تعداد 24700 تھی۔ یہ جلسے بیعتوں کا ذریعہ بنتے رہے اور آج سینکڑوں کی تعداد میں لوگ ان جلسوں اور جماعت کی انسانیت کی خدمت سے متاثر ہو کر احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں جلسہ سالانہ برطانیہ پر عالمی بیعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں رواں سال کے دوران عالمی سطح پر بیعت کرنے والے اس مبارک تقریب میں شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دوروں میں جب کسی جلسہ میں شرکت فرماتے ہیں تو وہاں بھی بیعت کی تقریب منعقد ہوتی ہے۔ اس مبارک طریق کی تقلید میں بعض ممالک میں بھی اپنے اپنے جلسہ سالانہ کے مواقع پر بیعت کی تقاریب منعقد ہوتی ہیں۔

بیعتوں کی جن تقاریب میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس شامل ہو کر برکت بخشتے ہیں۔ وہ تقاریب ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہوتی ہیں اور دُنیا بھر کے احمدی ان سے استفادہ کرتے ہیں بالخصوص جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر عالمی سطح پر انفرادی طور پر گھروں میں، مساجد اور بیوت میں بہت اہتمام سے احباب و خواتین اکٹھی ہوتیں اور براہ راست خلیفۃ المسیح سے فیض پاتی ہیں۔ یہ تقریب اس قدر مبارک اور مقدس ہوتی ہیں کہ یوں لگتا ہے جیسے ماحول میں روحانیت نے بسیرا کیا ہوا ہے۔ انسان چند لمحوں کے لئے اس دُنیا سے نکل کر ایک اور عالم میں پہنچ جاتا ہے۔ اپنے گناہوں، کمزوریوں اور لغزشوں کا جائزہ لے کر اور اُنہیں نکال باہر رکھ کر اپنے اللہ کے حضور جھکتا، دُعا کرتا اور آئندہ نیکیاں بجالانے کے عزمِ صمیم باندھتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعد میں آپ کے خلفاء کے بیان فرمودہ ہدایات اور نصائح کو حرزِ جان بناتا ہے۔ اور خلیفۃ المسیح سے بھی عہد و پیمان باندھتا ہے۔

مجھے یاد ہے ایک وقت تھا کہ اگر کوئی دوست جماعت میں شامل ہوتے تو کسی کے گھر یا کوئی چھوٹی سی محفل کا انعقاد کر کے عہد بیعت اور شرائط کو دہرایا جاتا تھا۔ اور ہم میں سے کئی ایک کو سالہا سال شرائط بیعت اور بیعت کے الفاظ دہرانے کا موقع میسر نہ آتا تھا۔ مگر آج سلام ہو ایم ٹی اے کو جس کے ذریعہ ہم دُنیا بھر میں ہونے والی بیعتوں کی تقاریب میں شامل ہو کر اپنے آپ کو نور سے نہلاتے ہیں۔ سال میں ایک بار نہیں بلکہ کئی بار۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

گو ان مبارک جلسوں کا آغاز دسمبر کے مہینہ میں ہوا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بھی آپ کی زندگی میں دسمبر کی 27 تاریخ آئے تو مرکز چلے آئیں۔ لیکن بعد میں مختلف ممالک نے اپنے اپنے حالات اور موسم کے مطابق اپنے ہاں جلسوں کا انعقاد کرنا شروع کیا۔

اور اب شائد ہی سال میں کوئی مہینہ ایسا گزرتا ہو جس میں کسی نہ کسی ملک میں جلسہ نہ منعقد ہوتا ہو۔ جماعت احمدیہ یو کے جولائی یا اگست میں اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہے۔ جس میں امام جماعت احمدیہ بنفسِ نفیس شامل ہوتے ہیں اور عالمی بیعت بھی ہوتی ہے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور کی ایک بیعت کے احوال جانیں۔ اِسے ''دُعائے بیعت توبہ'' کا نام دیا گیا ہے۔

بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت

حضرت مسیح موعودؑ نے جن الفاظ میں حضرت نور الدین اعظم خلیفۂ اوّل سے بیعت لی۔ اس بیعت کے الفاظ خود حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ میں یوں ہیں:

(ادعیۃ المہدی از حافظ مظفر احمد صفحہ 25)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''آج مَیں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مبتلا تھا۔ اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا۔ اور 12 جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کار بند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ۔ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ''

(سیرت المہدی جلد اوّل روایت 98، صفحہ 70 تا 71)

ترجمہ:۔ مَیں اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ میں، اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ مَیں، اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ پس میرے گناہ بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب الفاظِ بیعت دہراتے... تو تمام آدمی رونے لگ جاتے اور آنسو جاری ہو جاتے کیونکہ حضرت صاحب کی آواز میں اس قدر گداز ہوتا تھا کہ انسان ضرور رونے لگ جاتا تھا۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل ص 675 روایت 747)

امر واقعہ یہ ہے کہ نبی کریمؐ کی دُعا (جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت توبہ میں شامل فرمایا) ایسی گہری تاثیر رکھتی ہے کہ اب بھی دہرائے جانے کے وقت یہی کیفیت سوز و گداز اکثر دیکھی گئی ہے۔ دعا یہ ہے:

''اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔''

اس روایت کی مزید تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے بھی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ ''بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص 174)

یہاں شرائط بیعت کا اِعادہ بھی بہت ضروری معلوم ہوتا ہے تا عالمی بیعت کو ہم اچھی طرح سے سمجھ سکیں:

شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز ورد بنائے گا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذِلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اِس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں اِن تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(ابوسعید)

شیخ مجاہد احمد شاستری۔ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان دارالامان اعداد وشمار کی روشنی میں

جلسہ سالانہ کا آغاز جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک ایسا سنگ میل تھا کہ رہتی دنیا تک احمدی نسلوں میں اس کے انعقاد اور اس میں شمولیت کو ایک مذہبی مقدس فریضہ کے طور پر جانا جائے گا اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی نصائح بصورت تحریرات اس بابرکت جلسہ کی اہمیت کو ہمیشہ اجاگر کرتی رہیں گی۔ ان جلسوں میں شامل ہونے والا جماعت احمدیہ کا ہر مرد وزن، پیر وجوان نہ صرف جلسوں کے روحانی ماحول سے اپنی اصلاح کرتا اور تربیت پاتا تھا بلکہ دنیا کے چپہ چپہ میں علم اسلام احمدیت بلند کرتے ہوئے ایک بہترین منتظم بھی ثابت ہوا۔

جلسہ سالانہ کی بنیاد خود امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی اور اس کی بابت فرمایا:

’’اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۃ اللہ پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

اسی طرح فرمایا:

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔‘‘

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

جلسہ سالانہ کی اہمیت اور الٰہی اشاروں سے ابتدا

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کا نشان ہے اور خدا کی طرف سے ہمارے سلسلہ کی ترقی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہے، جس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی دوست جلسہ پر آتے ہیں ان میں سے اکثر بیعت کر کے ہی واپس جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے کچھ ایسی برکات وابستہ ہیں کہ جو لوگ اسے دیکھتے ہیں وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔‘‘

(خطباتِ محمود جلد 12 صفحہ 195)

’’ہمارے سالانہ جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی سے بتا دیا تھا کہ دینی اَغراض کے لئے قادیان میں اس موقع پر اس کثرت سے لوگ آیا کریں گے کہ ان کے اس ہجوم سے جو صرف دین کی خاطر ہوگا قادیان کی زمین اَرضِ حَرم کا نام پائے گی۔‘‘

(خطبات محمود جلد 9 صفحہ 391)

جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے خدائی حکم کے ماتحت آج سے ٹھیک 130 سال قبل یعنی 27/دسمبر 1891ء کو قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈالی اس وقت کی حاضری 75 افراد پر مشتمل تھی۔ اس کے دوسرے سال کی حاضری قریباً 500 کی تھی جس میں 327 افراد باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس طرح ہر سال یہ تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی رہی۔ تقسیم ملک سے قبل یعنی 1946ء میں متحدہ ہندوستان کا آخری جلسہ سالانہ جو حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں قادیان میں منعقد ہوا تھا اس کی حاضری 39786 ہزار کے قریب تھی۔

(الفضل یکم جنوری 1947ء صفحہ 3)

اس کے بعد یہ جلسہ خلیفۂ وقت کی موجودگی میں ربوہ میں ہر سال منعقد ہوتا رہا ساتھ ہی دائمی مرکز قادیان دارالامان میں بھی اپنے محدود وسائل میں ہر سال جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا رہا۔ 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی موجودگی میں ربوہ میں جو آخری جلسہ منعقد ہوا اس کی حاضری قریباً 275000 سے زائد تھی۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 447)

اس کے بعد پاکستان حکومت کی طرف سے جلسہ منعقد کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔ پاکستان کے ظلم وستم کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1984ء میں پاکستان سے ہجرت فرما کر لندن کو اپنا مرکز بنایا اب وہاں ہر سال برطانیہ کا جو سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے وہ خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے عالمگیر حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

قارئین کرام! جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ قادیان جماعت احمدیہ عالمگیر کی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان ہے۔ جماعت احمدیہ کی روز افروز ترقی کا آئینہ دار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس جلسہ کی بنیاد خدا تعالیٰ کے اذن سے رکھی تھی اس کی پیروی میں آج مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ اپنے جلسے منعقد کرتی ہے۔ جن میں سر فہرست برطانیہ، جرمنی، امریکہ، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، آسٹریلیا، آئرلینڈ، آئیوری کوسٹ، البانیہ، برازیل، بیلجیم، بورکینا فاسو، بوسنیا، بینن، تنزانیہ، جاپان، ڈنمارک، ساؤتھ افریقہ، سپین، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، سیرالیون، غانا، فرانس، کینیا، کینیا، ماریشس، نائیجیریا، ہالینڈ، ناروے، اور میمنار وغیرہ ہیں۔ ان جلسوں کے اغراض و مقاصد بھی وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے۔ اس جگہ خاکسار یہ بھی بیان کر دینا مناسب خیال کرتا ہے کہ تقسیم ملک کے بعد پاکستان میں بھی 1948ء سے 1983ء تک باقاعدہ جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا بعد میں جب حکومتِ پاکستان کی طرف سے جلسہ منعقد کرنے پر پابندی عائد کی گئی تو بعد از ہجرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ لندن میں مرکزی جلسہ سالانہ منعقد ہونے شروع ہوئے۔ اس مضمون میں خاکسار جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پہلا جلسہ سالانہ قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ’’آسمانی فیصلہ‘‘ میں مجوزہ انجمن کی تشکیل پر مزید غور کرنے کے لئے جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ 27/دسمبر 1891ء کو قادیان پہنچ جائیں۔ چنانچہ اس تاریخ کو مسجد میں احباب جمع ہوئے۔ بعد نماز ظہر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے قبل مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تازہ تصنیف (آسمانی فیصلہ) پڑھ کر سنائی۔ پھر یہ تجویز رکھی گئی کہ مجوزہ انجمن کے ممبر کون کون صاحبان ہوں۔ اور کس طرح اسکی کارروائی کا آغاز ہو۔ حاضرین نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ سردست یہ رسالہ شائع کر دیا جائے اور مخالفین کا عندیہ معلوم کر کے بتراضی فریقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں۔ اسکے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اور حضرت اقدس سے دوستوں نے مصافحہ کیا اس طرح جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں کل 75 احباب شامل ہوئے تھے۔‘‘

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 440 مطبوعہ 2007ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسے کے بعد مستقل رنگ میں ہر سال جلسہ سالانہ کے انعقاد کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ بذریعہ اشتہار تمام احباب جماعت کو اس فیصلے کی اطلاع دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔ ’’آئندہ ہر سال 27، 28، 29/دسمبر کی تاریخوں میں جماعت کا جلسہ منعقد ہوا کرے گا۔‘‘

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 441 مطبوعہ 2007ء)

چنانچہ اگلے سال دسمبر 1892ء سے یہ بابرکت جلسہ مستقل طور پر شروع ہوا۔ جس کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری کامیابی سے اب تک

جاری ہے۔اور آئندہ بھی ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔

پہلے جلسہ سالانہ قادیان 1891ء میں شامل ایک صحابی حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ کے تاثرات

اولین جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے خوش نصیب صحابی حضرت صوفی نبی بخش صاحبؓ اس جلسہ میں شمولیت کے تاثرات اپنی بیعت کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اپریل 1889ء سے اپریل 1892ء تک خاکسار انجمن حمایت اسلام کا مہتمم کتب خانہ رہا۔ اور حضور کا مضمون ’’ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب‘‘ میرے ہی اہتمام سے چھاپا گیا۔

ایک دفعہ حسب معمول انجمن کے کتب خانہ میں گیا۔ ان دنوں رسالہ فتح اسلام چھپ چکا تھا۔ اس کی ایک کاپی اس کے انجمن کے دفتر میں پہنچی۔ بہت سے مولوی صاحبان جن میں اکثر اہل حدیث تھے اس کو پڑھتے اور نہایت تعجب سے کہتے کہ جو کچھ مرزا صاحب نے اس رسالہ میں لکھا ہے اس کو کوئی بھی نہیں مانے گا مگر یہ رسالہ بھی لاجواب ہے اس کا بھی کوئی جواب نہیں۔ اس کے بعد رسالہ توضیح المرام بھی میری نظر سے گذرا۔ ان دونوں رسالوں کے شائع ہونے کے بعد ہندوستان میں ایک سخت طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ اور ہر طرف سے مولوی صاحبان نے کفر کے فتوے تیار کئے یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان میں ایک جلسہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مجھے بھی ایک کارڈ پہنچا۔لیکن بعض ضروری خانگی امورات کی وجہ سے میں نے حاضر خدمات ہونے سے انکار کیا۔لیکن اسی ہفتہ میں پھر دوبارہ کارڈ پہنچا جس کے الفاظ یہ تھے۔

’’دسمبر کی تعطیلات میں آپ ضرور تشریف لائیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اپنے جذب خاص سے اپنی طرف کھینچ لے۔‘‘

ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر میں نے اس خط کو پڑھا۔ اور مجھ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ میں نے تمام ان خانگی امورات کو جن کی بنا پر قادیان آنے سے میں نے معذرت کی تھی خیر آباد کہی اور مصمم ارادہ کیا کہ قادیان جانا ضروری ہے۔

الغرض 27 دسمبر 1891ء کے جلسے پر جس میں حاضرین کی تعداد اسی کے قریب تھی۔ میں بھی حاضر خدمت ہوا۔ اور دن کے دس بجے کے قریب چائے پینے کے بعد ارشاد ہوا کہ سب دوست بڑی مسجد میں جو اب مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے تشریف لے جائیں۔

حسبِ حکم سب کے ساتھ میں بھی حاضر ہوا۔ زہے قسمت کہ میرے لئے قسام ازل نے اس برگزیدہ بندہ کی جماعت میں داخل ہونے کے لئے یہی دن مقرر کر رکھا تھا۔ اُس وقت مسجد اتنی وسیع نہ تھی جیسی آج نظر آتی ہے۔سب کے بعد حضرت خود تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ’’فیصلہ آسمانی‘‘ سنانے کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن میرے لئے ایک حیرت کا مقام تھا کیونکہ جب میں نے حضرت اقدس کے روئے مبارک اور لباس کی طرف دیکھا تو وہی حلیہ تھا اور وہی لباس زیب تن تھا جس کو ایام طالب علمی میں مَیں نے دیکھا تھا۔

حاضرین تو بڑی توجہ سے آسمانی فیصلہ سننے میں مشغول رہے۔ اور میں اپنے دل کے خیالات میں مستغرق تھا اور فیصلہ کر رہا تھا کہ وہی نورانی صورت ہے جس کو طالب علمی کے زمانہ میں مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ اور ہر ایک حضرت صاحب سے مصافحہ کرتا اور رخصت ہوتا۔ میں نے عمداً سب سے پیچھے مصافحہ کیا۔ اور عرض کیا کہ میرے لئے کیا حکم ہے۔ کیونکہ میں نے ایک شخص کی آگے بیعت کی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا:

’’آپ کی بیعت نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہو گی بشرطیکہ وہ شخص نیک ہے۔ ورنہ بیعت فسخ ہو جائے گی اور ہماری بیعت رہ جائے گی۔‘‘

(اخبار الحکم قادیان 14 اپریل 1935ء صفحہ 6)

مقامات جلسہ گاہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں 1892ء کے جلسہ سالانہ کے سوا (جو فصیل کے مقام پر یعنی موجودہ پارکنگ دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مقام پر ہوا۔ناقل) باقی جلسے (یعنی 1891 تا 1907ء تک۔ناقل) مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئے۔ خلافت اولیٰ کے ابتدائی پانچ برسوں (یعنی 1908ء تا 1912ء تک۔ ناقل) میں بھی ان کا انعقاد مسجد اقصیٰ میں ہی ہوتا رہا۔لیکن 1913ء سے لیکر 1923ء تک (یعنی کل 11 سال) مسجد نور جلسہ گاہ رہی۔ اس کے بعد 1924ء میں سامعین کی کثرت کے پیش نظر مسجد نور سے باہر تعلیم الاسلام کالج کے میدان میں اس مبارک اجتماع (یعنی جلسہ سالانہ) کا انعقاد ہوتا رہا اور 1946ء تک کل 23 جلسے اس سرزمین میں منعقد ہوئے۔ ملکی تقسیم کے بعد قادیان میں 1947ء کا جلسہ سالانہ دوبارہ مسجد اقصیٰ ہی میں منعقد ہوا۔ اور پھر 1948ء میں پرانے زنانہ جلسہ گاہ میں جو موجودہ مکان حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کے شمال میں واقع ہے (حالیہ دفتر جلسہ سالانہ ولنگر خانہ جلسہ سالانہ نمبر 1۔ ناقل) منتقل کر دیا گیا۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 444-443 مطبوعہ 2007ء)

1948ء سے لیکر 1960ء تک جلسے اسی جگہ یعنی پرانے زنانہ جلسہ گاہ میں ہی منعقد ہوتے رہے 1961ء میں موسم کی خرابی کی وجہ سے جلسہ سالانہ مسجد اقصیٰ میں منعقد کیا گیا۔ 1962ء سے 1974ء تک جلسہ سالانہ کے شبینہ اجلاس مسجد اقصیٰ میں اور دن کے اجلاس پرانے زنانہ جلسہ گاہ میں منعقد ہوئے۔ 1975ء سے 1988ء تک جلسہ سالانہ کے اجلاس پرانے زنانہ جلسہ گاہ میں ہی ہوتے رہے۔ 1989ء میں پہلی بار احمدیہ گراؤنڈ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اور 2004ء تک اسی مقام پر جلسہ منعقد ہوتا رہا۔ 2005ء میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے جس وجہ سے احباب جماعت نے بکثرت شرکت کی۔ سامعین کی کثرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے احمدیہ گراؤنڈ کی بستان احمد (جو قادیان اور ننگل باغباناں کے درمیان ہے) میں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ پھر 2006ء سے لیکر 2013ء تک دوبارہ احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد ہوتا رہا۔ اب 2014ء سے مستقل طور پر جدید جلسہ گاہ (بستان احمد) میں جلسہ منعقد ہوتا ہے۔

سن جلسہ	آغاز جلسہ سالانہ قادیان کے سال	جلسہ سالانہ کا نمبر شمار	تعداد حاضرین جلسہ سالانہ
1891ء	1	پہلا	75
1892ء	2	دوسرا	327
1893ء	3	حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ ملتوی کر دیا تھا	
1894ء	4	تیسرا	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1895ء	5	چوتھا	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1896ء	6	حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ ملتوی کر دیا تھا	
1897ء	7	پانچواں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1898ء	8	چھٹا	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1899ء	9	ساتواں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1900ء	10	آٹھواں	500
1901ء	11	نوواں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1902ء	12	حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ ملتوی کر دیا تھا	
1903ء	13	دسواں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1904ء	14	گیارھواں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1905ء	15	بارھواں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1906ء	16	تیرھواں	1500 قریباً
1907ء	17	چودھواں	3000 قریباً
1908ء	18	پندرھواں	2500 قریباً
1909ء	19	سولھواں	3000 سے زیادہ
1910ء	20	سترھواں	2500 سے زیادہ
1911ء	21	اٹھارھواں	3000 سے زیادہ
1912ء	22	انیسواں	2200 مرد 105 عورت
1913ء	23	بیسواں	3000
1914ء	24	21واں	مرد 3500 خواتین 400 سے زیادہ
1915ء	25	22واں	4000 سے زیادہ
1916ء	26	23واں	5000 سے زیادہ
1917ء	27	24واں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1918ء	28	25واں	5000 سے زیادہ
1919ء	29	26واں	6،7 ہزار قریباً
1920ء	30	27واں	ایضاً
1921ء	31	28واں	7192 قریباً
1922ء	32	29واں	8،9 ہزار قریباً
1923ء	33	30واں	11،12 ہزار قریباً
1924ء	34	31واں	15000 قریباً
1925ء	35	32واں	11384 سے زائد
1926ء	36	33واں	12117 قریباً
1927ء	37	34واں	13020
1928ء	38	35واں	16885 قریباً
1929ء	39	36واں	17316 قریباً
1930ء	40	37واں	17316 سے زیادہ
1931ء	41	38واں	18776 قریباً
1932ء	42	39واں	20752 قریباً
1933ء	43	40واں	19143 سے زیادہ
1934ء	44	41واں	25000 ہزار قریباً
1935ء	45	42واں	21278 قریباً
1936ء	46	43واں	25854 قریباً
1937ء	47	44واں	27998 قریباً
1938ء	48	45واں	32479 قریباً
1939ء	49	46واں	39950 قریباً
1940ء	50	47واں	33783 قریباً
1941ء	51	48واں	30000 قریباً
1942ء	52	49واں	23760 قریباً
1943ء	53	50واں	27256 قریباً
1944ء	54	51واں	23600 قریباً
1945ء	55	52واں	33435 قریباً
1946ء	56	53واں	39786 قریباً
1947ء	57	54واں	درویش 300 غیر مسلم 20
1948ء	58	55واں	1400 قریباً
1949ء	59	56واں	1000 سے زائد
1950ء	60	57واں	1347 سے زیادہ
1951ء	61	58واں	1125 سے زیادہ
1952ء	62	59واں	قریباً 900
1953ء	63	60واں	1642
1954ء	64	61واں	گزشتہ سال سے زیادہ
1955ء	65	62واں	262 مہمان
1956ء	66	63واں	1000 پہلے روز
1957ء	67	64واں	1925
1958ء	68	65واں	1980
1959ء	69	66واں	1200 قریباً
1960ء	70	67واں	1200 (احمدی)
1961ء	71	68واں	1700 احمدی
1962ء	72	69واں	1600 سے زیادہ
1963ء	73	70واں	2837
1964ء	74	71واں	2000
1965ء	75	72واں	600 احمدیوں کی تعداد
1966ء	76	73واں	3/4 سو بھارتی 196 پاکستانی 21 غیر ملکی
1967ء	77	74واں	3052
1968ء	78	75واں	3152
1969ء	79	76واں	3240
1970ء	80	77واں	3350

سن جلسہ	آغاز جلسہ سالانہ قادیان کے سال	جلسہ سالانہ کا نمبر شمار	تعداد حاضرین جلسہ سالانہ
1971ء	81	78واں	3105
1972ء	82	79واں	3190
1973ء	83	80واں	3298
1974ء	84	81واں	3417
1975ء	85	82واں	3450
1976ء	86	83واں	3542
1977ء	87	84واں	3000/4000
1978ء	88	85واں	3544
1979ء	89	86واں	2400بھارتی 200 غیر ملکی
1980ء	90	87واں	3685
1981ء	91	88واں	3728
1982ء	92	89واں	3760
1983ء	93	90واں	3815
1984ء	94	91واں	4050
1985ء	95	92واں	3935
1986ء	96	93واں	4040
1987ء	97	94واں	4310
1988ء	98	95واں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1989ء	99	96واں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1990ء	100	97واں	حاضری معلوم نہ ہوسکی
1991ء	101	98واں	22000

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد1 صفحہ 446تا448 مطبوعہ 2007ء ناشر نظارت نشر و اشاعت قادیان)

سن جلسہ	تعداد آغاز جلسہ	تعداد جلسہ	حاضری جلسہ	حوالہ
1992ء	102	99واں	15 ممالک سے 6ہزار سے زائد احمدیوں نے شرکت کی	بدر 7/14 جنوری 1993ء صفحہ 1
1993ء	103	100واں	22 12 ہزار	بدر 6/13 جنوری 1994ء صفحہ 4
1994ء	104	101واں	17 5 ہزار	بدر 5/12 جنوری 1995ء صفحہ 2
1995ء	105	102واں	23ممالک سے احمدیوں نے شرکت کی (تعداد؟)	بدر 4/11 جنوری 1996ء صفحہ 1
1996ء	106	103واں	20 8ہزار	بدر 2/9 جنوری 1997ء صفحہ 1
1997ء	107	104واں	26 6408	بدر 1/18 جنوری 1998ء صفحہ 11
1998ء	108	105واں	16ہزار سے زائد احمدیوں نے شرکت کی	بدر 28/ جنوری 1999ء صفحہ 1
نومبر 1999ء	109	106واں	27 21ہزار سے زائداحمدیوں نے شرکت کی	بدر 25 نومبر 1999ء صفحہ 1
نومبر 2000ء	110	107واں	21 35 ہزار	بدر 30/ نومبر 7/ دسمبر 2000ء صفحہ 7
نومبر 2001ء	111	108واں	15 50	بدر 15/22 نومبر 2001 صفحہ 2
2002ء	112	109واں	13 55	بدر 7/14 جنوری 2003ء صفحہ 3
2003ء	113	110واں	23 50	بدر 6/13 جنوری 2004ء صفحہ 2
2004ء	114	111واں	28 35ہزار احمدیوں نے شرکت کی	بدر 4/11 جنوری 2005ء صفحہ 2
2005ء	115	112واں	43 70ہزار احمدیوں نے شرکت کی	بدر 5/12 جنوری 2006ء صفحہ 16
2006ء	116	113واں	23 25ہزار احمدیوں نے شرکت کی	بدر 4/11 جنوری 2007ء صفحہ 12
2007ء	117	114واں	30 17	بدر 3/10 جنوری 2008ء صفحہ 1
مئی 2009ء	118	115واں	11 6	بدر 4/11 جون 2009ء صفحہ 14
2009ء	119	116واں	27 18 سے زائد احمدیوں نے شرکت کی	بدر 7/14 جنوری 2010ء صفحہ 14
2010ء	120	117واں	40 16 احمدیوں نے شرکت کی	بدر 6/13 جنوری 2011ء صفحہ 1
2011ء	121	118واں	33 17 سے زائد احمدیوں نے شرکت کی	بدر 5/12 جنوری 2012ء صفحہ 1
2012ء	122	119واں	33 18300	بدر 10/17 جنوری 2013ء صفحہ 1
2013ء	123	120واں	36ممالک کی نمائندگی 17574 سے زائد احمدیوں نے شرکت کی	بدر 9/16 جنوری 2014ء صفحہ 1
2014ء	124	121واں	37 18700	بدر 29/ جنوری 2015ء صفحہ 2
2015ء	125	122واں	44 19134	بدر 28/ جنوری 2016ء صفحہ 1
2016ء	126	123واں	42 14242	بدر 19/ جنوری 2017ء صفحہ 1
2017ء	127	124واں	44 20048	بدر 18/ جنوری 2018ء صفحہ 1
2018ء	128	125واں	4818864	بدر 24/ جنوری 2019ء صفحہ 2
2019ء	129	126واں	جلسہ منعقد نہیں ہوا	
2020ء	130	127واں	جلسہ سالانہ کرونا کی وجہ سے منعقد نہیں ہوا۔	

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے عظیم الشان مقاصد کے حصول کی توفیق عطا کرے۔ ہم جلسہ سالانہ سے وابستہ روحانی وجسمانی برکات سے متمتع ہوسکیں۔ آمین ثم آمین

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

بقعتہ النور عمران صاحبہ جرمنی سے لکھتی ہیں:

جس طرح غسل کرنے سے تازگی ملتی ہے اسی طرح الفضل روحانی غسل کا کام روزانہ کرتا ہے۔ روحانی جسم ترو تازہ ہو جاتا ہے۔ نیز جس طرح مکینک مشین کی ٹیونگ کرتا ہے تو وہ مشین پہلے سے بڑھ کر Production کرتی ہے۔ یہ اخبار بھی روزانہ ہماری ٹیونگ کرنے رونق افروز ہوتا ہے۔ اور ہم اپنے اندر تیزی اور نیکی میں بڑھوتی پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے اخبار کو دن دونی رات چونی ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور یہ ہماری آبیاری کا کام کرتا رہے۔ آمین

مَیں نے کسی جگہ پڑھا تھا کہ کسی مضمون کی تعریف پر کسی نے کہا تھا کہ:۔

خط ان کا بہت خوب، عبارت بہت اچھی
اللہ کرے ..... زور قلم اور زیادہ

مَیں اسے قدرے تبدیلی کے ساتھ الفضل کو یوں خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ:۔

الفضل جماعت کا بہت خوب، عبارت بہت اچھی
اللہ کرے ...... زور قلم اور زیادہ

☆...☆...☆

ایم ایم طاہر

تقسیم برصغیر کے بعد پاکستان میں ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ کے مختصر کوائف

جلسہ سالانہ کے پاکیزہ اور روحانی نظام کی بنیاد بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الٰہی منشاء کے مطابق اپنے ہاتھوں سے رکھی۔ دسمبر 1891ء میں حضور علیہ السلام نے «آسمانی فیصلہ» کی تصنیف فرمائی اور علماء کو روحانی مقابلہ کی پہلی دعوت عام دی اور اس روحانی مقابلہ کو فیصلہ کن حیثیت دینے کیلئے لاہور میں ایک انجمن کے قیام کی تجویز دی جو فریقین کی رضامندی سے مقرر ہوں اور یہ انجمن ایک سال تک ان علامات کے متعلق فریقین کے کوائف اکٹھے کرے اور کثرت کی صورت میں روحانی معرکہ میں حق و صداقت کا فیصلہ کیا جائے۔ مجوزہ انجمن کی تشکیل پر مزید غور کیلئے حضور علیہ السلام نے احباب جماعت کو ہدایت فرمائی کہ وہ 27 دسمبر 1891ء کو قادیان پہنچ جائیں۔ ظہر کے بعد مسجد اقصیٰ قادیان میں اس پہلے روحانی اجتماع کی کارروائی ہوئی جس میں حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب نے حضور علیہ السلام کی تازہ تصنیف ’’آسمانی فیصلہ‘‘ پڑھ کر سنائی۔ دیگر امور مشاورت کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا حضرت مسیح موعودؑ نے شرکاء کو شرف مصافحہ بخشا۔ یہ جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ تھا جس میں 75 احباب شامل ہوئے۔ اس جلسہ کے معاً بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فیصلے کی ایک اشتہار کے ذریعہ احباب جماعت کو اطلاع دی کہ آئندہ ہر سال 27، 28، 29 دسمبر کی تاریخوں میں جماعت کا جلسہ ہوا کرے گا۔ چنانچہ سوائے چند سالوں کے جماعت میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ مرکزی جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد جاری ہے اور الحمد للہ جلسہ سالانہ کا یہ نظام اب دنیا کے بیسیوں ممالک میں منظم اور مستحکم ہو چکا ہے۔

تقسیم پاک و ہند

اگست 1947ء میں برصغیر کی تقسیم ہوگئی اور پاکستان اور ہندوستان الگ ممالک کی صورت میں دنیا کے نقشہ پر ابھرے۔ جماعت احمدیہ نے تحریک پاکستان کی بھرپور حمایت کی اور قیام پاکستان کے لئے قربانیاں دیں۔ تقسیم کے وقت گورداسپور ہندوستان میں شامل ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ہجرت کا فیصلہ کیا اور قادیان دارالامان سے لاہور تشریف لے آئے۔ یوں جلسہ سالانہ کا نظام پاکستان میں شروع ہوگیا۔ اگرچہ قادیان میں بھی یہ نظام برابر جاری رہا اور اب تک جاری ہے لیکن 1947 تا 1983ء تک پاکستان میں خلفاء کرام کی موجودگی میں مرکزی نظام جلسہ جاری رہا اور صرف سال 1971ء میں پاک بھارت جنگ کی وجہ سے جلسہ سالانہ کا انعقاد نہیں ہوا۔ 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت برطانیہ کے بعد حکومت کی طرف سے جلسوں کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے ربوہ میں جلسوں کا انعقاد ممکن نہیں رہا۔ پاکستان میں منعقد ہونے والے جلسوں کا مختصر احوال درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ 1947ء کا جلسہ اور اس کا تتمہ مارچ 1948ء میں لاہور میں منعقد ہوا اس کے بعد نئے مرکز احمدیت ربوہ میں جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہوتا رہا۔

پاکستان کا پہلا جلسہ سالانہ

ہجرت کے بعد پاکستان میں پہلا جلسہ سالانہ 27، 28 دسمبر 1947ء کو رتن باغ لاہور میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ ہجرت کے نامساعد حالات، مالی مشکلات اور جگہ کی تنگی کے باعث محدود پیمانہ پر ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس جلسہ میں لاہور سے باہر سے صرف دو ہزار افراد کو آنے کی اجازت دی جس میں ممبران شوریٰ بھی شامل تھے۔ اس جلسہ میں عورتوں کو شرکت کی اجازت نہیں تھی۔ ہر ضلع کو کوٹہ دے دیا گیا تھا۔ قادیان سے باہر یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ 27 دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا اور قادیان کے ساتھ اپنی والہانہ محبت کا اظہار فرمایا۔ 28 دسمبر کو اختتامی خطاب فرمایا۔ جلسہ کی حاضری چھ ہزار سے زائد رہی۔

پاکستان میں منعقدہ پہلے جلسہ کی انتظامیہ حسب ذیل تھی:

نگران اعلیٰ: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

افسر جلسہ سالانہ: حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب

ناظم جلسہ: حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

انتظامات طعام: مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب اور حضرت ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے بی ٹی

حفاظت خاص اور انتظام مکانات: چوہدری اسد اللہ خان صاحب

انتظام جلسہ گاہ: چوہدری محمود احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ لاہور

نظامت استقبال و انکوائری آفس: محترم میاں غلام محمد صاحب اختر صاحب

ناظم سپلائی: محترم شیخ محبوب الٰہی صاحب

چونکہ جلسہ پر شوریٰ نہیں ہوئی تھی اس لئے اس جلسہ کا تتمہ جلسہ 28 مارچ 1948ء کو کوٹھی رتن باغ میدان ملحقہ جودھامل بلڈنگ لاہور میں ہوا۔ جس سے حضرت مصلح موعودؓ نے 28 مارچ کو خطاب فرمایا اس جلسہ کی حاضری چار ہزار سے زائد تھی۔ اس جلسہ کے افسر بھی حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب تھے۔

نئے مرکز احمدیت ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ

نئے مرکز احمدیت ربوہ کی افتتاحی تقریب 20 ستمبر 1948ء کو ہوئی۔ دسمبر میں ابھی یہاں جلسہ کی تیاری نہ ہوسکی تھی اس لئے دسمبر میں جلسہ سالانہ نہیں ہوا بلکہ حضرت صاحب نے اعلان فرمایا کہ یہ جلسہ ایسٹر ہالیڈیز میں ربوہ میں ہوگا۔ تاہم 25 اور 26 دسمبر 1948ء کو جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ ہوا جس میں حضور نے خطابات فرمائے۔

حضرت صاحب کے اعلان کے مطابق 1948ء کا جلسہ سالانہ نئے قائم کردہ مرکز احمدیت «ربوہ» میں 15، 16 اپریل 1949ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت صاحب نے افتتاحی اور اختتامی خطابات کے علاوہ خواتین سے بھی خطاب فرمایا۔ یہ جلسہ ریلوے اسٹیشن ربوہ سے ملحقہ میدان میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری سولہ ہزار کے قریب رہی۔ نمایاں مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حکیم فضل الرحمان صاحب، مولانا جلال الدین شمس صاحب، مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب، ملک عبدالرحمان خادم صاحب اور حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب بھی شامل تھے۔

ربوہ میں منعقدہ اس پہلے تاریخی جلسہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے افتتاحی خطاب فرمودہ 15 اپریل 1949ء میں فرمایا:

’’یہ جلسہ تقریروں کا جلسہ نہیں۔ یہ جلسہ اپنے اندر ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسی تاریخی حیثیت جو مہینوں یا سالوں یا صدیوں تک نہیں جائے گی بلکہ بنی نوع انسان کی اس دنیا پر جو زندگی ہے اس کے خاتمہ تک جائے گی۔ اس میں شامل ہونے والے لوگ ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ روحانی لحاظ سے وہ ایک نئی دنیا، ایک نئی زمین اور ایک نئے آسمان کے بنانے میں شامل ہو رہے ہیں۔‘‘

(انوار العلوم جلد 21 ص 115)

جلسہ سالانہ 1949ء

1949ء وہ سال ہے جس میں دو جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہوا۔ اپریل میں جلسہ سالانہ 1948ء اور دسمبر میں جلسہ سالانہ 1949ء منعقد ہوا۔ 26، 27، 28 دسمبر 1949ء کو منعقد ہونے والے جلسہ میں 30 ہزار افراد شریک ہوئے۔ حضور نے افتتاحی خطاب اور دوسرے روز بھی خطاب فرمایا۔ افسر جلسہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب تھے دیگر نمایاں مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، قاضی محمد نذیر صاحب، ملک عبد الرحمان خادم صاحب، حضرت مولانا درد صاحب، حضرت ولی اللہ شاہ صاحب، گیانی عباداللہ صاحب اور مولوی عبدالغفور صاحب شامل تھے۔ یہ جلسہ بھی ریلوے اسٹیشن سے ملحقہ گراؤنڈ میں منعقد ہوا تھا۔

جلسہ سالانہ 1950ء

26، 27، 28 دسمبر 1950ء کو ریلوے اسٹیشن ربوہ سے متصل گراؤنڈ میں جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری تیس ہزار تھی۔ اس جلسہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے تینوں دن خطابات کے علاوہ دوسرے روز خواتین کے جلسہ میں بھی خطاب فرمایا۔ جلسہ کے تینوں روز جید علماء سلسلہ نے بھی تقاریر کیں۔ جلسہ سالانہ کے تیسرے روز حضرت مصلح موعودؓ نے سیر روحانی کے سلسلہ کا پانچواں خطاب فرمایا۔ اس جلسہ کی حاضری 22 ہزار سے زائد رہی۔

جلسہ سالانہ 1951ء

1951ء کا جلسہ سالانہ 26، 27، 28 دسمبر کو گراؤنڈ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں منعقد ہوا۔ حضرت صاحب نے افتتاحی اور اختتامی کے علاوہ خواتین کو چشمہ ہدایت کے عنوان سے بھی خطاب فرمایا۔ تیسرے

روز حضرت صاحب نے سیر روحانی کے سلسلہ کی چھٹی تقریر فرمائی۔تینوں دن جید علماء سلسلہ نے بھی خطابات کئے۔امسال افسر جلسہ سالانہ محترم خان صاحب منشی برکت علی صاحب تھے۔جلسہ کی حاضری تیس ہزار تھی۔

جلسہ سالانہ 1952ء

26، 27، 28 دسمبر 1952ء کا جلسہ بھی گزشتہ سال کی طرح گراؤنڈ نصرت گرلز سکول میں منعقد ہوا۔حضرت مصلح موعودؓ نے تینوں دن حاضرین سے خطابات فرمائے۔تیسرے روز آپ نے ’’تعلق باللہ‘‘ کے عنوان پر روح پرور خطاب فرمایا۔اس جلسہ میں شبینہ اجلاس بھی ہوا جس میں بیرونی طلباء نے تقاریر کیں۔حسب سابق جید علماء نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔جلسہ سالانہ کی حاضری 50 ہزار تھی۔افسر جلسہ میاں عبدالمنان عمر صاحب تھے۔

جلسہ سالانہ 1953ء

26، 27، 28 دسمبر 1953ء کو گراؤنڈ نصرت گرلز سکول میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔تینوں روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خطابات فرمائے۔تیسرے روز سیر روحانی کے سلسلہ کا ساتواں خطاب ارشاد فرمایا۔بزرگان سلسلہ نے بھی جلسہ کے تینوں روز تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ 1954ء

26، 27، 28 دسمبر کو جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔ اس جلسہ میں بھی حضرت مصلح موعودؓ نے تینوں روز خطابات فرمائے۔تیسرے روز سیر روحانی کے سلسلہ کا آٹھواں خطاب فرمایا۔جلسہ کی حاضری 50 ہزار سے زائد تھی۔بزرگان سلسلہ نے بھی تقاریر کیں۔افسر جلسہ سالانہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تھے۔

جلسہ سالانہ 1955ء

26، 27، 28 دسمبر 1955ء کو منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں پاکستان کے علاوہ غیر ممالک کے افراد بھی شریک ہوئے۔جلسہ کی حاضری پچاس ہزار سے زائد رہی۔اس جلسہ کے تینوں ایام حضرت مصلح موعودؓ نے خطابات فرمائے اور تیسرے روز سیر روحانی کے سلسلہ کا نواں خطاب فرمایا۔جید علماء و بزرگان سلسلہ نے بھی تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ 1956ء

26 تا 28 دسمبر 1956ء کو جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔اس جلسہ کی خاص بات سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ولولہ انگیز خطابات تھے جس میں بعض اندرونی فتنوں کا پس منظر اور ان کی بیخ کنی کی گئی تھی۔آپ نے تینوں دن خطابات فرمائے۔خلافت حقہ اسلامیہ اور نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کے پس منظر کے عناوین پر خطابات کئے۔تیسرے روز سیر روحانی نمبر 10 خطاب فرمایا۔دیگر مقررین جلسہ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب،حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب،حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب،حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب،حضرت مولانا شمس صاحب،ملک عبدالرحمان خادم صاحب بھی شامل تھے۔اس جلسہ کی حاضری 60 ہزار سے زائد رہی۔

جلسہ سالانہ 1957ء

یہ جلسہ 26 تا 28 دسمبر 1957ء کو منعقد ہوا۔حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ کے تینوں روز خطاب فرمایا۔جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے خطاب میں حضور نے تحریک وقف جدید کے منصوبہ کا اعلان فرمایا۔تیسرے روز سیر روحانی نمبر 11 کے موضوع پر تقریر فرمائی۔اس جلسہ کی حاضری 70 ہزار سے زائد تھی۔

جلسہ سالانہ 1958ء

نصرت گرلز ہائی سکول کے میدان میں 26 تا 28 دسمبر 1958ء جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ کے تینوں روز احباب جماعت کو خطاب فرمایا۔اختتامی خطاب میں حضور نے سیر روحانی کے سلسلہ تقاریر کی آخری تقریر فرمائی۔جلسہ کی حاضری ایک لاکھ کے قریب تھی۔

جلسہ سالانہ 1959ء

جلسہ سالانہ 1959ء کا انعقاد 22، 23، 24 جنوری 1960ء کو ہوا۔اس جلسہ سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے افتتاحی اور اختتامی خطابات فرمائے۔جلسہ کی حاضری 70 ہزار رہی۔دیگر مقررین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب،حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب، حضرت مولانا شمس صاحب، حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب،حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب بھی شامل تھے۔

جلسہ سالانہ 1960ء

اس سال دو جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہوا۔جنوری میں جلسہ سالانہ 1959ء اور 26 تا 28 دسمبر 1960ء کو جلسہ سالانہ 1960ء منعقد ہوا۔حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ کا افتتاحی خطاب فرمایا جبکہ اختتامی اجلاس جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے فرمائی اس اجلاس میں حضرت صاحب کی ہدایت پر آپ کی تقریر حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے پڑھ کر سنائی۔اس جلسہ کی حاضری 75 ہزار رہی۔

جلسہ سالانہ 1961ء

26 تا 28 دسمبر 1961ء کو یہ جلسہ سالانہ مسجد اقصیٰ سے ملحقہ میدان میں منعقد ہوا۔افتتاحی اجلاس میں حضرت مصلح موعودؓ کا پیغام حضرت مرزا بشیراحمد صاحب نے پڑھ کر سنایا جبکہ اختتامی اجلاس میں حضرت صاحب کی موجودگی میں آپ کی تقریر حضرت مرزا بشیراحمد صاحب نے سنائی۔اس جلسہ کی حاضری 85 ہزار رہی۔

جلسہ سالانہ 1962ء

26 تا 28 دسمبر 1962ء کو جلسہ سالانہ کا انعقاد مسجد اقصیٰ کے ملحقہ میدان میں ہوا۔علالت طبع کے باعث حضرت مصلح موعودؓ جلسہ میں تشریف نہ لائے تاہم افتتاحی اور اختتامی اجلاسات میں حضور کے پیغامات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پڑھ کر سنائے۔دیگر مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب،حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب،حضرت مرزا عبدالحق صاحب،مولانا قاضی محمد نذیر صاحب،حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب اور قاضی محمد اسلم صاحب بھی شامل تھے۔جلسہ کی حاضری 90 ہزار رہی۔

جلسہ سالانہ 1963ء

یہ جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 1963ء کو منعقد ہوا۔جلسہ کے افتتاح اور اختتام کے مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پیغامات حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے پڑھ کر سنائے۔جلسہ کی حاضری ایک لاکھ رہی۔اس جلسہ کے لئے افسر جلسہ سالانہ مکرم سید میر داؤد احمد صاحب مقرر ہوئے تھے۔

جلسہ سالانہ 1964ء

حضرت مصلح موعودؓ کے دور کا آخری جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 1964ء کو منعقد ہوا۔جلسہ سالانہ کے افتتاحی اور اختتامی اجلاس کے مواقع پر حضرت مصلح موعودؓ کے پیغامات حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے پڑھ کر سنائے۔اس جلسہ کی حاضری ایک لاکھ سے زائد تھی۔

اس جلسہ کے مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب،حضرت صاحبزادہ مرزاطاہر احمد صاحب، حضرت چوہدری سرظفراللہ خان صاحب،حضرت مولانا شمس صاحب،حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب، حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب،حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب،صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب،مولانا شیخ مبارک احمد صاحب،مولانا قاضی محمد نذیر صاحب،حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے علاوہ دیگر بزرگان اور غیر ملکی مہمانان بھی شامل تھے۔

جلسہ سالانہ 1965ء

خلافت ثالثہ کا پہلا جلسہ سالانہ 19 تا 21 دسمبر 1965ء میدان ملحقہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں منعقد ہوا جس کے افتتاحی اجلاس اور دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمائے۔دیگر بزرگان و علماء سلسلہ نے بھی جلسہ سے خطاب کئے۔اس جلسہ کی حاضری 80 ہزار رہی۔

جلسہ سالانہ 1966ء

یہ جلسہ 26 تا 28 جنوری 1967ء کو منعقد ہوا۔جلسہ کے تینوں ایام حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے شرکاء جلسہ سے خطابات فرمائے۔دیگر مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب،حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب،حضرت مرزا عبدالحق صاحب،محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب،مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب،مولانا قاضی محمد نذیر صاحب،قاضی محمد اسلم صاحب بھی شامل تھے۔اس جلسہ سالانہ کی حاضری 85 ہزار رہی۔

جلسہ سالانہ 1967ء

یہ جلسہ سالانہ 11 تا 13 جنوری 1968ء کو منعقد ہوا۔تینوں روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے شرکاء جلسہ سے خطابات فرمائے۔اس جلسہ کی حاضری ایک لاکھ تھی۔جلسہ کے نمایاں مقررین میں حضرت

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب،حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں صاحب،حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب،مولانا ابوالعطاء صاحب،مولانا قاضی محمد نذیر صاحب، مرزا عبدالحق صاحب،مولانا عبدالمالک خان صاحب شامل تھے۔

جلسہ سالانہ 1968ء

سال 1968ء میں دو جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہوئے۔جنوری میں جلسہ سالانہ 1967ء کا انعقاد ہوا جبکہ 26 تا 28 دسمبر کو جلسہ 1968ء منعقد ہوا۔جلسہ کے تینوں روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خطابات فرمائے۔اس جلسہ کی حاضری بھی ایک لاکھ رہی۔

جلسہ سالانہ 1969ء

26 تا 28 دسمبر 1969ء کو جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔حضرت صاحب نے افتتاحی،اختتامی خطاب کے علاوہ دوسرے روز بھی تقریر فرمائی۔جلسہ کی حاضری ایک لاکھ رہی۔

جلسہ سالانہ 1970ء

26 تا 28 دسمبر 1970 کو جلسہ کا انعقاد ہوا۔شرکاء جلسہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے تینوں دن خطابات سننے کی سعادت ملی۔جلسہ کی حاضری ایک لاکھ رہی۔

جلسہ سالانہ 1971ء

پاک بھارت جنگ کی وجہ سے جلسہ سالانہ 1971ء کا انعقاد نہیں ہوا۔

جلسہ سالانہ 1972ء

یہ جلسہ 26 تا 28 دسمبر 1972 کو منعقد ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تینوں روز مردانہ جلسہ گاہ کے علاوہ دوسرے روز مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔جلسہ کی حاضری ایک لاکھ پچیس ہزار رہی۔

جلسہ سالانہ 1973ء

جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 1973ء کو منعقد ہوا۔جس میں سوا لاکھ سے زائد احباب نے شرکت کی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جلسہ کے تینوں دن خطابات کے علاوہ خواتین سے بھی خطاب فرمایا۔نمایاں مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب،حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب،مولانا ابوالعطاء صاحب،مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ،مولانا شیخ مبارک احمد صاحب،مولانا قاضی محمد نذیر صاحب شامل تھے۔اس جلسہ کے لئے افسر جلسہ محترم چوہدری حمیداللہ صاحب مقرر ہوئے۔

جلسہ سالانہ 1974ء

جلسہ کا انعقاد 26 تا 28 دسمبر 1974ء کو ہوا۔حضرت صاحب نے تینوں دن خطابات فرمائے۔حاضری سوا لاکھ سے زائد رہی۔مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب،مولانا قاضی محمد نذیر صاحب،مولانا ابوالعطاء صاحب،مولانا نسیم سیفی صاحب،مولانا دوست محمد شاہد صاحب،مولانا غلام باری سیف صاحب،مولانا عبدالمالک خان صاحب،سید میر محمود احمد ناصر صاحب،مولانا شیخ مبارک احمد صاحب،عطاء المجیب راشد صاحب اور مولوی عبدالسلام طاہر صاحب شامل تھے۔

جلسہ سالانہ 1975ء

جماعت احمدیہ کا 83 واں جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 1975ء کو منعقد ہوا جس میں سوا لاکھ سے زائد احباب نے شرکت کی۔جلسہ کے تینوں ایام کے علاوہ خواتین سے بھی حضرت صاحب نے خطابات فرمائے۔

جلسہ سالانہ 1976ء

جلسہ سالانہ کا انعقاد 10 تا 12 دسمبر 1976ء کو ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تینوں دن مردانہ جلسہ گاہ اور دوسرے روز جلسہ سالانہ مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔جلسہ کی حاضری سوا لاکھ سے زائد رہی۔

جلسہ سالانہ 1977ء

26 تا 28 دسمبر 1977ء کو منعقد ہونے والے جلسہ میں ڈیڑھ لاکھ افراد شریک ہوئے۔حضرت صاحب نے مردانہ جلسہ گاہ میں تینوں روز خطاب کرنے کے علاوہ مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔جلسہ کے مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب،سید محمود احمد ناصر صاحب،مولانا شیخ مبارک احمد صاحب،مولانا دوست محمد شاہد صاحب،شیخ عبدالقادر صاحب،مرزا عبدالحق صاحب،مولانا عبدالمالک خان صاحب،مولانا بشارت احمد بشیر صاحب،بشیر احمد خان رفیق صاحب اور صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب شامل تھے۔

جلسہ سالانہ 1978ء

جماعت احمدیہ کا 86واں جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 1978ء کو منعقد ہوا۔حضرت صاحب نے تینوں روز حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔جلسہ کی حاضری ایک لاکھ ستر ہزار رہی۔امسال تین نئے مقررین مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ،ملک سیف الرحمان صاحب اور مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کو بھی تقریر کا موقع ملا۔

جلسہ سالانہ 1979ء

یہ جلسہ 26 تا 28 دسمبر 1979ء کو منعقد ہوا۔حضور رحمہ اللہ نے تینوں دن کے خطابات کے علاوہ مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔امسال نئے مقررین میں مولوی فضل الٰہی انوری صاحب، مولوی چراغ دین صاحب اور مولانا نذیر احمد مبشر صاحب شامل تھے۔جلسہ کی حاضری ڈیڑھ لاکھ سے زائد تھی۔

(راقم الحروف کا یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں بچپن میں شرکت کی سعادت ملی پھر 1983ء تک کے جلسوں میں شرکت بھی کی اور ڈیوٹیز دینے کا بھی موقع ملا۔)

جلسہ سالانہ 1980ء

26 تا 28 دسمبر 1980ء کو منعقد ہونے والے جلسہ کی حاضری پونے دو لاکھ رپورٹ ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تینوں دن مردانہ جلسہ گاہ سے خطابات فرمانے کے علاوہ مستورات سے بھی خطاب کیا۔جلسہ کے نمایاں مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب،حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب،ملک سیف الرحمان صاحب،مولانا عبدالمالک خان صاحب،مولانا دوست محمد شاہد صاحب شامل تھے جبکہ نئے مقرر مولانا سلطان محمود انور صاحب کو بھی تقریر کا موقع ملا۔

جلسہ سالانہ 1981ء

خلافت ثالثہ کا آخری جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 1981ء کو حسب معمول مسجد اقصیٰ کے سامنے وسیع میدان میں منعقد ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے افتتاحی،اختتامی،دوسرے روز اور مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔اس جلسہ کی حاضری دو لاکھ سے زائد رہی۔

جلسہ سالانہ 1982ء

خلافت رابعہ کا پہلا جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 1982ء کو منعقد ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ کے تینوں ایام اور مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔اس جلسہ میں 27 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔حاضری دو لاکھ بیس ہزار رپورٹ ہوئی۔جلسہ کے نئے مقررین میں مسعود احمد خان صاحب دہلوی اور حافظ مظفر احمد صاحب شامل تھے۔

جلسہ سالانہ 1983ء

تا دم تحریر پاکستان میں منعقد ہونے والا آخری جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 1983ء کو مسجد اقصیٰ کے ملحقہ میدان میں منعقد ہوا۔اس جلسہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے چار خطابات فرمائے۔افتتاحی،اختتامی،دوسرے روز کا خطاب اور مستورات سے خطاب شامل تھا۔جلسہ کی حاضری پونے تین لاکھ رپورٹ ہوئی۔افسر جلسہ سالانہ محترم چوہدری حمیداللہ صاحب تھے۔

ربوہ میں منعقدہ اس آخری جلسہ سالانہ کے مقررین کے اسماء حسب ذیل ہیں: مولانا دوست محمد شاہد صاحب، مولانا سلطان محمود انور صاحب، مرزا عبدالحق صاحب، صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، مولانا غلام باری سیف صاحب، مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ، مولانا محمد شفیع اشرف صاحب، مولانا عبدالسلام طاہر صاحب، حافظ مظفر احمد صاحب اور مسعود احمد جہلمی صاحب۔

افسران جلسہ سالانہ پاکستان

پاکستان میں منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ میں جن احباب کو بطور افسر جلسہ سالانہ خدمت کا موقع ملا ان کے اسماء اور عرصہ خدمت ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں:-

(1) حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی 1947 تا 1950ء
(2) محترم خان صاحب منشی برکت علی صاحب 1951ء
(3) محترم میاں عبدالمنان عمر صاحب 1952 تا 1953ء
(4) حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب 1954 تا 1962ء
(5) محترم سید میر داؤد احمد صاحب 1963 تا 1972ء
(6) محترم چوہدری حمیداللہ صاحب 1973 تا وفات (2021ء)

1984ء کے بدنام زمانہ صدارتی آرڈیننس کے بعد جماعت احمدیہ کو حکام کی جانب سے جلسہ سالانہ کی اجازت نہیں دی گئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت لندن کے بعد سے برطانیہ کے جلسہ سالانہ کو ہی مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ ربوہ شہر کی رونقیں پھر بحال ہوں اور پیاسی روحوں کی سیرابی کے اسباب پیدا ہو جائیں۔آمین۔

(نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں مکرم خالد احمد ثاقب صاحب نے خاکسار کی معاونت کی۔فَجَزَاهُ اللّٰہُ أَحْسَنَ الْجَزَآءِ)

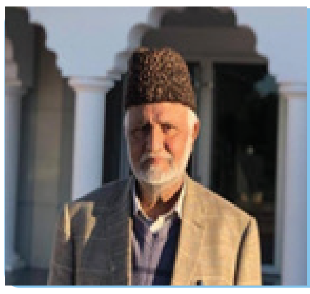

منور احمد خورشید۔ مبلغ سلسلہ انگلستان

جلسہ سالانہ ربوہ کی یاد میں

آج کل جلسہ سالانہ انگلستان کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ خدام وانصار آئے روز حدیقۃ المہدی میں وقارعمل کے لئے آتے جاتے نظر آتے ہیں۔ ہر احمدی گھرانے میں جلسہ سالانہ ہی موضوع سخن ہے۔ کسی چیز کی محرومی اس کی اہمیت میں اضافہ کر دیتی ہے۔ کیونکہ گذشتہ سال کرونا کے باعث جلسہ منعقد نہ ہوسکا۔ اس لئے امسال کے جلسہ سالانہ کے لئے ہر کوئی پُرجوش ہے۔

جلسہ سالانہ ربوہ

انگلستان کے جلسوں سے قبل ربوہ پاکستان میں جلسے دیکھا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جلسہ سالانہ کا نام سنتے ہی جلسہ سالانہ ربوہ کی روح پرور یادوں کے دریچے وا ہوجاتے ہیں۔ موجودہ فرعونی دور میں ربوہ میں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری سوچوں پر پابندی ان کے اختیار میں نہیں ہے۔

آج سوچا کیوں نہ کچھ ربوہ کے جلسہ سالانہ دور کی باتیں کی جائیں۔ تا کہ ان حسین یادوں کے پُرکیف تخیلاتی نظاروں سے کسی حد تک تسکین خاطر اور راحت جان کا سامان پیدا ہو۔ سوچا جلسہ سالانہ ربوہ کی حسین یادوں کا ایک مختصر ساخاکہ پیش کیا جائے۔ جس سے ہر صاحب تجربہ لطف اندوز ہو سکے۔

؎ گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

جلسہ سالانہ کی آمد

ہر سال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ مرکز احمدیت ربوہ میں ہوا کرتا تھا۔ جس کا انتظار ہر احمدی گھرانہ میں سال بھر جاری رہتا تھا۔ انصار اللہ کے ہال کے ساتھ ملحقہ میدان میں دفتر جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا۔ جو سارا سال جلسے کی تیاری میں باقاعدگی کے ساتھ کھلا رہتا تھا اور بڑی ہی خاموشی کے ساتھ کارکنان اتنے بڑے جلسے کے اسقدر وسیع انتظامات کرنے میں مگن رہتے تھے۔ جو اپنی ذات میں ایک عظیم الشان نشان ہے۔

ربوہ میں جلسہ سالانہ کی تیاری

جوں جوں جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے۔ ایسے احساس ہوتا جیسے عید یا شادی کا سماں ہے۔ ربوہ کا ہر فرد بہت زیادہ پُرجوش اور مصروف نظر آتا۔ گھروں کی سفیدیاں ہو رہی ہیں، مہمان نوازی کے لئے خرید

وفروخت، خورد و کلاں کے لئے حسب توفیق، موسم کی مناسبت سے کپڑوں کی خریداری جاری ہے۔

جہاں ایک طرف اس بستی کا ہر مکین اپنے گھر کو سجانے میں مصروف ہے۔ دوسری طرف ربوہ شہر کی گلیوں، کوچوں اور بازاروں کی تزئین کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ شعبہ تربیت کی جانب سے مرکزی مقامات قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، ملفوظات اور دیگر تربیتی اقوال لکھ کر آویزاں کر دئے جاتے ہیں۔

تزئین گلستان چاہیے

اگر ہم چند دہائیاں پیچھے مڑ کر دیکھیں تو اس دور میں ہمارا معیار زندگی بہت سادہ ہوتا تھا۔ کیونکہ آج کی طرح مشینی دور کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ زیادہ تر ہاتھوں سے مزدوری کی جاتی تھی۔ وقارعمل کے لئے مختصر سا سامان کَسی اور کڑاھی ہی ہوتا تھا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلے میں ہر محلہ میں وقارعمل کئے جاتے تھے۔ کبھی کسی محلہ کی صفائی، کبھی کسی لنگر خانے میں کام کیا جارہاہے۔ مجھے یاد ہے ایک سال جامعہ احمدیہ کے طلبہ کئی دن، رات گئے تک لنگر خانہ نمبر ایک میں وقارعمل کرتے رہے۔

ربوہ کا ایک نیا روپ

عام حالات میں ربوہ ایک بہت ہی خاموش اور پُرسکون شہر ہوتا ہے۔ لیکن جلسہ کے دنوں میں بہت ہی بارونق شہر کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ ہر طرف لوگوں کی آمدورفت ہے، سائیکلوں اور تانگوں کا شہر اب گاڑیوں، کاروں اور دیگر سواریوں سے بھر جاتا ہے۔ ادھر ٹریکٹر کی ٹرالیاں پرالی لے کر آرہی ہیں۔ ادھر جلسے کی تیاری کے سلسلہ میں قریبی شہروں سے سامان کے ٹرک آرہے ہیں۔ ربوہ کے معروف گول بازار کے سامنے کا میدان مختلف دوکانوں، کھوکھوں اور سٹالز سے سج جاتا ہے۔ جہاں کی گہما گہمی کون بھول سکتا ہے۔

سفید پوشوں کی جماعت

بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِیْباً وَّسَیَعُوْدُ غَرِیْباً کَمَا بَدَءَ فَطُوْبیٰ لِلْغُرَبَآءِ۔ والی حدیث کے موافق عام طور پر جماعت کے ممبران کی مالی حالت متوسط درجہ کی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ کیونکہ جس نے کسبِ حلال ہی کمانا ہے پھر اس میں مالی قربانی بھی کرنی ہے۔ اس کے لئے ناز ونعم والی زندگی کب ممکن ہے۔

اس لئے جلسہ کے ایام میں ربوہ کی سڑکوں پر پرانے کپڑوں کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ جنہیں ہم لنڈے کا مال کہتے ہیں۔ لنڈا شاید لندن کا ہی مخفف ہے۔ ان پرانے کپڑوں کے ڈھیروں کے اردگرد اہل ربوہ کا خاصہ ہجوم ہوتا ہے۔ یہ لنڈے کا مال سفید پوشوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

اس سادگی پر کون نہ مرجائے اے خدا

(مکرم شیخ منیر احمد صاحب شہید امیر جماعت لاہور)

1982میں جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے دن تھے۔ ربوہ میں احمدیت کے دیوانوں کا ایک ایسا ہجوم تھا کہ کھوّے سے کھوّا چھلتا تھا۔ سخت سردی کے ایّام تھے۔ بازار میں مختلف قسم کی دوکانیں اور ٹھیلے لگے ہوئے تھے۔ بعض لوگوں نے سر بازار زمین پر ہی پرانے کپڑوں کے ڈھیر لگائے ہوئے تھے۔ بہت سارے لوگ مالی وسعت نہ ہونے کی وجہ سے ان پرانے کپڑوں کی خریداری کر کے اپنے آپ کو سردی سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک روز میں بازار سے گزر رہا تھا۔ ایک جگہ پر بہت سے لوگ اپنی پسند اور ضرورت کے مطابق پرانے کپڑے خریدنے کے لئے انتخاب کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ مکرم شیخ منیر احمد صاحب جو کہ ایک بہت ہی اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے۔ وہ بھی اس کپڑوں کے ڈھیر کے پاس کھڑے خریداری فرما رہے تھے۔ میں ایک جانب سے گزر گیا۔ لیکن آج تک وہ نظارہ میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ میرے دل میں، اس واقعہ نے ان کے مقام کو اور رفعت اور عظمت بخش دی۔ پاکستان میں تو ان کے شعبہ سے وابستہ چھوٹے چھوٹے کارکن بھی پُرتعیّش زندگیاں بسر کرتے ہیں۔ جبکہ احمدی افسران بڑی ایمانداری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتے ہیں اور کسی طرح بھی کسی ناجائز ہتھکنڈے سے کسی کی حق تلفی نہیں کرتے۔

ڈیوٹی چارٹ

ایک چیز جسے دیکھنے کے لئے ہم سب بڑے بے چین ہوتے تھے۔ یہ جلسہ سالانہ کا ڈیوٹی چارٹ ہوتا تھا۔ جس میں جملہ کارکنان کے نام ان کے شعبوں کے تحت لکھے ہوتے تھے۔ اس چارٹ کو چند ایک مرکزی مقامات پر چسپاں کر دیا جاتا تھا۔ ان دنوں میں ہر کوئی ایک دوسرے کو اپنی اپنی ڈیوٹی کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔

میری جلسہ سالانہ پر پہلی بار ڈیوٹی لنگر خانہ نمبر دو میں روٹیاں اکٹھے کرنے میں لگی تھی۔ ہمارا کام تندوروں سے نکلنے والی گرما گرم روٹیاں اٹھا کر لانا پھر مخصوص کمروں میں، بیس بیس کی ڈھیریاں بنا کر ترتیب کے ساتھ مقررہ شیلفوں میں لگانا ہوتا تھا۔ یہ خاصا مشکل کام تھا۔ سردی میں باہر نکلنا، پھر گرم تندوروں کے پاس جاکر بہت ساری روٹیاں اکٹھی کر کے پیٹ کے ساتھ لگا کر واپس کمرے میں لانا، دلچسپ ہونے کے علاوہ ایک مشکل امر بھی تھا۔

مہمانان کی آمد

ملک بھر سے احمدی احباب اس روحانی جلسہ میں شرکت کے لئے تیاری میں لگ جاتے ہیں۔سفر کی تیاری کرتے ہیں۔دور دراز والے ٹرین جبکہ قریبی شہروں میں بسنے والے بسوں پر عازم ربوہ ہوجاتے ہیں۔

دوران سفر، ایسے شہر جہاں سے بسیں بدلنی ہوتی ہیں وہاں پر مقامی جماعت کے خدام و اطفال نے شامیانے لگا رکھے ہیں جس میں جلسہ کےمہمانوں کا استقبال،رہنمائی اور مہمان نوازی کی جاتی ہے۔یہ عمل اپنی ذات میں نظام جماعت کی خوبصورتی،خدمت خلق کے علاوہ ایک خاموش اور مؤثر تبلیغ کا کردار ادا کررہا ہوتا ہے۔احمدیوں کے علاوہ دیگر مسافر بھی اس خدمت خلق سے مستفید ہوتے ہیں۔

شعبہ استقبال

جیسے ہی مہمانوں کی بسیں لاری اڈہ کے قریب پہنچتی ہیں۔شعبہ استقبال کی جانب سے لاؤڈ سپیکر پر اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں بلند ہوتی ہیں۔مہمانوں کا دعائیہ کلمات اور پُرجوش نعروں کے ذریعہ سے استقبال کیا جاتا ہے۔شعبہ استقبال کے کارکنان کندھوں پر بیج سجائے، مسکراتے چہروں کے ساتھ انہیں خوش آمدید کہتے ہیں مہمانوں کا سامان بسوں سے اتارتے ہیں، ٹرانسپورٹ کے لئے ان کی مناسب رہنمائی کرتے ہیں۔پھر یہ سلسلہ کئی دن تک جاری رہتا ہے۔بس سٹاپ کا یہ ماحول ہزارہا غیر احمدی مسافروں کے لئے جماعت احمدیہ کا پُرمغز پیغام پہنچانے میں ایک بہت ہی خاموش اور بااثر ذریعہ بن جاتا ہے۔ربوہ کی حدود گزرنے کے بعد بھی کافی دیر تک مسافروں کے مابین جماعت کے بارے میں ہی باتیں ہوتی ہیں۔

اسی قسم کا نظارہ ریلوے سٹیشن پر ہوتا ہے۔کراچی حیدرآباد اور سیالکوٹ جیسے شہروں کی جانب سے تو سپیشل ٹرینیں جلسہ کے لئے روانہ ہوتی ہیں۔پورے سفر میں ان کا جوش وخروش دیدنی ہوتا ہے۔کہیں دعوت الی اللہ کی مجالس چل رہی ہیں، کہیں نمازیں ادا کی جارہی ہیں، کہیں دیگر دلچسپی کے امور پر گفتگو کے سلسلے جاری ہیں۔ٹرینوں کے ربوہ سٹیشن پہنچنے پر ایک عجیب ہی روح پرور نظارہ ہوتا ہے۔اھلاً وسھلاً و مرحبا،خوش آمدید اور دیگر معلوماتی اعلانات،ہورہے ہیں،مقامی عزیز واقارب بھی اپنے اپنے مہمانوں کے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود ہیں۔جو بہت ہی خوشی اور مسرت کے ساتھ مہمانوں کو مرحبا کہتے ہوئے ان کے گلے مل رہے ہیں۔ایک بہت ہی دلکش اور روح پرور منظر ہوتا ہے۔

عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے

آج کل مالی کشائش اور سفری سہولیات کی وجہ سے سفر کرنا بہت آسان ہوگیا ہے۔اس دور میں بیرون ملک سے جلسہ میں شرکت کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہوتا تھا۔اس کے باوجود بھی کئی غیر ملکی احمدی فدائین سفری صعوبتیں اور مشکلات برداشت کرکے جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوتے تھے۔ایک دفعہ ایک گھانین احمدی دوست جلسہ میں شرکت کے لئے ربوہ تشریف لائے۔جب یہ دوست کراچی ائرپورٹ پر امیگریشن والوں کے ڈیسک پر پہنچے تو موجود اہل کار نے پاسپورٹ دیکھا۔کچھ سوالات پوچھے۔کہاں جارہے ہو۔احمدی دوست نے بتایا کہ ربوہ جلسہ پر جارہا ہوں۔امیگریشن آفیسر نے کہا۔کیا تم قادیانی ہو۔اس نے جواب دیا۔کیا آپ کا دماغ کام نہیں کرتا تمہارے ہاتھوں میں میرا پاسپورٹ ہے۔اس پر لکھا ہوا ہے کہ میں گھانین ہوں تم پھر بھی مجھے قادیانی کہہ رہے ہو۔

قیام گاہیں۔جنات کی بستی

ایک غیر از جماعت دوست اپنے ایک احمدی عزیز کے ہمراہ جلسہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔انہوں نے دیکھا کہ ربوہ میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں۔ازدھام کی وجہ سے بازاروں میں چلنا مشکل تھا۔لیکن جیسے ہی رات کی ظلمت نے چادر تانی سب لوگ ہی غائب ہوگئے ہیں۔کہاں چلے گئے۔لگتا ہے یہ کوئی جنات کی بستی ہے۔

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی رہائش کا کام خاصا دشوار امر تھا۔کیونکہ ربوہ اپنی ذات میں ایک چھوٹا اور پھر نسبتاً ایک غریب شہر تھا۔لیکن اس میں خلافت کی برکت اور نظام کی وجہ سے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی کو روحانی مائدہ کے علاوہ باعزت طور پر روٹی، کپڑا اور مکان کے حصول میں مشکل درپیش آئی ہو۔

انتظامیہ نے مختلف اضلاع کے لئے شرکاء جلسہ کی تعداد کے مطابق متعدد مقامات متعین فرما رکھے تھے۔

جیسے محمود ہال،انصار اللہ ہال، تعلیم الاسلام ہائی سکول، جامعہ احمدیہ، طبیہ کالج، یونیورسٹی،جامعہ احمدیہ گراؤنڈز،دارالضیافت کے سامنے گراؤنڈز کئی دیگر چھوٹے بڑے مقامات کے دروازے اس کارخیر کے لئے کھلے ہیں۔

یاد رہے ان ایام میں ربوہ کا ہر شہری اپنے گھر کے دروازے اپنے دل کی طرح مہمانوں کے لئے خوش دلی کے ساتھ کھول دیتا ہے۔بعض گھروں میں اس قدر مہمان آجاتے ہیں کہ دوست اپنے گھروں میں خیمے بھی لگالیتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مہمان نوازی کی توفیق مل جائے۔

بسااوقات لوگ جگہ کی کمی کے باعث اپنے گھر کی راہداریوں اور کچن میں بھی سو جاتے ہیں۔الغرض جسے جہاں پاؤں سمائے سو گئے۔

ہاں ایک بات قابل ستائش ہے۔کہ میزبان اور مہمان ایک دوسرے کی مجبوریوں اور احساسات کا احترام کرتے تھے۔اس موقعہ پر مہمانوں کے لئے بستر اور چارپائی کا اہتمام ناممکن عمل تھا۔اس لئے زمین پر پرالی بچھادی جاتی تھی جس پر ہر کوئی بخوشی رات بسر کرلیتا۔اس کا اپنا ہی ایک مزہ تھا۔

لنگر خانے

ربوہ میں تین لنگر خانے تھے۔جو مختلف ناموں سے معروف تھے۔

لنگرخانہ نمبر ایک: دارالصدر ربوہ ریلوے سٹیشن کے سامنے۔

لنگرخانہ نمبردو: دارالرحمت۔رحمت بازار کے قریب۔

لنگرخانہ نمبر تین: دارالنصر پہاڑی کے قریب

طعام اور طعام گاہیں

جلسہ سالانہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور مبارک سے ہی صبح اور شام کے لئے مخصوص کھانے پکتے تھے۔صبح ایک مخصوص دال اور پھر شام کے وقت آلو گوشت،شام کو تیار ہونے والے سالن میں آلو خاصے بڑے ہوتے تھے۔مہمانوں میں کھانا تقسیم کرنے کے بڑے بڑے چھچے (کڑچھے) ہوا کرتے تھے۔جن کے ذریعہ سے مٹی کی تیار کردہ پلیٹوں میں کارکنان سالن ڈال دیا کرتے تھے۔پانی پینے کے لئے مٹی کے بنے ہوئے آب خورے ہوا کرتے تھے۔یہاں تک کہ مٹی کے ہی لوٹے ہوا کرتے تھے۔

کیا محبت اور الفت کے دن تھے۔اس دور میں جلسہ کے ایام میں اکثر لوگ زمین پر آمنے سامنے صفیں بنا کر بیٹھ جاتے۔پھر وہیں کھانا کھالیا کرتے تھے۔سردی کی شدت سے سالن ٹھنڈا ہوجاتا تھا۔کھانے کے بعد پانی بھی یخ ٹھنڈا ہی ملتا تھا۔لیکن اس کے باوجود اس کا مزہ اور افادیت قائم ودائم رہتی تھی۔

جان کی حفاظت کرنا فرض ہے

ڈیوٹی پر موجود کارکنان کے لئے مختلف مقامات پر شامیانے نصب کئے جاتے تھے۔جن میں کھانے کا اجتماعی انتظام ہوتا تھا۔جہاں کارکنان حسب فرصت کھانا کھالیا کرتے تھے۔حسب دستور کارکنان ہی پلیٹوں میں ایک مخصوص چھچے سے ہر کسی کی پلیٹ میں سالن ڈال دیا کرتے تھے۔ایک روز مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب مرحوم کی پلیٹ میں کچھ سالن بچ گیا۔اس پر ان کے ایک دوست نے کہا مولانا پلیٹ صاف کرنا سنت رسول ہے مولانا صاحب کہنے لگے۔میاں بات تو آپ کی درست ہے۔لیکن جان کی حفاظت کرنا بھی فرض ہے۔

ظرافت و ملاحت

جلسہ سالانہ کے مصروف شب وروز میں جہاں پر ہر کوئی انتھک کام کررہا ہے۔وہاں انسانی فطرت کے تقاضوں کے مطابق حس ظرافت بھی قائم ودائم رہتی تھی۔جلسہ سالانہ کے بہت سارے شعبہ جات ہوتے تھے۔ایک شعبہ گوشت سپلائی کا ہوتا تھا۔مجھے بھی دوسال اس شعبہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ہمارے ذمہ قریبی منڈیوں سے جانور خرید کر بھی لانا ہوتا تھا۔ان جانوروں کو لاکر مذبح خانہ کے قریب ایک مارکی میں رکھا جاتا تھا۔ایک شام مکرم سید میر داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ ان جانوروں کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔انہیں گیٹ کے قریب ایک کمزور سی گائے نظر آئی۔آپ نے پوچھا یہ گائے تو بہت کمزور ہے۔ایک منچلے دوست نے کہا۔یہ گائے تو سب سے صحت مند ہے۔جو چل کر یہاں تک آگئی ہے۔باقیوں کے بارے میں آپ خود ہی اندازہ کرسکتے ہیں۔

کھانے کی تقسیم کا بے مثل انتظام

اس قدر وسیع پیمانے پر ہرفرد کے لئے کھانا تیار کرنا، پھر کھانے کی شہر بھر میں تقسیم ایک معجزہ سے کم نہ تھا۔ربوہ کے ہر محلہ میں صدر جماعت کے پاس ہر صاحب خانہ حاضر ہوکر بتاتا کہ ہمارے گھر میں مہمان ہیں ہمیں اتنے کَس کی پرچی دے دیں۔پرچی کے حصول کے بعد وہ صاحب خانہ یا گھر کا کوئی فرد وہ پرچی لیکر قریبی لنگر خانہ کی بیرونی سائڈ کے کمروں کے باہر لائن میں کھڑا ہوجاتا پھر اپنی باری آنے پر اپنے افراد خانہ کی تعداد کے مطابق روٹیاں اور سالن لے لیتا۔اس امر کے لئے بسااوقات دور دور تک جانا پڑتا تھا۔سردی اس شدت کی ہوتی تھی کہ رستہ میں گرم سالن پر تیل یا ڈالڈا گھی کی موٹی تہہ جم جاتی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک معجزہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے شمار معجزات ہیں۔ان میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ایک پاک اور منظم جماعت کا قیام ہے۔جو اپنے آقا کے ایک اشارہ پر حرکت میں آجاتی ہے جس کا ہر فرد بوقت ضرورت جان ومال وآبرو حاضر ہیں تیری راہ میں، کی عملی تصویر بن جاتا ہے۔

ایک حکایت ہے کہ پاکستان میں ایک ٹیری نام کا، بگلا نما پرندہ ہوتا ہے۔کہتے ہیں وہ رات کو الٹا سویا کرتا ہے۔یعنی ٹانگیں آسمان کی طرف کر لیتا ہے۔دروغ برگردن راوی۔وہ سوچتا ہے اگر رات کو کہیں آسمان گر گیا تو میری ٹانگیں دنیا کو تباہی سے بچالیں گی۔

ہر احمدی بھی اپنے مفوضہ خدمات کی ادائیگی میں یہی سمجھتا ہے بلکہ عملاً کر کے دکھاتا ہے۔کہ اگر میں نے اپنا فریضہ کما حقہ سرانجام نہ دیا۔تو کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے کوئی جماعتی نقصان نہ ہوجائے۔ہر کارکن نہایت فرض شناسی کے ساتھ اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہوا نظر آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرمایا کرتے تھے۔کہ نظام کی مثال ایک مشین کی طرح ہونی چاہیے۔جب ہم آن آف کا بٹن دباتے ہیں تو مشین کے سارے پرزے اپنا اپنا کام بغیر کسی تاخیر کے کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

بس ایک روٹی کھانی ہے۔لَبَّیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ!

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر نان بائیوں نے کسی وجہ سے ہڑتال کردی جس کی وجہ سے بظاہر خاصی مشکل پیش آسکتی تھی۔لیکن الٰہی نظام کے ساتھ کون مقابلہ کرسکتا ہے۔خلیفۃ المسیح کی بس ایک ہی آواز نے ان کے منصوبے کو خاک میں ملادیا۔حضور نے فرمایا۔جلسہ میں شامل ہر فرد بس ایک ہی روٹی کھائے گا جس پر ہر کسی نے اس پر لبیک کہہ کر اطاعت خلافت کی اور تاریخ رقم کردی۔بلکہ ہماری ماؤں اور بہنوں نے اپنے گھروں میں روٹیاں پکا کر مراکز میں بھجوادیں۔

مُردوں کی ترتیب

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک غیر ملکی کسی احمدی دوست کی درخواست پر ربوہ کی زیارت کے لئے ربوہ پہنچا۔اسے ربوہ کے مختلف مقامات کی سیر کرائی گئی۔اسے بہشتی مقبرہ بھی دکھایا گیا۔بہشتی مقبرہ کی تزئین وترتیب دیکھ وہ بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا جس قوم کے مردے اس ترتیب سے ہیں۔اس کے زندہ کتنے منظم اور سلیقہ شعار ہوں گے۔

خلافت مہبط انوار ہے

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے لئے محبت اور ان کے ساتھ عشق خود انسانوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔یہ محبت کسی بازار سے کسی بھی قیمت میں نہیں مل سکتی جس طرح ممتا کی محبت اللہ تعالیٰ کی اپنی ہی عطا ہے۔

جماعت احمدیہ کا ہر فرد خلافت سے عشق کا رشتہ رکھتا ہے جس کی مثالیں ہم روز وشب اپنے گھر،ماحول اور احباب جماعت کے عملی کردار میں مشاہدہ کرتے ہیں۔

جلسہ کے ایام میں جلسہ کا محور خلیفۃ المسیح کی ذات اقدس ہی ہوتی ہے۔لوگ اپنے آقا کی ایک جھلک کو دیکھنے کے لئے ترستے رہتے ہیں۔ان کی گاڑی کے گزرنے کے انتظار میں محو انتظار ہیں،حضور کے سٹیج پر نمودار ہونے پر حاضرین کا جوش وخروش دیدنی ہے۔عام مقررین کے خطابات کے دوران بسا اوقات حاضرین کی توجہ آگے پیچھے جاسکتی ہے لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب شروع ہوجاتا ہے۔پھر ہر سُو ہُو کا عالم ہوجاتا ہے۔

جلسہ کے ایام میں روزانہ حضرت خلیفۃ المسیح کے دربار میں عشاق اپنے اپنے اضلاع کے ساتھ ملاقات کا شرف پاتے ہیں۔لیکن یہ راز حقیقت سے نابلد لوگوں کی سمجھ سے بالا وبرتر ہے کہ وہ کونسی طاقت ہے جو تاجدار خلافت کو ایسی طاقت بخشتی ہے کہ جلسہ کے ایام میں،ان کا ایک ایک لمحہ یکساں مصروف ہوتا ہے مگر اس سب کچھ کے باوجود ان کا رخ انور ہمیشہ مسکراہٹ بھرا اور گلاب گلاب رہتا ہے۔

جلسہ گاہ

مسجد اقصیٰ کے سامنے وسیع وعریض میدان ہے جس میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا۔جلسہ کے ایام میں یہ میدان ایک سٹیڈیم کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔دنیا کے باقی سٹیڈیمز سے مختلف اس میں محض پرالی بچھا دی جاتی ہے۔جس پر لاکھوں لوگ سخت سردی میں،کھلے آسمان کے تلے چوکڑیاں مار کر بیٹھ جاتے ہیں پھر سارا دن اسی حالت میں گزار دیتے ہیں۔کون سی قوت ہے جو انہیں یہ سب کچھ برداشت کرنے کی طاقت وہمت عطا کرتی ہے۔اس کا ایک ہی جواب ہے۔ان کی حرارت ایمانی ہے۔کہتے ہیں۔بڑے مقصد کے سامنے چھوٹی چیزیں اپنی اہمیت کھودیتی ہیں۔

جلسہ کا دن کیسے گزرتا ہے

جلسہ کے ایام میں ہر طرف ایک روحانی ماحول ہے۔نماز تہجد ادا کی،نماز فجر،درس وتدریس کے بعد برنچ (ناشتہ اور دوپہر کا کھانا) کیا جاتا ہے۔اس کے بعد جلسہ کی تیاری کی اور جلسہ کے پروگرام سننے کے لئے نکل پڑتے ہیں۔اکثر دوستوں یا عزیزوں نے جلسہ کی کاروائی سننے کے لئے اپنی اپنی مخصوص جگہ مقرر کی ہوتی ہے۔جہاں سب عزیز پہنچ جاتے ہیں۔سب دوست پرالی پر چوکڑی مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ساتھ مونگ پھلی اور ریوڑیاں اور مالٹے وغیرہ بھی ساتھ رکھ لیتے ہیں سٹیج سے علماء کرام کی علمی اور پُرمغز تقاریر شروع ہوجاتی ہیں۔گاہ بگاہ سٹیج پر نعروں کی آوازیں فضا میں گونجتی ہیں۔جو ہر کسی کے دل میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کردیتی ہیں،نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد دوبارہ جلسہ کا پروگرام شروع ہوجاتا تھا۔اس کے بعد سب لوگ اپنی اپنی قیام گاہوں کا رخ کرلیتے،شام کے کھانے اور نمازوں سے فارغ ہوکر۔تبلیغی مجالس،سوال وجواب اور دیگر علمی اور تربیتی مجالس جم جاتی ہیں۔

جلسہ کے پروگرام ختم ہوتے ہیں۔وقفہ کے دوران کئی شعراء کرام سربازار کھڑے بڑے ہی دلکش انداز میں پنجابی نظمیں پڑھتے ہیں جنہیں کتابی صورت میں فروخت بھی کرتے ہیں۔جو ہمارے بزرگ خرید کر گھر لے آتے ہیں۔پھر سارا سال ہماری مائیں یہ نظمیں لوری کی صورت میں بچوں کو سنایا کرتی ہیں۔ان کتابچوں میں خوبصورت ایمان افروز واقعات اور تبلیغی واقعات اور دلائل کی عکاسی ہوتی تھی۔جیسے:

چن ساڈا ساڈے کولوں مکھڑا چھپا گیا
داغ جدائی والا سینے ساڈے لا
جے کوئی ہور مہدی آیا تے دسو

مساجد میں شبینہ اجلاس

جلسہ کے مبارک ایام کا ایک ایک لمحہ خلافت کی رہنمائی اور برکت سے تربیتی اور تبلیغی کاموں میں صرف ہوتا ہے۔دن بھر کی مصروفیات کے بعد سونے سے قبل مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں شبینہ اجلاس منعقد ہورہا ہے۔جہاں مختلف زبانوں میں تقاریر کی جارہی ہیں۔جو عملی طور پر میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، کی عملی تصویر پیش کرتی ہیں۔

پولیس آفیسر کا اعتراف حقیقت

جلسہ سالانہ پر حفاظتی نقطہ نگاہ سے کچھ پولیس اہل کار بھی ربوہ آجاتے تھے۔اقصیٰ چوک میں ہماری ڈیوٹی تھی۔اکثر پولیس والے ہمارے پاس آجاتے۔چائے وغیرہ پیتے۔ان کے ربوہ کے ماحول کے بارے میں عجیب تأثرات ہوتے تھے۔کہتے تھے کہ اس شہر سے زیادہ پُرامن شہر ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔انہوں نے بتایا کہ ہمارا کام نظم وضبط اور ٹریفک کنٹرول کرنا ہے۔لیکن یہاں سڑک پر ایک جانب تو خواتین چل رہی ہیں اور دوسری جانب مرد حضرات چل رہے ہیں۔ہر چوک اور اشارہ پر چھوٹے چھوٹے بچے اس طرح ٹریفک کنٹرول کرتے ہیں جس طرح کوئی ماہر پولیس آفیسر ہوں۔پھر کمال اس عجیب وغریب عوام الناس کا ہے کہ وہ باوجود عمر،رتبہ اور زندگی کے تجربات میں فوقیت کے وہ آنکھیں باندھے بلا چوں وچرا اس اطاعت کررہے ہیں۔یہ وہ جماعت ہے جس کی تربیت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی ہے۔

یہ نان تیرے لئے اور تیرے ساتھ درویشوں کے لئے ہے۔

یہ وہ دور تھا جس میں باوجود جماعتی مخالفت کے شرافت کسی حد تک زندہ تھی۔جب ہمارے بزرگ جلسہ پر تشریف لاتے۔جلسہ کی ظاہری وباطنی برکات سمیٹنے کے بعد اپنے ساتھ مختلف روح پرور یادیں اور تبرکات واپس ساتھ لے کر جاتے تھے۔جن میں کتب،ربوہ کی چند مشہور ادویات اور ٹوپیاں وغیرہ خرید کر لے جاتے تھے۔

ایک چیز جو خاص ہوا کرتی تھی۔وہ لنگرخانے کی روٹیاں تھیں۔مجھے یاد ہے ہماری والدہ محترمہ جب بھی جلسہ پر تشریف لاتیں۔واپسی پر کافی ساری روٹیاں ساتھ لے کر جاتیں۔پھر اپنے سارے محلے میں احمدی اور غیر احمدی ہمسایوں میں تقسیم کرتیں اور سب لوگ اسے بخوشی قبول بھی کرلیتے تھے۔

جلسہ سالانہ کے بعد اداسی

غالباً 1982 کی بات ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ سے قبل خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی آمد کی مسرت اور پھر اس کے چلے جانے کے دکھ کی کیفیت کے بارے میں مکرم قمر سلیمان کے بارے میں ایک دلچسپ واقعہ بیان فرمایا۔فرمایا کہ ہمارے بھانجے کو انڈا کھانے کا بہت شوق ہے۔جب بھی اسے انڈا کھانے کو دیا جائے جیسے ہی وہ آدھا انڈا کھالیتا ہے تو رونا شروع کردیتا ہے۔جب وجہ پوچھی جائے تو کہتا ہے۔اب انڈا ختم ہوجائے گا۔فرمایا یہی کچھ حال ہم احمدیوں کا ہوتا ہے۔سارا سال جلسہ کی آمد کا انتظار کرتے ہیں۔پھر یہ جلسہ ہمیں چند دن کی رونقیں،خوشیاں اور مسرتیں بانٹ کر چلا جاتا ہے جس سے ہمارے دل اداس ہوجاتے ہیں۔

آعندلیب مل کر کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

بہت کچھ کہنے کو دل چاہ رہا ہے۔لیکن بعض مجبوریوں کے تحت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔وَالْبَاقِیْ عِنْدَ التَّلَاقِیْ۔

اللہ تعالیٰ ان جملہ کارکنان کی خدمات اور جانفشانیوں کو شرف مقبولیت بخشے،جن کی خاموش قربانیوں کے صدقے آج ہم دنیا بھر میں اس قدر عظیم الشان جلسے منعقد کرنے کی توفیق پارہے ہیں۔

ثمینہ آرائیں ملک۔امریکہ

تاریخ جلسہ ہائے سالانہ جماعت احمدیہ امریکہ

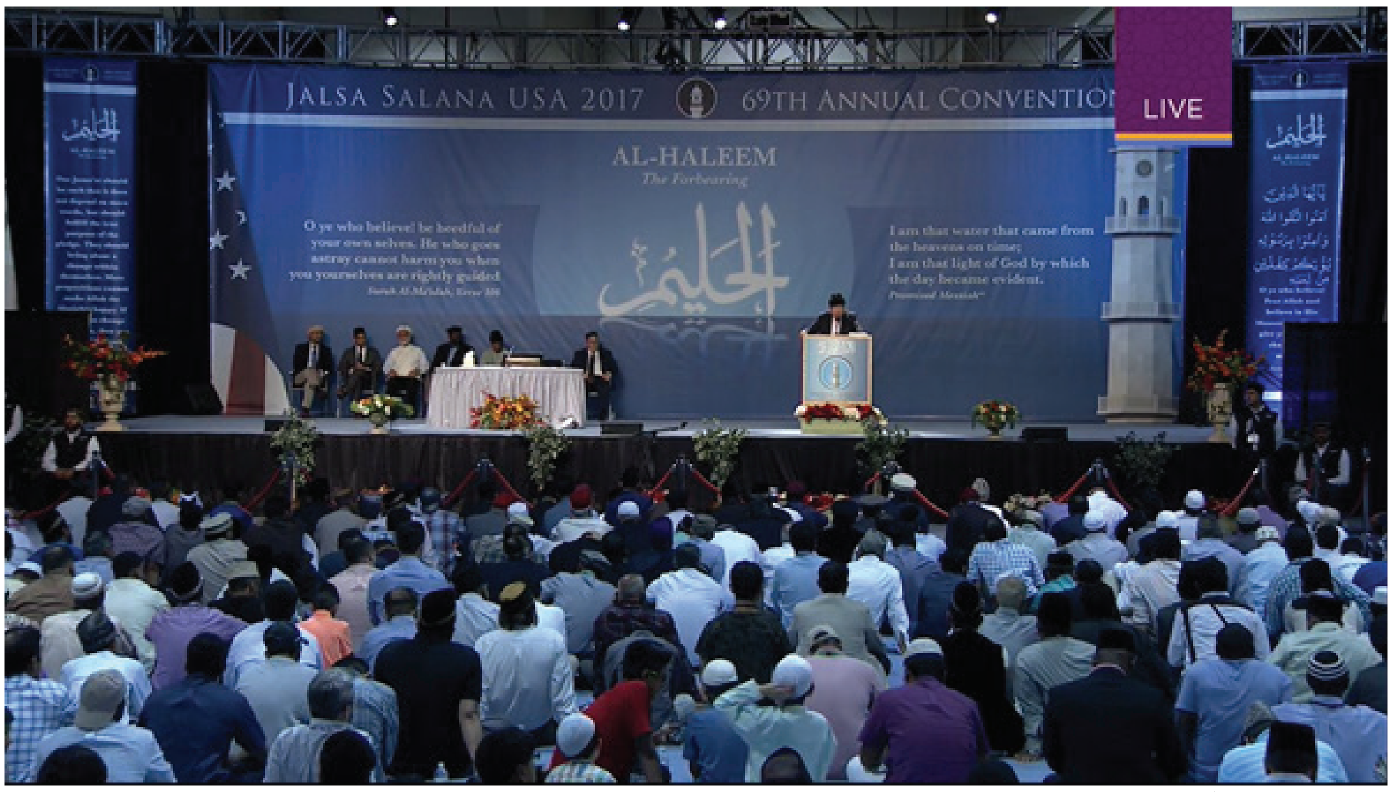

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کو ہرسال باقاعدگی کے ساتھ جماعت کی اعلیٰ روایات کے مطابق جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ ذیل میں چند جلسہ ہائے سالانہ اور ان کے نمایاں واقعات کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔

پہلا جلسہ سالانہ۔ 1948ء (ڈیٹن اوہائیو)

اس جلسہ سے تاریخ احمدیت امریکہ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔اس سال جماعتِ احمدیہ کو سرزمین امریکہ میں پہلا جلسہ منعقد کرنے کی سعادت ملی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد میں سے ایک مقصد یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کی تدابیر سوچنا بھی بیان فرمایا تھا

’’اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں...اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو...پھر اس ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوّت استحکام پذیر ہوں گے ماسوا اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں‘‘۔

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ 340) (احمدیہ گزٹ 2004ء صفحہ 7)

چنانچہ یورپ اور امریکہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے جس خواہش کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا، اِس جلسہ کے انعقاد کے ذریعہ ابتدا میں سینکڑوں اور وقت کے ساتھ ساتھ ہزاروں سعید روحوں کو اسلام اور احمدیت کے حقیقی پیغام سے مستفید ہونے کا موقع ملا اور اسلام کی اشاعت کا سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے تاحال جاری ہے۔

اس پہلے جلسہ سے 28 سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابی حضرت مفتی محمد صادقؓ کو امریکہ میں لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا۔انہوں نے اپنے اس مشن کے لئے شکاگو میں مرکز بنایا۔ایک چوتھائی صدی میں یہ ایک واحد آواز تھی جو اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے بلند ہوئی اور آج اس جلسہ میں کثیر تعداد میں امریکن احمدی اپنے دلوں میں سچا جذبہ لئے اس آواز اور اس امن کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے پُر جوش عہد کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

1948ء کا یہ پہلا جلسہ امریکہ کی مختلف جماعتوں کے باہمی تعاون سے ترتیب پایا۔اس کا پروگرام تعلیمی، تربیتی، معاشرتی اور تبلیغی موضوعات پر مشتمل تھا۔مرکزی سیکریٹریز کا بھی تعیّن ہوا تاکہ کاموں کو مختلف جماعتوں میں بانٹا جاسکے۔

دوسرا جلسہ سالانہ۔ 17-19 ستمبر 1949ء (ڈیٹن، اوہائیو)

یہ جلسہ اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ اس کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنا پیغام بھیجا جو جلسے میں پڑھ کر سنایا گیا۔اس پیغام میں آپؓ نے فرمایا

خدا تعالیٰ آپ کی، آپ کے مبلّغین اور آپ کے ملک کی تائید فرمائے تاکہ آپ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اپنے اس ملک سے برکتیں حاصل کرنے والے ہوں۔اپنی انتھک محنت اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے لوگوں میں سے ہوں جو خدا تعالیٰ کے اس سچے مذہب کو مضبوطی سے

تھامنے والے ہوں جس کی سچائی کو ہمارے وقت میں احمدیت کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔

(ترجمہ از 50th USA Jalsa Souvenir صفحہ 19)

چوتھا جلسہ سالانہ

یہ جلسہ یکم،2ستمبر 1951ء کو کلیولینڈ میں منعقد ہوا۔جس میں دو سو احباب نے شرکت کی کونشن میں تقاریر کے علاوہ گزشتہ سال کی کارگزاری اور آئندہ سال کے پروگرام پر بھی غوروفکر کیا گیا

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 14ص43)

پانچواں جلسہ سالانہ۔ 31 اگست تا2ستمبر 1952ء (ڈیٹن، اوہائیو)

اس جلسہ کے بارے میں حضرت علی محمد صاحبؓ بی اے، بی ٹی ریویو آف ریلیجنز میں تحریر فرماتے ہیں

’’اس جلسہ میں جماعت کے سب مشنز کے نمائندگان نے شرکت کی۔اس کو دیکھ کر ایک عجیب خوشی کا احساس ہوتا ہے کہ کس طرح مشرق اور مغرب ایک اخوت کا جذبہ لئے ہوئے اور ایک ہی مقصد کے ساتھ اسلام کا پیغام غیرمسلموں کو پہنچا رہے ہیں۔ایک نئی سکیم امریکہ میں اسلام پھیلانے کے لیے تشکیل دی جارہی ہے۔اس میں محترم خلیل احمد ناصر اس کے روحِ رواں نظر آتے ہیں‘‘۔

نواں جلسہ سالانہ، یکم ستمبر 1956ء

اس جلسہ میں دو سو افراد نے شرکت کی اور خلافت سے وابستگی اور اس کی خاطر قربانی دینے کا عہد کیا۔متعدد سب کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی۔لجنہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے اجلاس بھی ہوئے۔عام اجلاس میں نہایت ایمان افروز تقاریر ہوئیں مقامی اخبارات میں کانفرنس کی کارروائی شائع ہوئی

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 19 صفحہ 383)

دسواں جلسہ سالانہ۔31 اگست تا 2 ستمبر 1957ء (ڈیٹن، اوہائیو)

اس جلسہ میں وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا آئندہ سال کے منصوبہ جات اور بجٹ بھی زیر بحث لائے گئے۔دو ممبران جماعت نے اپنی پراپرٹی مشن ہاؤس کے لیے پیش کی۔

سولھواں جلسہ سالانہ 1963ء

جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس اس سال 30۔31اگست اور یکم

ستمبر کو کلیو لینڈ میں ہوئی جس میں سولہ جماعتوں (واشنگٹن، بالٹی مور، پٹس برگ، فلاڈلفیا، نیویارک، باسٹن، ینگس ٹاؤن، کیونگٹن، ولمیسک، ولیمزپے، ڈیٹرائیٹ، شکاگو، ملواکی، انڈیاناپولس، سینٹ لوئیس، ڈیٹن) کے دو سو نمائندے شامل ہوئے۔صوفی عبدالغفور صاحب نے جلسہ کا افتتاح کیا۔مقررین میں امریکہ کے مبلغین کے علاوہ سید عبدالرحمٰن صاحب، ابوالکلام صاحب پٹس برگ، سردار حمید صاحب کینیڈا، خلیل محمود صاحب باسٹن، احمد حیات پٹس برگ، احمد ریاض صاحب پٹس برگ، پریذیڈنٹ خدام الاحمدیہ امریکہ، منیر احمد صاحب سینٹ لوئیس، محمد صادق صاحب نیو یارک، احمد شہید صاحب، پٹس برگ اور بشیر افضل صاحب نیویارک شامل تھے۔ اس موقع پر خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجلاسات بھی ہوئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 347)

ستارہواں جلسہ سالانہ 1964ء

یہ جلسہ بھی کلیو لینڈ میں ہوا۔ جلسہ میں واشنگٹن، بالٹی مور، فلاڈلفیا، نیویارک، ولمنسٹک، پٹس برگ، ینگس ٹاؤن، ڈیٹرائیٹ، شکاگو، ملواکی، سینٹ لوئیس اور کینیڈا کی جماعتوں میں سے دو سو نمائندگان شامل ہوئے۔ مجاہدینِ احمدیت اور ممبرانِ جماعت نے اسلام اور عیسائیت کے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ دوران جلسہ لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کی تنظیموں کے اجلاسوں کے علاوہ مشاورتی بورڈ کا بھی اجلاس ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 710)

انیسواں جلسہ سالانہ۔ 30 اگست تا یکم ستمبر 1966ء (ڈیٹن،اوہائیو)

وہاں کی نئی تعمیر شدہ مسجد میں منعقد ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس جلسہ میں مختلف مذاہب وممالک اور رنگ ونسل کے لوگوں نے شرکت کی۔

بائیسواں جلسہ سالانہ۔ 30 تا 31 اگست 1969ء (ڈیٹن،اوہائیو)

اس جلسہ میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔

پچیسواں جلسہ سالانہ۔ یکم تا 3 /ستمبر 1972 ء (لیک فوریسٹ، Illinois)

اس جلسہ کے پروگرام میں اہم موضوعات پر تقاریر شامل تھیں۔ ذیلی تنظیموں کے اجلاسوں اور پہلی مجلسِ شوریٰ کا انعقاد بھی ہوا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی منفرد حیثیت کا حامل تھا کہ اس میں مجلسِ شوریٰ امریکہ کا پہلا اجلاس بلایا گیا۔ اس میں خاص منصوبوں پر گفتگو اور اظہارِ رائے ہوا جس میں اسکول کمیٹی، مساجد کی تعمیراتی کمیٹی، تبلیغ و اشاعت، وصیت اور قادیان سروس کی کمیٹی شامل تھی۔ اس جلسہ کی ایک اور نمایاں بات یہ تھی کہ اس کے پروگرام میں شاملین جلسہ کا زائن شہر کا دورہ بھی شامل تھا جس کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔

اس سال لجنہ اماء اللہ امریکہ کے قیام کی پچاس سالہ تقریب کی خوشی میں لجنہ امریکہ نے سالانہ کنونشن کے موقع پر جو پروگرام شائع کیا اس کا نام American Lajna Ima'illah Commemorative Program رکھا گیا۔ اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی فوٹو بھی شامل کی گئی۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 28 صفحہ 144)

چھبیسواں جلسہ سالانہ۔ 1973ء (لیک فوریسٹ، Illinois)

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے خطاب سے اس جلسے کا افتتاح ہوا۔

اٹھائیسواں جلسہ سالانہ۔29 تا31 اگست1975ء (وِلبرفورس سنٹرل سٹیٹ یونیورسٹی، اوہائیو)

اس جلسہ کے پروگرام میں تقاریر اور مختلف رپورٹس پڑھ کر سنائی گئیں۔ اسی جلسہ کے دوران مقررہ وقت کے لیے لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ اجلاس بھی ہوا۔

انتیسواں جلسہ سالانہ۔ 1976ء (میڈیسن، نیو جرسی)

یہ جلسہ نیوجرسی کی ڈریو یونیورسٹی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تشریف لائے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی بھی خلیفہ کا امریکہ اور کینیڈا کی جماعتوں کا پہلا دورہ تھا۔ مقامی اخبار ڈیلی ریکارڈ موریس کاؤنٹی (Daily Record Morris County) نے 8/اگست 1976ء کے اخبار میں جماعت احمدیہ کے عقائد، جلسہ اور خلیفۃ المسیحؒ کے دورہ کا مقصد بیان کیا۔ جماعت احمدیہ کے افراد کا جوش و ولولہ تو دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا جنہوں نے بہت گہری محبت، عاجزی اور خلوصِ دل سے پیارے حضور رحمہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔

پنتیسواں جلسہ سالانہ۔ 14-12 اگست 1983ء (ڈیٹرائٹ، مشی گن)

یہ جلسہ Lower Huron Metropark, Belleville, MI میں ہوا۔ یہ جلسہ روچیسٹر مشی گن میں اوک لینڈ یونیورسٹی میں ہونا تھا۔ اس سے چار دن پہلے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو مشی گن میں شہید کر دیا گیا۔ اسی رات ایک اور گھر میں آگ لگادی گئی اور ڈیٹرائٹ جماعت کے مشن ہاؤس کو بھی آگ لگائی گئی۔ اوک لینڈ یونیورسٹی نے خوف کی وجہ سے جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یہ خبر سننے کے بعد ہدایت فرمائی کہ یہ جلسہ ملتوی نہ کریں۔ اس وجہ سے اس سال کا جلسہ Huron Metropark ڈیٹرائٹ مشی گن میں انہی تاریخوں میں منعقد کیا گیا۔

اکتالیسواں جلسہ سالانہ، 1989ء (یونیورسٹی آف میری لینڈ، بالٹی مور)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تشریف آوری سے اس جلسہ کو چار چاند لگ گئے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کی صدسالہ جوبلی 23ء مارچ 1989ء کو منائی گئی اور جماعت امریکہ نے اس سلسلہ میں بہت سے خصوصی پروگرام ترتیب دیئے۔

بیالیسواں اور تنتالیسواں جلسہ سالانہ 1990ء اور 1991ء (ڈیٹرائیٹ، مشی گن)

یہ ہر دو جلسے ایسٹرن مشی گن یونیورسٹی کے احاطے میں منعقد ہوئے۔ 1991ء کے جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے شرکت فرمائی۔ اس جلسہ کے اختتام پر انہوں نے امریکہ میں بھی لنگر خانہ چلانے کی ہدایت دی۔

چوالیسواں جلسہ سالانہ 1992ء (لانگ آئی لینڈ یونیورسٹی سٹی پوسٹ کیمپس، نیویارک)

اس جلسہ میں امریکہ میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آغاز ہوا۔

چھیالیسواں جلسہ سالانہ 1994ء (مسجد بیت الرحمٰن، سلورسپرنگ، میری لینڈ)

اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح فرمایا۔

اس سال کے جلسہ سالانہ میں جماعت اور غیر از جماعت اور مختلف ممالک کے نمائندگان نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سٹیج کو Love For All,Hatred For None محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کے بینر سے سجایا گیا تھا۔ مسجد کے احاطہ میں مختلف شعبہ جات کی مارکیز لگائی گئیں۔

اڑتالیسواں اور انچاسواں جلسہ سالانہ (مسجد بیت الرحمٰن، سلورسپرنگ، میری لینڈ)

بالترتیب 1996ء اور 1997ء میں مسجد بیت الرحمٰن میں ہوئے۔ انچاسویں جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ رونق افروز ہوئے۔ اگلے دو سال بھی اسی مسجد میں جلسے ہوئے، الحمدللہ۔

پچاسواں جلسہ سالانہ 1998ء

اس سال جماعت احمدیہ امریکہ نے جلسہ سالانہ کی پچاس سالہ جوبلی منائی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بھی تشریف لائے۔ (یہ حضور رحمہ اللہ کا امریکہ کا آخری دورہ تھا)۔ اس جلسہ میں 30 سے زیادہ ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔ سات ہزار احمدی احباب اور ایک کثیر تعداد میں غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ 50th USA Jalsa Souvenir شائع کیا گیا اور اسلام

اور احمدیت کی تاریخ کی نمائش کا انتظام کیا گیا۔حضور رحمہ اللہ نے مجلسِ عرفان کے علاوہ بہت سے امریکن رہنماؤں اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے احمدی امراء سے ملاقات کی اور ان کی تقاریر بھی ہوئیں۔

اکاون واں جلسہ سالانہ 1999ء
(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا)

3000سے زائد افراد نے امریکہ اور دیگر ممالک سے شرکت کی۔

ترپن واں جلسہ سالانہ،24,23,22/جون2001ء
(مسجد بیت الرحمٰن،سلور سپرنگ، میری لینڈ)

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔

چوّن واں جلسہ سالانہ۔جون 2002ء

4ہزار سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ڈاکٹراحسان اللہ ظفر صاحب نے بحیثیت قائمقام امیر افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا۔مہمانوں میں ہفتہ کے روز جلسہ کے ایک سیشن میں غیر مذاہب سے تعلّق رکھنے والے اڑھائی سو مہمانوں نے شرکت کی۔

اسی سال امیر جماعت احمدیہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

پچپن واں جلسہ سالانہ،29, 28, 27/جون2003ء
(مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ)

امیر جماعت امریکہ ڈاکٹراحسان اللہ ظفر صاحب نے جلسہ کی صدارت کی۔

چھپن واں جلسہ سالانہ ۔5-3 ستمبر 2004ء
(مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ، میری لینڈ)

اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی کینیڈا میں تشریف آوری کی وجہ سے جلسہ سالانہ امریکہ 27-25جولائی کی بجائے 5-3/ستمبر منعقد ہوا۔

ستاون واں جلسہ سالانہ، 4-2 ستمبر 2005ء
(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا)

یہ جلسہ امیر جماعت یو ایس اے، محترم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا مرکزی خیال عبادات تھا۔

اٹھاون واں جلسہ سالانہ،3-1 ستمبر 2006ء
(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا)

اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ ملتوی ہوگیا لیکن آپ نے بذریعہ MTA اس جلسہ کا اختتامی خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں اندازاً 6,916 افراد نے شرکت کی جس میں ایک کثیر تعداد کینیڈا کے احباب کی بھی تھی۔

انسٹھ واں جلسہ سالانہ،31 اگست تا 2 ستمبر 2007ء
(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا)

جلسہ گاہ میں دو بڑی ڈبلے اسکرینیں لگائی گئیں جس پر جلسہ کی تمام کارروائی دیکھی جاسکتی تھی۔MTA کی ٹیم نے نمایاں شخصیات کے انٹرویوز کیے۔ وہ بھی ان اسکرینز پر وقتاً فوقتاً دکھائے جاتے رہے۔

ساٹھ واں جلسہ سالانہ،22-20 جون2008ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں تشریف لائے۔

27/مئی 2008ء کو خلافت احمدیہ کی نئی صدی کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کا تاریخی دورہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

’’امریکہ کا تو میرا پہلا سفر ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سفر ہر طرح اپنی تائید ونصرت کے نظارے دکھاتے ہوئے بہتر فرمائے۔ اور یہ سفر جماعت کے لیے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اللہ تعالیٰ ان تمام مقاصد کا حصول آسان فرمائے جن کے لیے یہ سفر کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے احمدیوں میں یہ نئی روح پیدا فرمائے" (بحوالہ احمدیہ گزٹ 2008ء) امریکہ میں واشنگٹن ڈلس ایئر پورٹ پر آپ کا پُر تپاک استقبال کیا گیا اور وہاں سے حضور انور بیت الرحمٰن تشریف لے آئے۔ یہاں حضورِ انور نے ایم ٹی اے اَرتھ سٹیشن کا معائنہ فرمایا اور مسجد بیت الرحمٰن کی توسیع کے منصوبے کا بھی جائزہ فرمایا۔ اجتماعی، انفرادی اور فیملی ملاقاتوں کے ساتھ ساتھ گھانا اور سیرالیون کے سفیر اور امریکہ میں بینن (Benin) ایمبسی کے قونصلر سے ملاقات فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ دورہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے غیر معمولی نظارے لیے ہوئے تھا۔ 19/جون کی سہ پہر کو حضور انور مقام جلسہ سالانہ، ہیرس برگ کے لیے روانہ ہوگئے۔ وہاں پر آپ نے نمائش، بک سٹال اور دیگر شعبوں، شعبہ تعمیرات، ڈیکوریشن، روشنی، سمعی و بصری، ایم ٹی اے، الاسلام ویب سائٹ، پارکنگ، وقفِ نَو، شعبہ بازار، سٹیج اور لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔

جلسہ کے دیگر پروگراموں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفینِ نَو بچوں کی کلاس میں ان کو وقت دیا، تقریبِ آمین اور تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے۔ خواتین سے اور واقفات نَو بچیوں سے بھی ملاقات کی۔ اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی۔

جماعتِ احمدیہ امریکہ کے اس تاریخ ساز جلسہ سالانہ کو پہلی مرتبہ اخبارات نے وسیع پیمانہ پر کوریج دی اور حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی امریکہ میں پہلی بار آمد کا مقصد امن اور اتحاد پر زور دینا بیان کیا۔ اخبار پکسٹن ہیرلڈ The Paxton Herald نے اپنے 11جون2008ء کے شمارہ میں جلسہ سالانہ اور حضورانور کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے یہ عنوان لگایا:

’’مسلمان برائے امن کانفرنس‘‘ اخبار لینکا سٹر انٹیلی جنسر جرنل Lancaster Intelligencer Journal نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو شائع کرتے ہوئے لکھا:

(حضرت) مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ) نے اپنے پیغام میں کہا کہ "تم اپنے خالق کو پہچان سکتے ہو جب تم اس کی مخلوق سے محبت کرتے ہو۔ اور یہ پیغام خاص طور پر صرف امریکیوں کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ پیغام ساری دنیا کے لیے مسیح الزماںؑ لائے ہیں۔۔۔ اگر ہر کوئی اس پیغام کو یاد رکھے اور اس پر عمل کرے تو دنیا میں دشمنی باقی نہیں رہے گی۔ لوگوں کے دِل کینہ سے پاک ہوجائیں گے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ دنیا میں ایٹم بموں کی ضرورت نہیں۔"

24/جون کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واشنگٹن سے ٹورانٹو تشریف لے گئے۔ بورڈنگ کارڈ پر خلافت جوبلی کا نشان Logo بنا ہوا تھا اور ایک طرف منارۃ المسیح کی تصویر تھی۔ بورڈنگ کارڈ پر خلافت فلائٹ Khilafat Flight لکھا ہوا تھا۔

اکسٹھ واں جلسہ سالانہ،21-19 جون 2009ء
(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا)

اس موقع پر حضور انور ایدہٗ اللہ نے جماعت امریکہ کے نام اپنے پیغام میں ان کے محبت اور محنت کے جذبہ کو سراہا جو آپ نے اپنے 2008ء کے دورۂ امریکہ کے دوران محسوس کیا تھا۔

باسٹھ واں جلسہ سالانہ،18-16 جولائی 2010ء
(ڈلس ایکسپو کانفرنس سنٹر، شنٹلی ورجینیا)

اس جلسہ پر سٹیج کو کلمہ طیبہ کے بینر سے آراستہ کیا گیا۔

تریسٹھ واں جلسہ سالانہ، یکم۔3 جولائی 2011ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

اس جلسہ میں 5779 افراد نے شرکت کی۔

چونسٹھ واں جلسہ سالانہ، 31-29 جون2012ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔

اسی طرح کیپٹل ہل واشنگٹن ڈی سی میں 27 جون کو گولڈن روم ریبرن بلڈنگ میں ایک تاریخی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

’’امن کا راستہ۔ مختلف قوموں کے درمیان تعلقات‘‘

کے عنوان پر ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ اس تقریب کے شرکاء میں امریکہ کے نمایاں کانگریس مین، سینیٹرز، وائٹ ہاؤس اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے اسٹاف، این جی او کے لیڈرز، مذہبی رہنما، پروفیسرز، پالیسی ایڈوائزرز، پالیسی ایڈوائزرز، بیوروکریٹس، پینٹا گون، تھنک ٹینکس کے نمائندگان اور میڈیا کے جرنلسٹ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آنریبل Nancy Plosi بھی شامل تھیں جو کہ ہاؤس آف

رپریزینٹیٹو میں ڈیمو کریٹ لیڈر ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خطاب کے بعد کیپیٹل ہل کی عمارت کا دورہ کروایا گیا۔ اس کے بعد ہاؤس آف رپریزینٹیٹو تشریف لے گئے جہاں ان کے دورۂ امریکہ کے اعزاز میں قرارداد پڑھ کر سنائی گئی۔

یہ اپنی طرز کی ایک پہلی میٹنگ تھی جس میں امریکہ کے نمایاں لیڈرز کو اسلام کا امن کا پیغام براہِ راست سننے کا موقع ملا۔

پینسٹھ واں جلسہ سالانہ 30-28 جون 2013ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

اسی سال 4/مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے ویسٹ کوسٹ کا پہلا تاریخی دورہ فرمایا۔ اس موقع پر کیلیفورنیا میں 11/ مئی کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں مانٹیگ ہوٹل بیورلی ہلز Beverly Hills میں Global Peace Lunch کا اہتمام کیا گیا جہاں پر آپ نے پریس کانفرنس سے دنیا میں امن کے لیے اسلامی حل Islamic Solution for World Peace کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

حضورِ انور نے خصوصی طور پر جرمنی سے جلسہ امریکہ کا اختتامی خطاب فرمایا جو براہِ راست نشر ہوا۔

یہ جلسہ محترم احسان اللہ صاحب ظفر کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں کُل حاضری 6,467 افراد تھی۔

چھیاسٹھ واں جلسہ سالانہ، 17-15 اگست 2014ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

اس جلسہ کا مرکزی خیال سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ (سورۃ الحدید 22) تھا۔ جلسہ کی تقاریر کا پروگرام اس موضوع کی روشنی میں تشکیل دیا گیا۔

سڑسٹھ واں جلسہ سالانہ، 16-14اگست 2015ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

اس جلسہ میں 8,000سے زائد احباب نے شرکت کی۔

اڑسٹھ واں جلسہ سالانہ،31-29 جولائی 2016ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

یہ جلسہ امیر جماعت امریکہ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا مرکزی خیال ''اَلْھَادِیْ'' تھا۔

انہتروں جلسہ سالانہ، 16-14 جولائی 2017ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

جلسہ کا مرکزی عنوان ''اَلْعَلِیْمُ'' تھا

اس میں اندازاً 9200 لوگ شریک ہوئے۔

ستروں جلسہ سالانہ 15-13جولائی 2018ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

اس میں 9920 لوگوں نے شرکت کی۔ ماہ اکتوبر 2018ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گوئٹے مالا اور امریکہ کا دورہ فرمایا اور اس بابرکت دورے کے دوران مختلف مساجد کا افتتاح بھی فرمایا۔

71واں جلسہ سالانہ 14-12 جولائی 2019ء
(پنسلوینیا فارم شو کامپلیکس، ہیرس برگ)

یہ جولائی میں منعقد ہوا اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد 9200 سے زائد تھی۔ اسی طرح اس سال دسمبر میں ویسٹ کوسٹ کے جلسہ میں 1800 افراد نے شرکت کی۔ حالیہ جلسوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص پیغامات بھی دکھائے جاتے ہیں اور چند مواقع پر ان کا براہِ راست خطاب بھی MTA کے ذریعہ جلسہ کے دوران دکھایا گیا۔ علاوہ ازیں جلسہ کی مختلف تقاریر کا ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں ہوتا ہے۔

حاضرین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر جلسہ کا انتظام وسیع پیمانہ پر کیا جاتا ہے۔ اس میں علمی پروگرامز، ٹیلنٹ ایوارڈز، تقسیم انعامات برائے جماعتی وعلمی مقابلہ جات، تقریبِ آمین، لجنہ اماء اللہ کا مقررہ وقت پر علیحدہ پروگرام اور امراء، مقامی میئرز، سیاستدانوں اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو اظہارِ خیال کے لئے وقت دیا جاتا ہے۔ جلسہ کے وسیع انتظامات ایک عرصہ پہلے سے شروع ہوجاتے ہیں اور ایک کثیر تعداد میں رضا کار ڈیوٹی پر انتہائی جوش و جذبہ اور محبت سے سرگرمِ عمل دکھائی دیتے ہیں۔ ان انتظامات میں رجسٹریشن، جلسہ گاہ کی آرائش، لنگرخانہ اور مہمانوں کا قیام شامل ہے۔ جلسہ سالانہ کے دوران پرچم کشائی، نمائش، کتابوں کا سٹال، ہومیوپیتھی، فرسٹ ایڈ، اور ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال بھی لگائے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ احمدیہ میڈیکل، پیرا میڈیکلز، وکلاء، سائنسدان اور انجینئر، آرکیٹیکٹ کی ایسوسی ایشنز کے اجلاس بھی ہفتہ کے روز ہوتے ہیں۔

نیشنل تبلیغ ڈیپارٹمنٹ اور رشتہ ناطہ کے مختلف دفاتر مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں کھولے جاتے ہیں۔ کیریئر اوریئنٹیشن اور ہفتہ کی شام مشاعرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح وقفِ نو کا پروگرام بھی ہوتا ہے۔

غیر از جماعت اور دیگر خاص مہمانوں کے لئے باقاعدہ عشائیہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جلسہ کے موقع پر ضیافت اور لنگرخانہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ 1992ء میں لنگرخانہ کے آغاز سے لے کر سالہا سال تک ڈاکٹر صلاح الدین صاحب مرحوم اپنی ٹیم کے ساتھ بہت محنت اور دعاؤں کے ساتھ اس ڈیوٹی کو نبھاتے رہے اور ان کی تربیت یافتہ ٹیم تا حال اس کارِ خیر میں ہمہ تن مصروف ہے۔ محترم طاہر چودھری صاحب آف ورجینیا، محترم کریم داد صاحب اور محترم امتیاز احمد راجیکی صاحب کی خدمات بھی قابلِ ذکر ہیں۔

افسرانِ جلسہ سالانہ میں محترم خلیل احمد ناصر صاحب اور چند احباب جن میں محترم مبشر احمد صاحب، محترم ملک مسعود احمد صاحب، محترم عبدالشکور صاحب، محترم وسیم حیدر صاحب، محترم عبدالہادی صاحب اور پچھلے چند سالوں سے محترم بشیر ملک صاحب بہت کامیابی اور لگن سے افسر جلسہ سالانہ کے فرائض بخوبی نبھا رہے ہیں۔ ان سب ڈیوٹی دینے والوں کی انتھک لگن اور محنت کا اندازہ ہمیں اس جلسہ کے انتظامات دیکھ کر بخوبی ہوجاتا ہے جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ وسیع اور بہتر ہوتے جارہے ہیں اور ان کی بے لوث خدمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لنگرخانہ کے ذریعہ مہمان نوازی کی روایت کو امریکہ کے جلسوں میں برقرار رکھے ہوئے ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا سلسلہ 1948ء سے لے کر اب تک جاری ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ''یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ'' اپنی پوری شان سے پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

ویسٹ کوسٹ امریکہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز

امریکہ میں 1948ء سے ہر سال کامیابی سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہورہا ہے لیکن امریکہ کے ویسٹ کوسٹ کے علاقے سے جلسہ کے لیے آنا مشکل ہوتا تھا۔ اس صورتِ حال کو مدِّنظر رکھتے ہوئے امیر جماعت محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب اور مشنری انچارج محترم میر محمود احمد ناصر صاحب نے 1982ء میں ویسٹ کوسٹ میں جلسہ سالانہ کا آغاز کیا۔ یہ جلسہ سان فرانسسکو کے ایک کرائے کے ہال میں منعقد ہوا۔ اس پہلے جلسہ میں 75 افراد نے شرکت کی۔ 1990ء تک یہ سالانہ جلسہ کرائے پر لی گئی عمارتوں میں کیا جاتا تھا لیکن مسجد بیت الحمید کی تعمیر کے بعد یہ جلسہ دسمبر کے مہینہ میں لاس اینجلیس میں ہونے لگا اور عام طور پر قادیان کے جلسہ کی تاریخوں میں ہی منعقد ہوتا ہے۔ 1997ء میں اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 600 تھی۔ اس میں محترم امیر جماعت امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد، نیشنل عاملہ ممبرز اور غیر ممالک سے آنے والے احمدی احباب نے شرکت کی۔

جلسہ میں گورنمنٹ کے افراد، امراء، ممبرانِ کانگریس، ممبرانِ اسمبلی، مشیر اور نامور مصنّفین وغیرہ کو مدعو کیا جاتا ہے اور ان کی تقاریر بھی شامل کی جاتی ہیں۔

ویسٹ کوسٹ کا جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال مسجد بیت الحمید لاس اینجلس میں کامیابی سے منعقد ہوتا ہے۔ 2019ء میں ویسٹ کوسٹ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد اٹھارہ سو تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں ہونے والے سب جماعتی جلسوں کی طرح یہ بھی اخوّت، تنظیم اور یک جہتی کی مثال قائم کئے ہوئے ہے۔

امۃ القدوس قدسیہ۔ ناروے

اسکینڈے نیوین ممالک میں مساجد کی تعمیر اور جلسہ ہائے سالانہ کی مختصر تاریخ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہام میں بتایا:

’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘

اور اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ اپنے فضلوں، تائیدات اور سچی گواہیوں و برکات کے ساتھ سال بسال پورا کرتا رہا اور ایسے مواقع دیتا رہا کہ افراد جماعت اور مربیان ہجرت کر کے دنیا کے مختلف علاقوں میں جا کر جماعت کے پودے لگاتے رہے۔ الحمدللہ

اسکینڈے نیوین علاقے بھی دنیا کا ایک کنارہ کہلاتے ہیں جس میں پانچ ممالک شامل ہیں آئس لینڈ، فن لینڈ، ڈنمارک، سویڈن اور ناروے۔ یہ علاقے نورڈک علاقے بھی کہلاتے ہیں کیونکہ یہ دنیا کے شمالی یعنی نارتھ اور سخت ٹھنڈے علاقے اور دنیا کا کنارہ کہلائے جانے والا خطہ ہیں۔ اور ناروے ایک ایسا ملک ہے جہاں ایسے شہر اور مقامات موجود ہیں جو دنیا کا آخری کنارہ یعنی End of The World کہلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مہدی علیہ السلام سے کیے وعدے کو پورا کرتے ہوئے 1956ء میں محترم کمال یوسف صاحب کو اس علاقے کا مشنری انچارج بنا کے اتارا۔

اس زمانے میں یہ ممالک یورپین ممالک کے مقابلے میں پسماندہ سمجھے جاتے تھے۔ معیشت کی بھی کوئی حیثیت نہ تھی اور ایسا لگتا تھا جیسے یہ یورپ کے گاؤں ہوں۔ لیکن اللہ نے مہدی کی جماعت کے ایک فرد کے آنے سے اس خطہ کو بھی زندگی اور دنیا کے قریب کر دیا۔

مذہبی اعتبار سے یہ لوگ خدا پہ یقین رکھتے ہیں۔ قومی مذہب عیسائیت ہے لیکن پرانے زمانے میں لوگوں نے ہفتے کے سات دن سات خداؤں کے نام پہ رکھے تھے۔ اور ہر روز اس نام کے خدا کی عبادت کرتے تھے۔ اب اس طرح عبادت تو نہیں کرتے۔ لیکن ہفتے کے دنوں کے نام ابھی خداؤں کے نام پہ ہیں۔ ان ممالک کے شہری ایک دوسرے کے ہمسائے ہونے کے ناطے ایک جیسے بھی ہیں۔ اور ایک دوسرے کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ ہمارے ملکوں میں جیسے سکھوں اور پٹھانوں کے لطیفے مشہور ہیں۔ بالکل ایسے ناروے اور سویڈن کے شہری بھی ایک دوسرے کے نام سے لطیفے بناتے، سناتے اور چھیڑتے ہیں۔

یہ لوگ ہر مذہب کی عزت کرتے ہیں اور اس سے بھی پہلے انسان کی عزت کرتے ہیں۔ غیر ملکیوں سے ملتے ہوئے شروع میں احتیاط کرتے ہیں۔ لیکن جب دوست بن جائیں تو بہت ہی اچھے اور مددگار دوست ثابت ہوتے ہیں۔ دوسروں کی ثقافت اور کھانوں کو پسند کرتے ہیں۔ مذہب کو بھی سنتے، سمجھتے اور عزت کرتے ہیں۔ یورپ اور دوسرے ملکوں کی نسبت ان ممالک میں زندگی گزارنے کا لائحہ عمل بالکل قرآن کے مطابق ہے۔ سوائے شادی سے پہلے تعلقات رکھنے کے اور شراب پینے کے یہ لوگ حد سے زیادہ ایماندار، سچے، انصاف پسند، اپنے ملک اور قرابت داروں کے ساتھ کر صاف و شفاف ہوتے ہیں۔ اور کبھی بھی ظلم اور زیادتی نہیں کرتے۔ یہ نہیں کہ جرائم نہیں ہوتے یا سارے ہی فرشتے ہیں، لیکن چونکہ قانون اس قدر سخت ہیں اور ان پہ عمل کرنے کے لیے ہر شہری برابر کا سزاوار ہے اس لیے جرائم کی شرح نہ ہونے کے برابر ہے۔ کوئی بھی جرم کرنے، چوری کرنے اور کرپشن کرنے سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ جب پکڑے جاتے ہیں تو پھر ساری زندگی جیل میں کوئی نہیں گزارنا چاہتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب یہاں اسلام کی آمد ہوئی تو ان لوگوں نے اسے بھی برا نہیں سمجھا اور کھلے دل سے کمال یوسف صاحب اور دوسرے احمدی احباب کو خوش آمدید کہا۔ اُس وقت خود اخبار والوں کو فون کر کے انٹرویو بھی دیے جا سکتے تھے۔ لہٰذا یہی طریقہ اپنایا گیا اور اپنا تعارف اور جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کو متعارف کرانے کے لیے اخبار کا سہارا لیا گیا اور اللہ نے اس میں جماعت کی مدد کی۔

اس سے پہلے اسکینڈے نیوین ممالک میں جمال ناصر اور خمینی والا اسلام سنا جا چکا تھا۔ اور اسرائیل کے ہاتھوں ان کی شکست بھی دیکھ چکے تھے۔ اور کچھ کُرد ی ملا آ کر اپنا اسلام پیش کرتے تھے جس کی وجہ سے بہت سے طلبا ہمارے مربیان کے پاس اس قسم کے سوال کرتے تھے:

کیا اگر مسلمان جوتے پہنے ہوئے مرجائے تو وہ جنت میں نہیں جا سکتا؟ یا یہ کہ پہلا عیسیٰ بن مریم بن باپ کے پیدا ہوا تھا تو کیا اب آنے والا مسیح مرد سے پیدا ہو گا۔ اور تبھی کُرد ی ایسی شلواریں پہنتے ہیں جو نیچے سے بند ہوتی ہیں کہ اگر اچانک عیسیٰ پیدا ہو جائے تو وہ گرے نہ؟ نَعُوْذُبِاللّٰہِ

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا نفوذ

ماہنامہ ’’تحریک جدید‘‘ ربوہ ستمبر 2012ء میں تاریخ احمدیت کا ایک ورق شامل اشاعت ہے جس میں سکینڈے نیویا میں احمدیت کے آغاز اور فروغ کا طائرانہ جائزہ لیا گیا ہے۔

1932ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک کشف میں دیکھا کہ ناروے، سویڈن، فن لینڈ اور ہنگری کے ممالک احمدیت کے پیغام کے منتظر ہیں۔ 7/اگست 1956ء کو مکرم سیّد کمال یوسف صاحب کی تبلیغ کے نتیجے میں گوٹن برگ سویڈن کی ایک سعید روح کو قبول احمدیت کی توفیق ملی جن کا نام Mr Erickson تھا۔ اُن کا اسلامی نام سیف الاسلام محمود رکھا گیا اور بعد ازاں انہیں سوئٹزرلینڈ کے اعزازی مبلغ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔

مکرم سیّد کمال یوسف صاحب 14/جون 1956ء کو سویڈن پہنچے تھے۔ بعد ازاں 28/اگست 1958ء کو آپ اوسلو چلے گئے اور پھر ڈنمارک میں بھی تبلیغ کا آغاز کر دیا۔

ڈنمارک میں پہلی مسجد

ڈنمارک کے پہلے احمدی مکرم عبدالسلام میڈیسن صاحب تھے جنہوں نے 1960ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کرنے کا آغاز کیا۔ یہ ترجمہ 1967ء میں شائع ہوا۔ ڈنمارک کی پہلی مسجد ’’مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن‘‘ تھی جو سکینڈے نیویا کی بھی پہلی مسجد تھی اور یہ مکمل طور پر احمدی خواتین کی مالی قربانی سے تعمیر ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 2/جولائی 1967ء کو اس مسجد کا

افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ

’’مسجد خدا کا گھر ہے اور یہ کسی کی ملکیت نہیں ہوتی۔مسلمانوں کی مساجد کے دروازے ہر مذہب اور ہر فرقے کے اُس شخص کے لیے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہتا ہے۔‘‘

(الفضل ڈائجسٹ، الفضل انٹرنیشنل 31 جولائی 2020ء)

سویڈن میں حقیقی اسلام کا نفوذ اور مسجد کی تعمیر

جماعت احمدیہ ناروے کے رسالہ ’’الجہاد‘‘ مارچ 2007ء میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ ناروے و سویڈن نے اپنی بعض خوشگوار یادیں بیان کی ہیں۔

آپ لکھتے ہیں کہ ’’میں سویڈن کے شہر گوٹن برگ پہنچا جہاں ہمارا مرکز ایک کرایہ کی عمارت میں تھا۔مکرم کمال یوسف صاحب سے چارج لیا۔ 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ گوٹن برگ تشریف لائے تو حضور کی رہائش کا انتظام ایک ہوٹل میں کیا گیا۔ کچھ افراد نے بیعت بھی کی۔حضور کی شخصیت پُر اثر اور نورانی چہرہ دیکھ کر لوگ بڑے متاثر ہوئے اور اس بات کا اظہار بھی کیا کہ ہم نے ایسی نورانی صورت کبھی نہیں دیکھی۔اس موقع پرحضور نے ارشادفرمایا کہ سویڈن میں مسجد کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کی جائے۔سوزمین حاصل کرنے کیلئے کوشش شروع کر دی گئی۔سویڈن کی مسجد کے لئے میونسپل کمیٹی کی طرف سے ایک پلاٹ ہمیں الاٹ ہوگیا توحضورؒ نے فرمایا کہ نقشہ وغیرہ تیار کر والو، میں خود آ کر بنیاد رکھوں گا۔ 1974ء کے حالات کی وجہ سے حضور جلدی تشریف نہ لا سکے۔ 1975ء میں حضور تشریف لائے اور سویڈن کی مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس موقع پر سرکاری نمائندے بھی آئے اور اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اخباروں میں خوب چرچا ہوا کہ سویڈن میں پہلی مسجد بن رہی ہے جو کہ جماعت احمدیہ بنا رہی ہے۔ تصاویر بھی شائع ہوئیں۔ یہ خبر پڑھ کر ایک سویڈش دوست مشن ہاؤس میں آئے اور جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ پھر لٹریچر پڑھ کر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔حضور نے ان کا نام جعفر تجویز فرمایا۔ پھر وہ مشن ہاؤس میں باقاعدہ آنے لگے، نماز سیکھی اور باقاعدگی سے ادا کرتے۔ وصیت بھی کر دی اور چندہ ادا کرنے لگے۔بعض پمفلٹس کا ترجمہ بھی کیا۔ بچوں کے لئے ایک باتصویر کتابچہ بھی تیار کیا اور اسے شائع کر کے ہر گھر میں پہنچایا۔ جب صومالیہ میں قحط پڑا تو وہ ریڈ کراس کی طرف سے وہاں جا کر خدمت خلق کرتے رہے۔ واپس آ کر بھی صومالیہ کی مدد کے لئے کوشاں رہے۔ اسی سلسلہ میں ایک حادثہ میں شہادت پائی۔ احمدیوں نے جنازہ پڑھا اور اجازت لے کر اسلامی طریق پر قبرستان میں تدفین کی گئی۔ اگلے سال جب

حضورؒ مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو ان کی قبر پر جا کر بھی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

مسجد کی بنیاد رکھے جانے کے بعد تعمیر کے لئے ایک فرم کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ایک سال میں تعمیر مکمل ہوئی۔ مسجد کا نام حضورؒ کے نام پر مسجد ناصر تجویز ہوا۔ صد سالہ جوبلی فنڈ سے تعمیر ہوئی اور یہ رقم حضور نے لندن سے بھجوائی جو کہ 10 لاکھ سویڈش کراؤن تھی۔ 1976ء میں حضور پھر سویڈن تشریف لائے اور مسجد کا افتتاح فرمایا۔‘‘

جماعت احمدیہ ناروے کی پہلی مسجد

’’اوسلو میں نور احمد صاحب بولستاد نارویجن احمدی تھے جو کہ نوجوانی میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں احمدی ہوئے تھے۔ نہایت مخلص احمدی ہیں۔ جب مسجد کے لئے کوشش کی تو اوسلو میں موقع کی زمین نہ مل سکی۔ البتہ ایک مناسب عمارت کا پتہ لگا کہ بک رہی ہے۔ کسی وقت یہ بلغاریہ کی ایمبیسی تھی۔حضورؒ سے اجازت لے کر یہ عمارت خریدی۔ اس کے لئے رقم بھی صد سالہ جوبلی فنڈ سے حضورؒ نے عطا فرمائی۔ اس فنڈ سے قائم ہونے والی یہ دوسری مسجد تھی۔ تاہم حضورؒ نے ہدایت فرمائی کہ عمارت کے لئے رقم میں نے دے دی ہے۔ اب اسے مسجد کی ضروریات کے لئے ڈھالنا اور ردو بدل کرنا احباب جماعت کا کام ہے، اس کا خرچہ بھی مقامی جماعت کرے۔ چنانچہ میں نے جماعت میں تحریک کی کہ اس مقصد کے لئے ہر کمانے والا ایک ماہ کی آمد ادا کرے۔ احباب جماعت نے تعاون کیا اور رقم مہیا کر دی۔ اوسلو میں عبد الغنی صاحب آف کھاریاں عمارتی کام کے ماہر ہیں، ان کی سرکردگی میں وقارعمل کر کے عمارت کو مسجد کی ضروریات کے لئے تیار کر لیا گیا۔ اور حضورؒ کی خدمت میں افتتاح کے لئے درخواست کی گئی نیز اس کا نام مسجد نور تجویز کر کے حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے لکھا گیا جو کہ حضورؒ نے منظور فرما لیا۔ یہ نام رکھنے کی تین وجوہات میرے ذہن میں آئیں جو کہ میں نے حضورؒ کی خدمت میں تحریر کر دیں۔ اول یہ کہ نور کا لفظ نارویجن زبان میں بھی ہے۔ جس کے معنی شمال کے ہیں۔ مسجد نور کا مطلب یہ ہوا کہ شمالی علاقہ کی مسجد۔ ناروے کا علاقہ ہے بھی شمال میں گویا یہ مسجد اس لحاظ سے اسم بامسمّٰی ہوئی۔ دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا اسم گرامی نور الدین تھا اس نسبت سے بھی یہ نام مناسب ہے۔ تیسرے یہ کہ سب سے پہلے نارویجن دوست جو احمدی ہوئے ان کا نام حضرت مصلح موعودؓ نے نور احمد رکھا تھا۔ چنانچہ حضورؒ نے اس نام کی منظوری دے دی۔‘‘

(جماعت احمدیہ ناروے کے رسالہ ’’الجہاد‘‘ مارچ 2007ء میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ ناروے و سویڈن کی بعض خوشگوار یادیں)

ناروے میں اسکینڈے نیویا کی دوسری اور سب سے بڑی مسجد کی تعمیر

ناروے کی جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے حساب سے کافی سالوں سے ایک بڑی مسجد کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ زمین بھی لی جاچکی تھی۔ لیکن کچھ ملکی اور تعمیری رکاوٹوں کی وجہ سے یہ کام رکا ہوا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 2005ء میں اسکینڈے نیویا کے دورے پہ ناروے بھی آئے اور ناروے میں قیام کے دوران حضور نے 23 ستمبر 2005ء میں اپنے خطبہ میں ناروے کی جماعت کو حضرت محمد ﷺ اور آپؐ کے صحابہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے صحابہ کی شاندار مالی قربانی کی مثال دیتے ہوئے اس مسجد کے لیے مالی قربانی کی تحریک کرتے ہوئے اسے مکمل کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اور فرمایا:

’’میں نے آپ میں سے مردوں، عورتوں، بچوں، نوجوانوں کی اکثریت کے چہرے پر اخلاص و وفا کے جذبات دیکھے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے۔ یا کسی سے بھی کم ہیں۔بعض ذاتی کمزوریاں ہیں۔ اُن کو دور کریں ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھیں۔ مضبوط ارادہ کریں اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر مدد فرمائے گا‘‘

پھر فرمایا:

’’یاد رکھیں اگر یہ موقع آپ نے ضائع کر دیا تو آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کی کئی مساجد اس ملک میں بن جائیں گی لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں اس جگہ سے گزرتے ہوئے آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع میسر آیا۔ لیکن اس وقت کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا اور یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی وہ دن آئے جب آپ کو تاریخ اس طرح یاد کرے۔‘‘

اس خطبے کو روتے ہوئے سنا گیا۔ اور نماز میں دعائیں کی گئیں اور نماز کے بعد صدر لجنہ کے سامنے عورتوں کے زیوروں کے ڈھیر لگ گئے

اور ہر لجنہ اپنے آقا کی آواز پہ لبیک کہتی ہوئی اس دن اپنا ہر زیور مسجد کے لئے دے کے گئی۔ اور جس کا زیور گھر تھا اس نے اسی وقت اسے دینے کا وعدہ لکھ دیا اور بچوں نے اپنی جمع پونجی دے دی۔ خدام نے وعدے لکھوائے اور اوور ٹائم لگا کے لاکھوں کروز جمع کر کے مسجد کے لیے ادا کئے۔

کچھ احباب نے تو اپنے گھر تک بیچ دئے اور کرائے کے گھر میں آ گئے اور اس طرح پانچ سال کی ان تھک محنت اور مالی قربانیوں سے یہ مسجد تیار ہوئی جو اسکینڈے نیوین ممالک کی سب سے بڑی مسجد بنی اور اس جماعت نے اپنے خلیفہ کی اطاعت میں ایک ہو کے یہ ثابت کر دیا کہ آنے والی نسلیں ہمیشہ اس جماعت کی یہ قربانی یاد رکھیں گی جس نے قربانیوں کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ الحمدللہ۔ اور جس کے بننے کے دوران اس پہ پتھراؤ بھی ہوا اور شیشے بھی توڑے گئے۔ دھمکیاں بھی ملیں۔ اور نقصان بھی پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ملکی انتظامیہ اور اللہ کی مدد نے اور اللہ کی اس فدائی جماعت کے جذبے نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسکو مکمل کیا اور آج یہ ناروے میں اوسلو کی عمارتوں میں ایک خوبصورت اضافہ ہے اور جس کا افتتاح پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ستمبر 2011ء میں کیا اور پندرہ دن اس خوبصورت مسجد کے خوبصورت گیسٹ ہاؤس میں رہ کے احباب جماعت کو مہمان نوازی کا موقع بھی دیا بچوں سے کلاس میں ملاقات بھی کی اور اپنے پانچ سال پہلے کے دئے گئے خطبے کے اثر اور اسکے ثمرات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ

اس کے بعد سے اس مسجد میں ہر سال جلسے۔ اجتماع۔ ورزشی مقابلے۔ امن سیمینار اور ہر طرح کے جماعتی پروگرام ہوتے رہے اور پھر 2018ء میں نورڈک جلسہ کی میزبانی کا شرف بھی ملا۔ فَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

اسکینڈے نیوین ممالک میں باقاعدہ جلسوں کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آغاز خلافت میں 28 جولائی 1982ء کو دورہ یورپ کیا اور ناروے، سویڈن، ڈنمارک، بھی تشریف لے گئے۔ اس وقت یہاں اسکینڈے نیویا جماعت کی پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا اور پھر باقاعدہ ان تین ملکوں میں جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق سالانہ جلسے منعقد ہونے لگے اور مختلف جماعتی عہدیدار خلیفہ وقت کی اجازت سے ان کا نمائندہ بن کے جلسے کی صدارت کرتے۔ مہمان خصوصی ہوتے اور خلیفہ وقت کا پیغام بھی پڑھ کے سنایا جاتا۔

ان جلسوں کی وجہ سے ان پانچوں ممالک اور یورپ اور یو کے اور دنیا کے دوسرے ممالک سے بھی احمدی احباب۔ مہمان اور انہی ملکوں کے سیاستدان۔ پادری اور عام شہری بھی شامل ہوتے اور جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کو قریب سے دیکھتے اور لٹریچر پڑھتے، لے کے جاتے اور رابطے بڑھتے۔

اس کے ساتھ ہی ان جلسوں کی سب سے بہترین روایت لنگر خانے کے آلو گوشت اور دال چاول سے بھی مستفید ہوتے۔ یعنی یہ جلسے اللہ کے مہدی کی برکات سے روحانی اور جسمانی مائدہ کا کام دیتے رہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

براہین احمدیہ حصہ چہارم میں درج ہے کہ 1884ء میں آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا:

یَأۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ یَأۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔

یعنی تیرے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے اور تیری امداد کے لئے تجھے دور دراز سے سامان پہنچیں گے حتیٰ کہ لوگوں کی امداد اور اموال و سامان کے آنے سے قادیان کے راستے گھس گھس کر گہرے ہو جائیں گے۔

حضرت مرزا بشیر احمدؓ اپنی کتاب سلسلہ احمدیہ میں ان الہامات کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’یہ الہام اس وقت کا ہے جب کہ قادیان میں کسی کی آمد و رفت نہیں تھی اور قادیان کا دور افتادہ گاؤں دنیا کی نظروں سے بالکل محجوب ومستور تھا۔‘‘

(سلسلہ احمدیہ جلد اول صفحہ 31)

اور اسکینڈے نیویا میں دور دراز سے آنے والے احمدیوں اور وہاں کے رہنے والوں نے یہ الہام اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ان جلسوں میں شروع شروع میں تعداد بے شک کم ہوتی تھی۔ کیونکہ احمدی پاکستانی مہاجر بھی کم تھے۔ لیکن پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور خلیفہ وقت کے بھی یو کے شفٹ ہو جانے کے بعد احمدی احباب کا رخ بھی ان ممالک کی طرف ہو گیا۔ اور سن اسّی اور نوّے کی دہائی میں خلیفہ وقت کی اجازت اور حکم سے احمدی احباب کی ایک کثیر تعداد یہاں ہجرت کر کے آتی رہی اور طلبا بھی تعلیم حاصل کرنے آتے رہے۔ اور جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کے نام سے مشہور ہو گئی۔ اور آخر ملکی قانون نے بھی جماعت احمدیہ کو احمدیہ مسلم جماعت کے نام سے رجسٹر کر لیا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

اور اس طرح ہم نے اپنی آنکھوں سے اللہ کا وعدہ پورا ہوتے دیکھا کہ کس طرح اللہ نے اپنے مہدی کی تبلیغ، نام اور جماعت کو خلافت کی برکت سے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

جماعت احمدیہ سویڈن کے جلسہ جات اور پہلے اسکینڈے نیوین جلسے کی میزبانی کا شرف اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا پہلا جلسہ

جماعت احمدیہ سویڈن میں بھی سالانہ جلسہ ہائے جماعت کا باقاعدہ آغاز تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔ لیکن سویڈن کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ کے فضل سے خلیفہ کی موجودگی میں پہلے اسکینڈے نیوین جلسے کی مہمان نوازی کی۔ اور پانچوں ملکوں اور دیگر یورپین ممالک سے بھی آئے ہوئے مہمانوں کے کھانے پینے اور رہائش کے انتظامات کئے اور اللہ کے فضلوں کے وارث بھی بنے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام ’’یَأۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ یَأۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ‘‘ کو ایک بار پھر اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ کہ وہاں سارے اللہ کے مہدی علیہ السلام کے نام پہ اکٹھے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف ہونے کے لئے آئے تھے۔ اور دنیا کے کناروں تک تبلیغ پہنچا رہے تھے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

حضور کے جلسے سے خطاب کے کچھ اقتباس پیش خدمت ہیں:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور قرآنی آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

’’آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکینڈے نیوین ممالک کو (جو مجھے بتایا گیا ہے اسکے مطابق) پہلا جلسہ ہے جو، دنیا کے لیے بتا دوں کہ اکٹھا ایک جگہ تینوں ممالک کا یعنی ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کا مشترکہ ہو رہا ہے۔ تینوں ممالک سے آپ لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان جلسوں کے قیام کا ایک بہت بڑا مقصد افراد جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا اور اپنے ماننے والوں کو ایک خدا کی حقیقی پہچان کروا کر انکو اسکے سامنے جھکنے والا، اسکی عبادت کرنے والا اور اسکے حکموں پر عمل کرنے والا بنانا تھا۔ اور آپؑ نے اپنی آمد کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد یہی بیان فرمایا ہے کہ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں:

’’خدا نے مجھے دنیا میں اس لیے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اسکی پاک ہدایت کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اسکی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔‘‘

اس کے بعد احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک نظارہ دکھایا گیا کہ بہت ساری بھیڑیں ہیں جو ایک لائن میں ذبح کی ہوئی پڑی ہیں اور آواز آتی ہے

قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ

(الفرقان: 78)

اور ساتھ ہی یہ کہا گیا کہ تم کیا ہو، آخر گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہونا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

(تلخیص رویا از الحکم مورخہ 17 اگست 1901 صفحہ 1)

’’پس ہمیں چاہیے کہ ہم وہ بے فائدہ بھیڑیں نہ بنیں کہ جن کی خدا کو کچھ بھی پرواہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان مقربوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں جن کے آنکھ، کان، ہاتھ، اور پاؤں خدا تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ جن کی خاطر خدا تعالیٰ لڑتا ہے۔ جن کو اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔ ہمارا ہر فعل ایسا ہو جو خدا کی رضا حاصل کرنے والا ہو۔ اسکے لیے جیسا کہ پہلے بتایا ہے محنت کی بھی ضرورت ہے، کوشش کر کے عبادتیں کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہو کر اسکی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کا فضل مانگتے ہوئے عبادتوں کی طرف توجہ کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ

مدد فرماتا ہے، فرمائے گا انشاء اللہ۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا شرط یہ ہے کہ خالص ہو کر اسکی عبادت کی جائے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد سوم۔ خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2005ء)

جماعت احمدیہ ناروے کے سالانہ جلسہ جات اور پہلے نورڈک جلسے کی میزبانی

ناروے میں سالانہ جلسہ کا باقاعدہ آغاز 1987 ء میں ہو گیا تھا۔

پھر 1992ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب ایک جلسے کے موقع پہ خود موجود تھے تو اس وقت پھر سویڈن اور ڈنمارک سے بھی احمدی اور مقامی احباب نے اس میں شمولیت کی اور پھر لجنہ کا بھی الگ سیشن پہلی بار ہوا۔ لیکن پھر کسی مجبوری کی بناء پہ بند ہو گیا۔ لیکن اب 2002ء سے مستقل لجنہ بھی ہر جلسے میں اپنا الگ سیشن منعقد کرتی ہے۔ اور اپنی سالانہ کارکردگی کا جائزہ لیتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

25/ جون 1993ء میں ایک بار پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ناروے تشریف لائے اور نارتھ ناروے کا بھی دورہ کیا تو وہاں قطب شمالی میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

ناروے کی جماعت کے اب تک اللہ کے فضل سے 33 جلسے ہو چکے ہیں۔ اور اس جماعت کو اللہ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق پہلے نورڈک جلسے کی مہمان نوازی کا شرف ملا۔ جس میں پانچوں ملکوں کے امراء، مربیان، احمدی اور مقامی احباب نے شرکت کی۔ اور جلسے کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق ملی۔ اس کی بھی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے:-

ناروے میں پہلے نورڈک جلسہ سالانہ کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

منعقدہ مؤرخہ 21 تا 23 ستمبر 2018ء بمقام اوسلو۔ ناروے

نورڈک ممالک معاشرتی اور ثقافتی، مذہبی اور علاقائی زبانوں کے لحاظ سے کئی پہلوؤں سے باہمی اشتراک رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان ممالک کے باسیوں اور حکومتوں کے تعلقات بھی صدیوں پر محیط چلے آتے ہیں۔ 1397 تا 1523ء Kalmarunionen نامی ایک معاہدہ کے تحت ناروے، سویڈن، اور ڈنمارک بشمول فن لینڈ اور آئس لینڈ، کی حکمرانی ایک ہی بادشاہ کے تابع رہی۔

جماعتی لحاظ سے سکینڈے نیوین ممالک میں تبلیغ اسلام و احمدیت کا باقاعدہ آغاز جرمنی مشن کی نگرانی میں 1956ء میں ہوا۔ اس ابتدائی دور

میں ایک ہی مبلغ سلسلہ سکینڈے نیوین ممالک کے مشنری انچارج کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ جماعتی لحاظ سے سکینڈے نیوین ممالک کے احمدی احباب کے باہمی تعلقات کو فروغ دینے اور تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی تجربات سے مستفیض ہونے کے لئے 1990ء کی دہائی تک تمام ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اکٹھے منعقد ہوتے رہے۔ تاہم بعد میں یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ البتہ 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سکینڈے نیوین ممالک کے پہلے تاریخی دورہ کے موقع پر پہلا سکینڈے نیوین جلسہ سالانہ گوٹن برگ میں منعقد ہوا۔ جس میں ازراہ شفقت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود شرکت فرمائی اور خطاب سے نوازا۔

امسال نورڈک ممالک کے امرائے کرام مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت احمدیہ سویڈن، مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے اور مکرم عطاء الغالب صاحب صدر جماعت احمدیہ فن لینڈ نے مشترکہ جلسہ کو ازسرنو جاری کرنے کے لئے اتفاق رائے سے یہ تجویز کیا کہ آئندہ سے نہ صرف سکینڈے نیویا بلکہ نورڈک ممالک ہر تین سال کے بعد اپنا ایک مشترکہ جلسہ منعقد کیا کریں جس کی مہمان نوازی باری باری مختلف ممالک کریں۔ نیز یہ کہ پہلا نورڈک جلسہ سالانہ ناروے میں منعقد ہو۔ چنانچہ امرائے کرام کی طرف سے یہ تجویز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کی گئی جسے حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس میں آئس لینڈ کو بھی شامل کر لیا گیا۔

حضور انور کی منظوری کے بعد امرائے کرام کے باہمی مشوروں سے جلسہ کے تمام انتظامات کا طریق کار اور پروگرام تشکیل پایا۔ جس میں

جلسہ کے قریباً ہر شعبہ میں پانچوں ممالک کے رضا کاران نے حصہ لیا۔ اسی طرح اس موقع پر تلاوت قرآن کریم، منظوم کلام اور علمی تقاریر میں بھی ہر ملک کی نمائندگی کو مدنظر رکھا گیا۔ البتہ بعض شعبہ جات جیسے ٹرانسپورٹ اور رہائش میں خدمات کی توفیق ناروے جماعت کو ملی۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ

اختتامی خطاب و دعا

بعد ازاں مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ نیز قادیان اور ربوہ میں منعقد ہونے والے جلسوں میں اپنی شمولیت کے حوالہ سے بعض دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے۔ آپ نے شاملین جلسہ کو توجہ دلائی کہ وہ حضور انور کے تمام خطبات کو باقاعدہ اور توجہ سے سننے کی عادت ڈالیں۔ نیز جلسہ کے ان بابرکت ایام میں جو روحانی ماحول میسر آیا اور جو علمی اور روحانی برکات حاصل کی ہیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں تا کہ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بن سکے جو آپ نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس جلسہ سالانہ میں نورڈک کے پانچوں ممالک سے 1602 کی تعداد میں مرد و خواتین نے شرکت کی توفیق پائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

(الفضل 23 اگست 2019ء۔ رپورٹ از نعمت اللہ بشارت۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل ڈنمارک)

جلسہ ہائے جماعت احمدیہ ڈنمارک

یوں تو جماعت احمدیہ ڈنمارک کے سالانہ جلسوں کا انعقاد 1992ء سے شروع ہو چکا تھا لیکن اس وقت انکے ستائیسویں جلسہ سالانہ کی رپورٹ اور حضور کا پیغام پیش خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ڈنمارک کا جلسہ سالانہ مؤرخہ 29/ اور 30/ جون 2019ء بروز ہفتہ و اتوار مسجد نصرت جہاں اور اس سے ملحق نئے تعمیر کردہ کمپلیکس میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے خواتین اور مردوں کے لیے عارضی طور پر ٹینٹ بھی نصب کروائے گئے۔ اسی طرح جلسہ کے انعقاد سے قبل تیاری اور مسجد کے ماحول کی تزئین و آرائش کی گئی جس کے لیے تمام ذیلی تنظیموں نے اپنے مفوضہ کاموں کی انجام دہی کے لیے کئی وقار عمل بھی کیے۔

جلسہ سالانہ کا پہلا روز افتتاحی اجلاس

29/ جون بروز ہفتہ صبح ساڑھے گیارہ بجے کا وقت جلسے کے افتتاحی اجلاس کے لیے مقرر تھا۔ تاہم اس میں شمولیت کے لیے احباب جماعت اور کارکنان کی آمد صبح دس بجے ہی شروع ہو چکی تھی اور رجسٹریشن ڈیسک نے

اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ وقت مقررہ پر مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک کی صدارت میں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر رضاء المحسن صاحب نے کی اور مکرم ڈاکٹر اظہر احمد صاحب نے ڈینش زبان میں ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی حضور انور کی طرف سے جلسہ سالانہ ڈنمارک کی مناسبت سے ایک خصوصی پیغام موصول ہوا تھا۔ مکرم امیر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور انور کا یہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا اور احباب جماعت سے درخواست کی کہ وہ حضور انور کے اس پیغام پر حقیقی معنوں میں کاربند ہوں تا کہ جلسہ سالانہ کی برکات سے صحیح معنوں میں مستفیض ہوسکیں۔

حضور انور کے اس بابرکت پیغام کے بعد مکرم مصوّر احمد چیمہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام بعنوان ''وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو'' ترنم سے پیش کیا۔ اس نظم کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب ڈنمارک نے جلسہ سالانہ کی برکات کے موضوع پر افتتاحی تقریر کی۔ آپ نے تمام شاملین کو اس بابرکت جلسہ کے ایام میں تمام تقاریر غور سے سننے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ افتتاحی اجلاس کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

اجلاس دوم

ریفریشمنٹ اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم چوہدری منیر احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم خاور احمد طاہر صاحب نے کی۔ اس کا ڈینش ترجمہ مکرم سید زکی شاہ صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضور انور کے خصوصی پیغام کا ڈینش ترجمہ مکرم فلاح الدین ملک صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ اس اجلاس میں تین تقاریر پیش کی گئیں جو ڈینش زبان میں تھیں۔ پہلی تقریر مکرم عماد الدین ملک صاحب نے 'ہستی باری تعالیٰ تخلیق کائنات میں' کے عنوان پر کی، دوسری تقریر مکرم سید فاروق شاہ صاحب نے 'اطاعت نظام اور اس کی اہمیت' کے موضوع پر کی اور اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم فلاح الدین ملک صاحب مبلغ سلسلہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا 'ہستی باری تعالیٰ قصص انبیاء میں'۔ اس کے بعد مکرم رفیع احمد چیمہ صاحب اور عزیزم رانا فراز احمد صاحب نے منظوم کلام پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا روز

اجلاس سوم

امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کی منظوری بطور مہمان مقرر عطا فرمائی تھی۔ جلسہ کا یہ تیسرا اجلاس آپ کی صدارت میں مؤرخہ 30 جون کی صبح ساڑھے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم افتخار احمد صاحب نے پیش کی۔ اس کا ڈینش ترجمہ مکرم معیز احمد چیمہ صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ تلاوت کے بعد مکرم صدر مجلس نے حضور انور کا پیغام اس اجلاس میں بھی پڑھ کر سنایا۔

مکرم فلاح الدین ملک صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پیش کیے جس کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم خاور احمد صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا 'مالی قربانی اور اس کا فلسفہ'۔ ازاں بعد مکرم محمد اکرم محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے 'اطاعت نظام اور اس کی اہمیت' کے موضوع پر ایک نہایت مدلل تقریر کی۔

مکرم شیراز احمد صاحب نے کلام محمود سے چند اشعار پیش کیے جس کے بعد مکرم چوہدری منیر احمد صاحب نے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں بطور سکول ٹیچر اپنی خدمات پیش کرنے کی توفیق پا چکے ہیں اپنی تقریر میں سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے قیام کی تاریخ اور جماعتی خدمات کے بارے میں معلومات اور اس ضمن میں بعض ایمان افروز واقعات پیش کیے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حقوق العباد کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا جس کے بعد ریفریشمنٹ اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لیے وقفہ تھا۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تین بجے دوپہر مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب ڈنمارک کی صدارت میں اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر حافظ رضاء المحسن صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت مع اردو ترجمہ پیش کی جس کا ڈینش ترجمہ مکرم عماد الدین ملک صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب ڈنمارک نے حضور انور کا خصوصی پیغام ایک بار پھر پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم مصوّر احمد چیمہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پیش کیے۔

مکرم امیر صاحب ڈنمارک نے اپنی اختتامی تقریر میں حضرت صاحبزادہ سیّد عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی اور شہادت کے واقعات کے حوالہ سے بتایا کہ شہداء کے خون اور قربانیوں کی بدولت ہی جماعت کی زندگی ہے اس لیے ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعتی ترقی اور غلبہ اسلام کے لیے ہر بڑی سے بڑی قربانی کے لیے ہمیشہ تیار رہیں۔ اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والے اور اس میں بھرپور حصہ لینے والے ہوں۔ آپ نے نوجوان نسل کو خاص طور پر توجہ دلائی کہ وہ جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیں اور اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کریں۔ آپ نے بتایا کہ اصحاب بدر کے ایمان افروز واقعات جو حضور انور اپنے خطبات جمعہ میں بیان فرما رہے ہیں ان سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام کے دور اوّل میں نوجوان قربانیوں کے ہر میدان میں پیش پیش تھے۔

جلسے کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور تمام شاملین جلسہ و کارکنان جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ الحمد للہ کہ جلسہ کی حاضری نہایت خوش کن رہی۔ جرمنی، سویڈن اور برطانیہ سے بھی بعض مہمانان کرام اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

(رپورٹ: نعمت اللہ بشارت۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل ڈنمارک)

جماعت احمدیہ ڈنمارک کے جلسہ سالانہ 2019ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین کا خصوصی پیغام

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ ڈنمارک کو 29 تا 30 جون 2019ء اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے اور شاملین جلسہ کو اس کی روحانی برکات

سے پوری طرح مستفیض ہونے کی توفیق دے۔ آمین

اس جلسہ میں شاملین کے لیے میرا پیغام ہے کہ آپ میں سے ہر فرد جماعت کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپ نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کی ہے جس کے آنے کی ہر قوم منتظر تھی اور جسے آنحضرت ﷺ نے سلام بھیجا ہے۔ ایسے شخص کی طرف منسوب ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کو ملا ہے۔ اس اعزاز کی قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور قدر یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی کوشش کریں جن پر چلنے کے لیے اس جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے جن باتوں کا ہم سے عہد لیا ہے ان کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی سعی کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر احمدی سے یہ توقع رکھی ہے کہ ہر قسم کے جھوٹ، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ بعض لوگ ان باتوں کو معمولی سمجھتے ہیں۔ اپنے کاروبار میں، اپنے معاملات میں جھوٹ بول جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کو شرک کے برابر ٹھہرایا ہے۔ اس لیے اس کو معمولی نہ سمجھیں اور سچائی کو اختیار کریں۔ پھر آپس کے جھگڑے اور لڑائیاں ختم کریں اور اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ اس کی بہت ضرورت ہے۔ رنجشیں مٹائیں، دوریوں کو ختم کریں اور ایک وجود کی طرح بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو شرائطِ بیعت رکھی ہیں ان میں یہ

بھی ہے کہ نفسانی جوش کے تحت نہ زبان سے نہ ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں دینی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے اور خالص خدا کے لیے ہو جانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا کے لیے ہی ہو جاتے ہیں۔

پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو۔ نہ پہلے امر کی طرف۔ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو اور اس کو مقدم کر لو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 596-597)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع رکھنے کے لیے خلافت کے نظام کو جاری فرمایا ہے اور قیامت تک جاری رکھنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ آپ نے ایک عہد بیعت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا اور ایک آپؑ کے بعد آپ علیہ السلام کے نام پر خلیفۃ المسیح سے کیا ہے جسے ہر احمدی کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ بیعت بیچ دینے کا نام ہے یعنی اپنی خواہشات، تمام تر خواہشات اور جذبات کو خدا تعالیٰ کے حکموں پر قربان کرنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا عہد ہے۔ پس خلافت سے کامل وفا اور اطاعت کا تعلق رکھیں۔ بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت ہو اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔ اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی اطاعت کی تلقین کرتے رہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ خلافت کی اطاعت میں نظام جماعت کی اطاعت بھی اہم بات ہے۔ اس کے بغیر نہ نیکیاں ہیں اور نہ عہد کی پابندی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی نظام جماعت ہی ہے۔ اگر خوبصورتی سے دور ہٹ گئے تو ہم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے تو ہمارا وفا کا تعلق ہے لیکن جماعتی نظام سے اختلاف ہے۔ ایسے لوگ یاد رکھیں کہ جماعتی نظام بھی خلافت کا بنایا ہوا ہے اس لیے نظام جماعت کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جماعتی نظام سے جوڑیں۔ اپنی اپنی تنظیموں سے جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے۔ ایم ٹی اے اس کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔ ہر گھر میں ایم ٹی اے دیکھنے کا انتظام ہونا چاہیے۔ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے سنیں اور دیکھیں۔ میرے خطبات سنانے کا انتظام کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کا فرمانبردار بنائے تا کہ آپ اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں جو اللہ تعالیٰ نے خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت کے ساتھ وابستہ کیے ہیں۔ آمین

فن لینڈ میں جلسوں کا قیام

1987 کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پہلی دفعہ فن لینڈ میں احمدیت کے قیام کا اعلان فرمایا اور محترم سید کمال احمد یوسف صاحب مبلغ انچارج ناروے اور مخلص داعیان الی اللہ کے 2 دوروں کا ذکر فرمایا جن کی کوششوں سے 15 افراد نے احمدیت اسلام میں شمولیت اختیار کی۔

اس قیام کے بعد 2000 ء تک جب فن لینڈ میں باقاعدہ صدارت کا قیام عمل میں آیا تب تک گنتی کے 2۔4 افراد ہی موجود تھے اور جب خاکسار 2006 ء میں فن لینڈ پڑھنے کے لیے آیا تو اُس وقت ہم پورے فن لینڈ میں کم و بیش صرف دس لوگ ہوتے تھے اور اکثر مختلف شہروں میں پڑھ رہے تھے۔

خاکسار 2006ء میں جب یوئینسو شہر میں جب پڑھنے کے لیے آیا جس کی سرحد ایک طرف سے روس کے ساتھ ملتی ہے۔ یہاں پڑھائی کا ایسا زبردست نظام دیکھ کر پڑھنے کا ایسا دل کرتا تھا کہ مزہ ہی آ گیا۔ دن یونیورسٹی میں اور شامیں لائبریریز میں گزرتیں، ویک اینڈ پر اکثر گرمیاں ہوں تو دوستوں کی معیت میں ٹریکنگ، سائیکلنگ اور فارسٹ ایکسپلوریشن کے لیے چل پڑتے اور سردیوں میں باربی کیو، گیٹ ٹوگیدر یا مختلف کلچر اور مذاہب کے لوگوں سے ملنے اور بات چیت میں صرف ہوتا۔ مختلف لوگوں کو جاننے اور مختلف کلچرز اور مذاہب والوں سے گفتگو اور ان کو اپنے مذہب اسلام اور احمدیت کے بارے میں بتانے کا ایسا چسکا پڑا کہ شاموں کو لائبریریز میں گزارنے والے وقت کو ان پر قربان کر دیا۔

اُس وقت خاص طور پر اسلام کے بارے میں بہت کم علمی پائی جاتی تھی اور اکثر کلاس فیلوز احمدیہ اسلام کے بارے میں جان کر بہت حیرت کا اظہار کرتے تھے۔ بہرحال ان دلچسپیوں میں اور پڑھائی میں احمدیوں سے ملنے کا واحد وقت عیدین ہوا کرتا تھا۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا 2006ء میں اُس وقت ہم پورے فن لینڈ میں کم و بیش صرف دس لوگ ہوتے تھے اور اکثر مختلف شہروں میں پڑھ رہے تھے۔ ایسے میں نماز عید کے لیے راتوں کو سفر کر کے ہیلسنکی پہنچنا اور وہاں اپنے لوگوں سے مل کر ایسا دلی سکون ملتا تھا جس کی مثال ناپید ہے۔ اس دور میں ہم بیٹھ کر فن لینڈ میں احمدیت کی ترقی کی باتیں کرتے اور جلسہ سالانہ اور اجتماعات اور نماز سینٹر کے قیام اور مربی صاحب کی آمد وغیرہ کے بارے میں اور نا جانے کس کس مستقبل کی باتیں کر کے دل خوش کیا کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اتنی جلد ان ترقیات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر دل اللہ کی حمد اور اس کی قدرت پر جھوم اٹھتا ہے۔ آہستہ آہستہ اور سال بہ سال اور احمدی بھائی پڑھائی کے لئے فن لینڈ آتے رہے اور یہ کارواں کب اتنا بڑا بن گیا کہ پتا ہی نہ چلا۔

مجھے یاد ہے 2010ء میں پہلی نیشنل مجلس عاملہ کے انتخاب و منظوری کے بعد جب 2011ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ ہم اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کریں گے تو ہر ایک کے چہرے پر اتنی خوشی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ اُس وقت کے نیشنل صدر جماعت مکرم احمد فاروق قریشی صاحب نے حضور انور کی خدمت میں جلسہ کی منظوری کے لیے لکھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 2011ء میں عید الاضحی سے ایک روز قبل پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ خاکسار جو نیشنل جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کر رہا تھا کو اس تاریخی جلسہ پر صدر صاحب کی زیر قیادت افسر جلسہ سالانہ کے

طور خدمت سرانجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مشنری انچارج سویڈن مکرم آغا یحییٰ خان صاحب کو بطور نمائندہ کے اس جلسہ میں شمولیت کی منظوری عطا فرمائی۔ مکرم و محترم سید کمال احمد یوسف صاحب سابق مشنری انچارج سکینڈے نیویا جن کی محنت و قربانیوں نے فن لینڈ میں احمدیت کی بنیاد رکھی تھی کو بطور خصوصی مہمان جلسہ سالانہ پر مدعو کیا گیا۔ صدر صاحب کی معیت میں سب نے مل کر ہر ایک کام انجام دیا، ہم نے سفید کپڑے پر کاغذ کے پرنٹس سے جلسہ سالانہ لکھا اور ایک چھوٹے سے کرایہ کے ہال میں ہم نے اپنا پہلا جلسہ کیا۔

جلسہ سالانہ کی وسعت اور تدریجی موازنہ

جب فن لینڈ کی چھوٹی سی جماعت جو کہ 95 فیصد نوجوانوں پر مشتمل تھی کو اللہ تعالیٰ نے 2011ء میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی تو وہ دن خاص خوشی کا حامل تھا تمام جماعت کے ممبران میں عجیب سی خوشی تھی کہ وہ دن آ گیا ہے جس کا برسوں سے انتظار تھا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے خاص ہے کہ اس جلسے میں کیا عہدے دار، کیا افسر اور کیا غیر عہدے دار سب نے اتنے خلوص اور محنت سے اس میں شمولیت کی اور مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹیاں دیں کہ جو باہمی یگانگت اور بھائی چارہ کی عمدہ مثال تھی۔ جس کا ذکر اس موقع پر محترم سید کمال احمد یوسف صاحب (سابق مشنری انچارج سکینڈے نیویا) اور محترم آغا یحییٰ خان صاحب نے بھی کیا بلکہ اس جلسہ کے بعد بھی کئی بار ذکر خیر کیا۔ اس وقت یہ جلسہ صرف ایک روز کا تھا اور اس مقصد کے لیے وہی ہال کرائے پر لیا گیا جو کہ عموماً عید کے لیے لیا جاتا ہے۔ جلسہ سے پہلے سب نے مل کر وقارعمل کے ذریعہ ہال کو تیار کیا اور اس میں وقارعمل کر کے لجنہ کے حصے کے لیے پارٹیشن تیار کی۔ شاملین کی کل تعداد 75 تھی۔

اس جلسے کے بعد حوصلہ اور ٹریننگ بھی بڑھ گیا اور اگلے سال دوسرا جلسہ سالانہ 2012ء ایک مقامی ہوٹل کے 2 ہال کرائے پر حاصل کر کے وہاں کیا گیا۔ اس جلسے پر ڈیوٹیوں کی تقسیم میں بہتری آئی اور تقاریر اور نظموں اور تلاوت کے لیے تیاری کروائی گئی جس کی وجہ سے معیار پہلے سے بہتر رہا، اس جلسے پر پہلی دفعہ بیک گراؤنڈ بینرز ڈیزائن کروا کے پرنٹ کروایا گیا جبکہ پچھلے جلسہ پر پیپر پنٹینگ پر اکتفا کیا گیا تھا۔ کھانے کا انتظام باہر کے ریسٹوران سے ہی کیا جاتا رہا جبکہ تقسیم کا کام احسن طریق پر جاری رہا۔ اس جلسے پر مردوں کے علاوہ خواتین کی رہائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

2013ء میں جماعت کو تیسرا جلسہ سالانہ کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور اس جلسے میں حاضری کی طرف خاص توجہ کی گئی جس کا نمایاں اثر جلسہ سالانہ پر نظر آیا، ٹرانسپورٹ اور رہائش کے شعبوں میں بہتری آئی اور ممبران کو موٹیویٹ کیا گیا جس پر بہت لوگوں نے اپنی خدمات پیش کیں، کاموں کی تقسیم کار میں مزید بہتری آئی، نیز اس جلسہ پر انگلش ترجمہ کے

لیے ایف ایم ریڈیو کا استعمال پہلی دفعہ کیا گیا، بہت سے عارضی میٹرس اور گدے رہائش کے لیے حاصل کئے گئے۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے انفارمیشن پیکج جماعت کے لیے تیار کر کے بھجوایا گیا۔

2014ء کا جلسہ سالانہ کئی لحاظ سے نئے پہلو لیے ہوئے تھا، اس جلسے سے پہلے ہمارے اپنے مبلغ سلسلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرما لیے اور مکرم مصور احمد شاہد صاحب بطور مربی سلسلہ فن لینڈ تعینات ہو گئے تھے۔ نیز اس جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خصوصی پیغام جماعت احمدیہ فن لینڈ کے نام ارسال فرمایا نیز محترم آغا یحییٰ صاحب کو بطور اپنا نمائندہ کے بھجوایا۔ نومنتخب نیشنل صدر مکرم عطا الغالب صاحب کی زیر قیادت جلسہ کے پروگرام اور تقاریر کے معیار میں مزید اضافہ ہوا اور اس جلسہ میں پہلی بار غیر احمدی و غیر مسلم مہمانوں کے لیے ایک سیشن مختص کیا گیا اور اس میں لوگ اپنے اپنے تبلیغی رابطے لے کر آئے جو کہ بعد میں فن لینڈ میں پیس سمپوزیم کی ابتدا ثابت ہوا۔ اس پیغام کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جلسوں کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو۔ دل بکلّی آخرت کی طرف جھک جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ پس آپ جو اس جلسہ کے لئے ہی سفر کر کے آئے ہیں۔ آپ ان اغراض و مقاصد کو اپنے پیش نظر رکھیں۔ ایام جلسہ میں دین کا علم حاصل کریں۔ نیک ماحول کے زیر اثر رہ کر روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں۔ عبادتوں کے معیار کو بڑھائیں اور اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے چاہا ہے۔''

2015ء کا جلسہ کاموں اور پریکٹس کے لحاظ سے بہت ہی شاندار رہا اس جلسہ میں بہت سے شعبہ جات کی صحیح پریکٹس ہوئی، پہلی بار مہمانوں کے لیے 2 دنوں میں 2 دفعہ کا کھانا خود ضیافت کی ٹیم نے بنایا اور کھانا پکانے کے لیے چولہے خریدے گئے۔ حاضری کا معیار بہت اچھا رہا اور رضا کارانہ طور پر پیش کرنے کا جذبہ لوگوں میں بڑھا۔ جلسہ کے دنوں میں فن لینڈ کی تاریخ سے متعلق ایک انٹرویو سیشن بھی خاکسار کو ارینج کرنے کا موقع ملا جس میں سابق نیشنل صدر صاحب فن لینڈ، نیشنل صدر صاحب فن لینڈ، مربی صاحب سلسلہ فن لینڈ، محترم سید کمال احمد یوسف صاحب ناروے، مکرم مبلغ انچارج صاحب سویڈن اور شمس صاحب سویڈن شامل تھے۔ اس سے پہلے اسی نوعیت کا انٹرویو سیشن 2014ء کے جلسہ میں بھی خاکسار کو تاریخ محفوظ کرنے کے سلسلے میں ارینج کرنے کی توفیق ملی تھی۔

2015ء کے جلسہ پر بھیجے گے پیغام کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر بے حد فضل اور احسان ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت کے نظام کو جاری فرمایا جو قیامت تک جاری رہے گا۔ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم اس نظام سے منسلک رہیں اور اس نعمت عظمیٰ سے چمٹے رہیں۔ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اپنے تقویٰ میں ترقی کے لیے خلافت سے خود بھی وابستہ ہوں اور اپنی اولادوں کو بھی اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کریں اور ان کے دلوں میں خلیفہ وقت سے محبت پیدا کریں۔''

2016ء کے جلسہ کے لیے پھر ایک نئی جگہ لی گئی جس کی وجہ سے پلاننگ بہت مختلف رہی اور بہت اچھی پریکٹس رہی۔ دونوں دنوں کے لئے کھانا خود تیار کیا گیا، ٹرانسپورٹ اور رہائش کے شعبے میں مزید بہتری لائی گئی۔ اس جلسہ سالانہ پر بھی جماعت کی خوش قسمتی رہی کہ حضور انور نے ہمیں اپنے پیغام سے نوازا۔

2016ء کے جلسہ پر بھیجے گئے اس پیغام کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بھی احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض کو قیامت تک جاری رکھنے کے لیے خلافت کے سلسلہ کو قائم فرمایا ہے۔ عبادات اور تقویٰ میں ترقی کے لیے اس روحانی نظام سے وابستہ ہونا ضروری ہے۔ آپ خلافت سے وابستگی سے ہی روحانی کامیابیوں کے حاصل کرنے والے ہوں گے۔ خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق بنانے اور اطاعت کے معیار کو بلند کرنے کیلئے کوشش اور جدو جہد کرتے رہیں۔ خلیفہ وقت کے خطبات خود بھی سنیں اور اپنی اولاد کو بھی سنائیں۔ خلافت سے گہری محبت ہونی چاہیے اور اطاعت کا مثالی رشتہ قائم ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ کا سچا مطیع و فرمانبردار بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔''

2017ء کا جلسہ اپنے انتظامات اور میچورٹی کی وجہ سے ایک بہت ہی آرگنائزڈ ایونٹ تھا، ہال کو مطلوبہ وقت پر واپس کرنا تھا جس کی وجہ سے بھرپور کوشش کر کے تمام کارکنان و افسران نے وائنڈ اپ میں حصہ لیا اور برادرانہ سپرٹ سے وقت پر بہترین حالت میں ہال واپس کر دیا۔ اس جلسہ میں 217 لوگ شامل ہوئے جن میں 100 خدام و انصار، تقریباً 60 لجنہ اور 40 سے زائد بچوں نے شرکت کی ان کے علاوہ 6 ملکوں سے مختلف مہمانان بھی شامل ہوئے۔ 2011ء میں پہلے جلسہ سے 2017ء میں ساتویں جلسہ تک 7 سال کے قلیل عرصہ میں جلسہ کے شاملین کی تعداد 75 سے بڑھ کر 217 تک جا پہنچی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

2017ء کے جلسہ پر الحمد اللہ ایک بار پھر ہمیں اپنے آقا اور حضور کی طرف سے پیغام موصول ہوا، اس پیغام کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس یہ اصل تقویٰ کی راہیں ہیں جو قرآن کریم کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہمارے لئے بیان فرمائی ہیں۔ پہلے نفس امارہ کے برتن کو صاف کریں۔ جب یہ صاف ہو جائے تو اس میں نیکیاں ڈالیں۔ بلند مراتب قرب الٰہی ان باتوں کے بعد ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر احمدی کو نیکیوں اور زہد میں بڑھنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ خلافت احمدیہ جو حضرت مسیح موعود کے فیض کو جاری رکھنے کے لئے قیامت تک قائم کی گئی ہے اس سے کامل وفا کا تعلق پیدا کریں۔ اس سے آپ کی ہدایت کے سامان پیدا ہوں گے۔ خلافت کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنے گی۔''

2018ء میں نارڈک ممالک کا اکٹھا جلسہ سالانہ ناروے منعقد ہوا نیز 2019ء کا جلسہ سالانہ فن لینڈ بھی ہر جلسہ کی طرح برکتوں سے بھرا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو دیکھتے ہوئے اور اس حیثیت کو دیکھتے ہوئے جو کہ پہلے جلسہ سالانہ میں تھی اور اب جس مقام پر پہنچ گئی ہے، دل حمد کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ان برکات سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ تمام خدمت گزاروں کی خدمت قبول فرمائے اور ان کو اپنا بنا لے۔ آمین

آئس لینڈ میں احمدیت کا نفوذ

آئس لینڈ میں پہلی دفعہ اشاعت اسلام کے لئے مئی 1969ء میں مبلغ گئے۔ اور انہوں نے خود جگہ مقرر کر کے اخبار میں اعلان کیا تو اس دن دو سو لوگ حقیقی اسلام احمدیت کا یہ پیغام سننے کے لیے جمع ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ وہاں یہ جونکہ ویسے ہی آبادی بہت کم ہے۔ اس لے اس وقت جماعت

Ahmadiyya Muslim Community Holds Peace Symposium In Reykjavik

Published April 27, 2018

کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا لیکن اب کچھ 5 سال سے وہاں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اور آئس لینڈ شہری بھی مہدی کی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔

لیکن چونکہ تعداد کم ہے اس لیے صرف سالانہ جلسے نہیں ہوتے۔ باقی تبلیغی اور جماعتی کام باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔ اور امیر اور مربی کی بھی تعیناتی ہو چکی ہے۔

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

جلسہ سالانہ۔ پہلی بار

1891ء۔ پہلی بار جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔

1891ء۔ پہلی بار جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا۔

1892ء۔ پہلی بار حضرت الحاج مولانا نور الدین (خلیفۃ المسیح الاولؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی۔

1892ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کی باقاعدہ مجلسِ شوریٰ ہوئی۔

1899ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ کی باقاعدہ رپورٹ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شائع کی۔

1905ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ کے موقع "انجمن کار پرداز مصالح بہشتی مقبرہ" کا قیام ہوا۔

1906ء۔ پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کی۔

1914ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ مستورات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر فرمائی۔

1914ء۔ پہلی بار مستورات کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوا۔

1922ء۔ پہلی بار خواتین کا جلسہ سالانہ خواتین کے زیر انتظام ہوا۔

1926ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پوسٹر چھپوائے گئے۔

1926ء۔ پہلی بار بٹالہ سے قادیان تک کا سفر موٹروں کے ذریعہ طے ہوا۔

1926ء۔ پہلی بار لجنہ کی دستکاریوں کی نمائش لگائی گئی۔

1927ء۔ پہلی بار خلیفہ ٔ وقت کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

1928ء پہلی بار جلسہ سالانہ کے مہمان ریل گاڑی میں قادیان تشریف لائے۔

1933ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ رمضان المبارک میں ہوا۔

1934ء۔ پہلی بار احمدی تجار کی اشیاء کی نمائش لگی۔

1934ء۔ پہلی بار لجنہ میں جلسہ گاہ کے انتظام کو شعبہ وار تقسیم کیا گیا۔

1936ء۔ پہلی بار لاؤڈ سپیکر استعمال ہوا۔

1938ء۔ پہلی بار سیر روحانی کے سلسلے کی تقریر ہوئی۔

1939ء۔لوائے احمدیت پہلی دفعہ 28/دسمبر 1939ء کو لہرایا گیا۔

1939ء۔ پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے جلسہ سالانہ میں تقریر کی۔

1945ء۔ پہلی بار لجنہ کی مجلسِ شوریٰ ہوئی۔

1947ء۔ پہلی بار قادیان کے جلسہ سالانہ میں امام وقت شریک نہ تھے۔

1948ء۔ پہلی بار پاکستانی شرکائے جلسہ کا قافلہ قادیان گیا۔

1949ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوا۔

1949ء پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پاکستان میں اسپیشل ٹرین چلائی گئی۔

1949ء پہلی بار خواتین کے لئے الگ لنگر خانہ بنا۔

1952ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ پر تعلق باللہ کے موضوع پر اور دسمبر 1953ء میں ''سیر روحانی'' کی مشہور اور مقبول عام ''نوبت خانے والی'' تقریر ریکارڈ کی گئی۔

1958ء۔ پہلی بار حضرت مریم صدیقہ صاحبہؒ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بحیث صدر لجنہ تقریر فرمائی۔

1960ء۔ پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی۔

1965ء۔ پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد جلسہ سالانہ سے خطابات فرمائے فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کا اعلان فرمایا۔اسی ہزار احباب نے شرکت کی۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا الہام پورا ہوا گیمبیا سے سر ایف ایم سنگھاٹے نے برکت کے لئے حضرت اقدسؑ کا کوئی تبرک مانگا۔

1965ء۔ پہلی بار خواتین کو لنگر خانہ کے لئے روٹیاں پکانے کا موقع ملا۔

1965ء۔ پہلی بار ریڈیو ٹی وی کے نمائندوں نے جلسہ کا پروگرام ریکارڈ کیا۔ ریڈیو نے حضور کا افتتاحی خطاب نشر کیا۔

1973 ء۔ پہلی بار غیر ملکی مہمان انفرادی طور پر کے بجائے وفود کی شکل میں جلسہ پر آئے۔

1973ء۔ پہلی بار غیر ملکی نمائندگان نے جلسہ سالانہ کے سٹیج سے خطاب کیا۔

1975ء۔ پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جماعت احمدیہ انگلستان کے گیارھویں جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔ انگلستان کی تاریخ میں جلسہ سالانہ میں خلیفہ وقت کی شمولیت کا پہلا موقع تھا۔

1975ء۔ پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ پر علم کی ترقی کے لئے پوری قوم اور جماعت کے ذہین طلبا کے لئے وظیفوں کا اعلان فرمایا

1976ء۔ پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ امریکہ اور کینیڈا تشریف لائے۔یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی بھی خلیفہ کا ان جماعتوں اور ممالک کا پہلا دورہ تھا۔

1976ء۔ پہلی بار جلسہ میں احمدی طلباء کو اعلیٰ معیار پر میڈل دیئے گئے ۔

1980ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ پر آنے والے غیر ملکی وفود اور مہمانوں کے لئے مختلف زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا۔

1981ء۔ پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ کو ان برگزیدہ لوگوں کے نشان کے طور پر جو پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے ''ستارہ احمدیت'' عطا فرمایا۔ اس ستارے کے 14 کونے ہیں۔ ہر کونے پر اللہ اکبر اور درمیان میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لکھا ہوا ہے۔

1982ء۔ پہلی بار صرف بیرونی ممالک کے نمائندگان پر مشتمل مجلسِ شوریٰ ہوئی۔

1984ء۔ پہلی بار حکومت پاکستان کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔

1989ء۔ پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے امریکہ کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ یہ جلسہ یونیورسٹی آف میری لینڈ بالٹی مور میں ہوا تھا۔

1991 ء۔ پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قادیان کا تاریخی سفر کیا اور 100 ویں جلسہ سالانہ سے خطابات فرمائے۔

1991ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ انگلستان پر خلیفہ ٔ وقت کے خطابات 11 ممالک میں براہِ راست سنے گئے۔ ان کا سات زبانوں میں ترجمہ بھی کیا گیا۔

1992ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ انگلستان براہِ راست ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔

1992ء۔ پہلی بار 26 تا 28 دسمبر لندن میں قادیان کے لئے جلسہ ہوا۔

1993ء۔ پہلی بار جلسہ سالانہ لندن کے دوسرے دن 84 ملکوں اور 115 قوموں کے دو لاکھ چار ہزار تین سو آٹھ افراد عالمی مواصلاتی نظام کے ذریعہ حضور رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور تمام جماعت احمدیہ

نے تجدید بیعت کی۔ یہ تاریخ عالم کا پہلا بے نظیر واقعہ ہے۔

1997ء۔پہلی بار جلسہ سالانہ امریکہ کے بعض پروگراموں کو ''رواں برقی بہاؤ'' (live streaming) کے ذریعے مقامی طور پر دکھایا گیا۔

2000 میں پہلی بار یوکے میں گائے کے منہ کھر کی بیماری کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکا جرمنی کے جلسہ سالانہ کو عالمی جلسہ کی حیثیت دی گئی۔تمام دنیا سے وفود جرمنی آئے۔عالمی بیعت کا انعقاد بھی جرمنی سے ہوا۔

2003ء۔پہلی بارحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد ٹلفورڈ سے (37) سینتیسویں جلسہ سالانہ میں خطابات فرمائے ۔

2003ء پہلی بارحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جرمنی تشریف لائے۔ خطابات فرمائے اور چند مساجد کا افتتاح بھی فرمایا۔

2003ء۔پہلی بارحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ فرانس میں شرکت فرمائی اور خطابات فرمائے۔

2003ء۔پہلی بار جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس سے محمود ہال لندن سے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

2004ء۔پہلی بار جلسہ سالانہ یوکے کے اختتامی خطاب میں 2008ء تک لازمی چندہ جات ادا کرنے والوں کی 50 فیصد تعداد کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی۔

2004ء۔پہلی بارحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مئی میں جلسہ سالانہ ہالینڈ کا افتتاح فرمایا۔

2004ء۔پہلی بارحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کینیڈا تشریف لائے۔ اور خطابات فرمائے یہ جلسہ انٹرنیشنل سینٹر میں منعقد ہوا۔

2004ء۔پہلی بارحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوئٹزرلینڈ کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور خطابات سے نوازا۔

2005ء۔پہلی بار یوکے کا انتالیسواں جلسہ سالانہ رشمور ایرینا یوکے میں منعقد ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطابات فرمائے۔

2005ء۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مئی مارکیٹ منہائم میں منعقدہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت فرمائی اور خطابات سے نوازا۔

2005ء۔پہلی بارسویڈن میں سکینڈے نیوین ممالک کا مشترکہ جلسہ ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی اور خطابات سے نوازا۔

2005ء۔پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لے گئے اور 114جلسہ سالانہ میں خطابات فرمائے۔

2005 ء پہلی بارحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً 10 ملکوں کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی جن میں پہلا جلسہ سپین کا تھا آخری قادیان کا۔

2005 حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس کے چوالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور خطابات فرمائے ۔

2006ء۔پہلی بارجلسہ سالانہ حدیقۃ المہدی (آلٹن ہمشائر) یوکے میں منعقد ہوا۔ جو 208 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔

2006ء۔پہلی بار براعظم آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

2006ء۔پہلی بار جرمنی سے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے براہ راست خطاب فرمایا۔

2007ء۔پہلی بارمئی میں جماعت احمدیہ البانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

2007ء۔پہلی بار قادیان کے ایک سو سولہویں جلسہ سالانہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے لندن سے خطاب کے دوران قادیان اور یوکے کے مناظر ایک ساتھ دیکھے جاسکتے تھے۔ دونوں جلسوں کے سٹیج کے عقبی بینر ایک جیسے تھے

2008ء۔پہلی بارحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے گھانا کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی یہ جلسہ اس لحاظ سے تاریخی تھا کہ باغ احمد گھانا میں تھا اور حاضری ایک لاکھ سے زائد تھی۔

2008ء۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نائیجیریا کے اٹھاون ویں جلسہ سالانہ میں رونق افروز ہوئے اور خطابات فرمائے۔

2008ء۔پہلی بار خلافت احمدیہ کی نئی صدی کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔اور خطابات فرمائے۔

2008ء۔پہلی بار خلافت احمدیہ کی نئی صدی کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت فرمائی۔ اسی دورے میں کیلگری کی پندرہ ملین ڈالر سے تیار ہونے والی وسیع وعریض مسجد کا افتتاح فرمایا

2008ء۔پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکتوبر میں بیت النور ننز پٹ ہالینڈ کے اٹھائیسواں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔

2008ء پہلی بار جلسہ یوکے کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ اسے خود ہی مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ جلسے میں حاضری چالیس ہزار تھی جس میں 85 ممالک کی نمائندگی تھی۔

2008ء۔پہلی بارحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدۂ اللہ تعالیٰ نے ملکی حالات کی وجہ سے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے سفر کرنے سے منع فرمادیا۔

2010ء۔پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدۂ اللہ تعالیٰ مسجد بشارت پیدروآباد سپین میں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔سپین میں دوسری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔

2015ء۔پہلی بار قادیان،آسٹریلیا اور ویسٹ کوسٹ امریکہ کا جلسہ ایک ہی دن شروع ہوا۔

2017ء۔پہلی بار ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تین چینلز کے ذریعے اردو عربی،انگریزی، فرانسیسی اور افریقہ کی بعض لوکل زبانوں کے علاوہ کئی زبانوں میں تراجم کے ساتھ تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کے اجلاسات ودیگر پروگراموں کی تشہیر ہوئی۔

2016ء۔پہلی بارکینیڈا اور امریکہ کے خدام نے یوکے کے خدام سے مل کر جلسے پر ڈیوٹیاں دیں اس طرح یہ ایک بین الاقوامی وقار عمل بن گیا۔

2016ء۔پہلی بار میڈیا کوریج سے اسلام کا پیغام سو ملین سے زیادہ افراد تک پہنچا۔

2016ء۔پہلی بار جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات'ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ' کے ذریعہ سے دکھائی گئیں۔مشرقی اورمغربی افریقہ سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے مبارکباد کے پیغام بھیجے ۔

2018ء۔پہلی بار کے جلسے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدۂ اللہ تعالیٰ نے مختلف نمائشوں کا اعلان فرمایا۔ریویو آف ریلیجنز کے تحت ٹیورن شراؤڈ پر نمائش، القلم پراجیکٹ، شعبہ آرکائیو کے تحت نمائش، شعبہ تبلیغ یُوکے نے قرآن کریم پر بھی ایک نمائش کا اہتمام کیا۔ان کے علاوہ دو ویب سائٹس True Islam اور Rational Religion کا آغاز ہوا۔

2019ء۔پہلی بارمیڈیا کوریج کے ذریعے ایک سو تہتر ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ایم۔ٹی۔اے۔افریقہ کے ذریعہ انیس (19)چینلز پر کوریج ہوئی۔

2020ء۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسرور ہال میں چند سو حاضرین کے سامنے خطاب فرمایا اور ایک سال میں جماعت کی ترقیات کا ذکر فرمایا۔

2021ء۔یہ جلسہ صرف برطانیہ کے محدود احمدیوں کے دعوت نامہ جاری کر کے منعقد ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

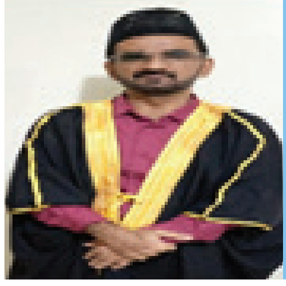

فہیم احمد خادم۔گھانا

جلسہ ہائے سالانہ جماعت احمدیہ گھانا پر ایک طائرانہ نظر

جلسہ سالانہ وہ بیج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے لگایا۔ خدا کے فضل سے یہ بیج ایک تناور درخت بن چکا ہے۔جس کی سرسبز شاخیں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ گھانا بھی اس درخت سے باثمر ہے۔ جب سے جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا یہاں بھی جلسہ ہائے سالانہ منعقد کئے جاتے رہے ہیں۔ پہلا جلسہ سالانہ 2 تا 4 اگست 1923ء کو Essiam میں منعقد کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر سالٹ پانڈ بن گیا تو پھر یہ جلسے سالٹ پانڈ میں ساحل سمندر کے پاس منعقد ہونے شروع ہوئے۔ 1957ء میں ہونے والے جلسے کے شرکاء کی تعداد 5 ہزار بتائی جاتی ہے۔

یہ جلسے سالٹ پانڈ میں ساحل سمندر کے قریب ناریل کے فلک بوس درختوں کے نیچے منعقد ہوتے تھے جن کا منظر نہایت پر کیف ہوتا تھا۔یہ وہی سمندر کا کنارہ تھا جہاں 1921ء میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب تن تنہاء اترے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 11 فروری 1988ء کو یہیں تشریف لاکر جلسہ سالانہ گھانا کے موقع پر احباب سے خطاب فرمایا تھا۔

جماعت احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر اکرا شفٹ ہوا تو مختلف مقامات پر جلسے ہوتے رہے 1991ء اور 1992ء میں انٹرنیشنل ٹریڈ سینٹر میں جلسہ منعقد ہوا۔تاہم بعد میں جماعت کی نئی جلسہ گاہ "بستان احمد" نامی میں 1994ء سے جلسے منعقد ہونا شروع ہوئے۔یہ اراضی 25 ایکٹر پر مشتمل ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں 2004ء میں جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت کی اور آپ کے جملہ خطبات وخطابات MTA کے توسط سے دنیا بھر میں سنے اور دیکھے گئے۔

بعد ازاں جماعت احمدیہ نے Winneb کے قریب 453 ایکڑ زمین خریدی جسے باغ احمد کا نام دیا گیا۔ یہاں جلسے منعقد ہونا شروع ہوئے۔ تا حال یہی ہماری جلسہ گاہ ہے۔ 2008ء سے ہونے والے خلافت جوبلی کا پہلا عالمی جلسہ بھی یہیں منعقد ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شامل ہوئے۔ MTA نے اس کی خوب ترویج کی۔ اس جلسہ میں افریقہ کے علاوہ دوسرے براعظموں سے بھی ایک کثیر تعداد میں احمدی دوست شامل ہوئے۔

جلسہ کی آمد سے 2 یا 3 ماہ قبل باغ احمد میں وقارعمل شروع ہوجاتا ہے۔قریبی ریجنز کے خدام رضا کارانہ طور پر باری باری یہاں آتے ہیں اور وقارعمل کے ذریعہ جڑی بوٹیاں کاٹتے اور پورے علاقے کی صفائی کرتے ہیں۔ جب کچھ وقت قریب آتا ہے تو سڑکیں بنتی ہیں اور ان پر پانی کا چھڑکاؤ ہوتا ہے۔ Canopies لگائی جاتی ہیں۔ رہائش گاہ تیار کی جاتی ہے اور ان کی صفائی کی جاتی ہے۔

2 سے 3ماہ کے مسلسل وقارعمل سے ایک چھوٹا سا گاؤں تیار کیا جاتا ہے۔ جہاں رہائش، کچن، جلسہ گاہ، مارکیٹ، پارکنگ وغیرہ سب سہولیات میسر ہوتی ہیں۔ ہر بار حالات کے مطابق جلسہ کا ایک موضوع مقرر کیا جاتا ہے۔تمام تقاریر کا محور یہی موضوع ہوتا ہے۔

جلسہ تین دن کا ہوتا ہے۔ پہلے دن نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ جسکے بعد 'ہمارا جلسہ سالانہ از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام' کے موضوع پر درس ہوتا ہے۔نماز فجر کے بعد مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب گھانا کے احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہیں جلسہ کے حوالہ سے عمومی ہدایات دیتے ہیں۔

افتتاحی اجلاس میں ہمیشہ ملک کی کوئی اہم سیاسی شخصیت کو مہمان خصوصی کے طور پر بلایا جاتا ہے۔ ماضی میں گھانا کے تمام صدران مملکت اور ان کے نائب صدران ہمارے مہمان بن چکے ہیں۔ مکرم امیر جماعت احمدیہ مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہیں اور آنے والے مہمانوں کا تعارف کروایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ظہر اور عصر جمع کر کے ادا کی جاتی ہیں۔ دوپہر کے کھانے کے بعد ایک سیشن ہوتا ہے۔تیسرا سیشن نماز عشاء کے بعد ہوتا ہے جس میں تلاوت اور نظم کے بعد ایک یا دو تقاریر ہوتی ہیں۔

دوسرا دن عموماً جمعہ کا ہوتا ہے۔ پہلے سیشن کے بعد جمعہ کی تیاری کی جاتی ہے۔ نماز جمعہ کے وقت بڑا ہی پر کشش اور روح پرور نظارہ ہوتا ہے۔ گھانین احباب وخواتین سفید لباس زیب تن کرتے ہیں تا حد نظر سفید رنگ میں ملبوس فرشتوں کا گمان ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنایا جاتا ہے۔جس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت گھانا مقامی طور پر خطبہ جمعہ دیتے ہیں اس کے بعد دوسرا اور تیسرا سیشن جاری رہتا ہے۔ تیسرے دن تیسرا سیشن بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔جس کی صدارت مکرم امیر صاحب جماعت گھانا کرتے ہیں۔ جنرل سیکرٹری جماعت اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہیں مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کا تعارف کروایا جاتا ہے۔ تعلیمی میدان میں سبقت لے جانے والے طلباء کو میڈل پہنائے جاتے ہیں۔ ہر ریجن کے نمائندوں کو سٹیج پر بلاکر اپنی اپنی زبانوں میں نغمات گانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ خوب نعرے لگتے ہیں۔ مکرم امیر صاحب کا خطاب عمومی نصائح پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور اس سیشن کی اختتامی دعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوتا ہے۔

اگلے روز صبح نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ نماز فجر کے بعد احباب اپنی اپنی گاڑیوں، بسوں کے ذریعہ اپنے اپنے ریجنز کو عازم سفر ہوتے ہیں۔ بڑا دلکش نظارہ ہوتا ہے۔بسوں کی چھتوں پر سامان باندھا جاتا ہے۔ فلک شگاف نعرے بلند ہورہے ہوتے ہیں۔آئندہ سال ملنے کی امید کے ساتھ ایک دوسرے کو الوداع کیا جاتا ہے۔

جلسہ کی ایک ناقابل فراموش بات "نماز تہجد باجماعت" ہے ایک عجیب پرکیف نظارہ ہوتا ہے۔ ایک جم غفیر رات کے اندھیرے میں اپنے اپنے جائے نماز لئے نماز گاہ کی طرف جارہا ہوتا ہے۔ اندھیرے میں جلتے ہوئے قمقمے اور بلا کی خاموشی۔صرف امام کی خوبصورت قراءت سپیکرز کی مدد سے ہرسو پھیلتی ہوئی کانوں میں رس گھولتی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ یقیناً فرشتوں کا نزول ہورہا ہے اور وہ ان سربسجود اللہ کے عاجز بندوں پر رحمتیں نازل کررہے ہیں۔ ایسی پرسوز دعائیں ہیں جو یقیناً اللہ کے عرش کو ہلاکر رکھ دیں گی۔

جلسوں کے دوران کچن کا نظارہ اپنی کشش اور جاذبیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ گھانا کا مرکزی کچن مدعو مہمانوں اور مرکزی مہمانوں کے لئے کھانا بناتا ہے تاہم تمام ریجنز اپنا کھانا خود بناتے ہیں کچن میں جائیں تو ہر ریجن کی عورتیں پسینہ میں شرابور مگر چہروں پر مسکراہٹ سجائے اپنے کام میں جتی ہوئی ہیں اور اپنے ریجن کے افراد کے لئے کھانا تیار کر رہی ہیں۔ کچن جانے والے ان عورتوں کہ اس بے لوث جذبہء خدمت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

جلسہ کی ایک اور خاص بات حمدیہ نغمات ہیں۔ ان حمدیہ نغمات کا ایک خاص رنگ ہوتا ہے اپنی اپنی لوکل زبانوں میں اللہ اور اس کے رسول اور احمدیت کے حوالہ سے تیارشدہ نغمات گائے جاتے ہیں۔ یہ نغمات پورے پنڈال میں زندگی کی نئی روح پھونک دیتے ہیں۔ فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر لگتے ہیں۔سارے احباب حمدیہ نغمات الاپ رہے ہوتے ہیں۔ یہ نظارہ کچھ ایسا دلکش اور پر کیف ہوتا ہے جس کا بیان شاید میرے الفاظ نہ کرسکیں۔ یہ نغمات سامعین میں ایک جوش اور ولولہ بھر دیتے ہیں۔

جلسہ تو ہے ہی روحانی مائدہ تربیتی اور اصلاحی موضوعات پر محنت سے تقاریر تیار کی جاتی ہیں۔ بہترین مقررین کا انتخاب ہوتا ہے۔بعض تقاریر کا ساتھ ساتھ رواں ترجمہ ہوتا ہے لیکن بعض دیگر اہم تقاریر کا ایک سے زائد زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح جلسہ پر آنے والے تمام احباب اس روحانی مائدہ سے مستفید ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ گھانا کے وہ جلسے جن میں خلفاء احمدیت شامل ہوئے وہ تو جلسہ سالانہ کی تاریخ کا جھومر ہیں۔ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2008ء کے جلسہ سالانہ گھانا کے افتتاحی خطاب کے موقع پر ساری دنیا کو مخاطب کرکہ گھانین احمدیوں کی بعض خوبیوں کو سراہا۔ آپ نے فرمایا

’’میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ یہ جذبات، وفا اور محبت جو ہر چھوٹے بڑے کے چہرہ پر ہویدہ تھے میرے دل میں نہ صرف آپ کے لئے گہری محبت کا باعث بن گئے بلکہ میں تو دنیا کے دیگر ممالک کے احمدیوں کو بھی کہنے لگ گیا کہ خلافت کے ساتھ محبت کے گر سیکھنا ہیں تو گھانا کے احمدیوں سے سیکھیں۔ اس لئے اے گھانا کے احمدیو! میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے خلافت کے ساتھ اپنے پیمان کو پورا کردیا لیکن یاد رہے کہ شیطان ہمیشہ دو تعلقات کے درمیان دراڑیں ڈالنے کو تیار رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر اس تعلق کی حفاظت نہیں کی جاسکتی۔‘‘

پھر فرمایا:

’’افریقہ کے ساتھ میرے پہلے تعلق کے باعث میں نے ہمیشہ اہل غانا کی تعریف کی ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ میری حیثیت گھانا کے نمائندہ سفیر کی رہی ہے۔ میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ مجھے کبھی کسی گھانین سے شکایت نہیں ہوئی۔ میں نے ہمیشہ انہیں شریف النفس اور باوفا پایا ہے۔ اس لحاظ سے آج اگر میں ان کا مداح ہوں تو یہ ان کا حق ہے۔‘‘

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 16مئی تا 22 مئی 2008ء ص 11، 12، 16)

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ گھانا کے اخلاص اور محبت میں برکت ڈالے اور اسے خلافت کی ممد و معاون بنائے۔ آمین

ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر۔ تنزانیہ

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کا قیام اور جلسہ ہائے سالانہ کی مختصر تاریخ

مشرقی افریقہ

بنیادی طور پر مشرقی افریقہ تین بڑے ممالک پر مشتمل ہے جن میں کینیا، یوگنڈا اور تنزانیہ شامل ہیں۔ ان تینوں ممالک کے درمیان وکٹوریہ جھیل واقع ہے برلن کانفرنس 1884ء کے بعد کینیا اور یوگنڈا برطانیہ کے تسلط میں اور ٹانگانیکا جرمنی کی کالونی بنا۔ ٹانگانیکا پر جرمنوں کا راج 1919ء تک برقرار رہا۔ پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کی شکست کے بعد ٹانگانیکا بھی برٹش کالونی بن گیا۔ ان ممالک کو ساٹھ کی دہائی کے ابتدائی سالوں میں برطانوی تسلط سے آزادی ملی۔

کبھی اس زمیں کا مقدر اندھیرے
تجارت غلاموں کی کرتے وڈیرے
یہاں BAGAMOY میں تھے ان کے ڈیرے
لُٹا ہُن جب تو گئے سب لُٹیرے
مگر اب اُجالوں کے دن آ گئے ہیں
مسیح کے غلاموں کے دن آ گئے ہیں

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کا قیام

1895ء میں برطانوی حکومت کی طرف سے یوگنڈا ریلوے کے عظیم منصوبے کا اعلان کیا گیا۔ اس کے تحت بحرِ ہند کے ساحل پر واقع کینیا کے شہر ممباسا سے لیکر یوگنڈا تک قریباً ایک ہزار کلومیٹر لمبی ریلوے لائن بچھا کر باقاعدہ ریل کا نظام جاری کرنا تھا۔ اس سلسلے میں ہنر مند اور مزدور زیادہ تر ہندوستان سے لائے گئے۔ قریباً 37000 ہندوستانی اس منصوبے کو شروع کرنے کے لئے کینیا لائے گئے۔ اس عظیم منصوبے کی نگرانی ایک تجربہ کار سول انجینئر George Whitehouse کے سپرد کی گئی جس نے 1896ء کے شروع میں اس پر کام کا آغاز کیا۔

کینیا

کینیا مشرقی افریقہ کا وہ خوش قسمت ملک ہے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام آپ کی زندگی میں ہی پہنچ گیا تھا اور متعدد جماعتیں قائم ہو گئیں۔ چنانچہ حضرت منشی محمد افضل صاحب، حضرت صوفی نبی بخش صاحب، حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب رضی اللہ عنھم یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر کینیا کی بندرگاہ ممباسا پہنچے۔ کچھ ہی عرصہ بعد حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب گوڑیانوی (ملٹری میں) اور شیخ محمد بخش صاحب ساکن کڑیانوالہ، حضرت شیخ نور احمد صاحب جالندھری، حضرت شیخ حامد علی صاحب، حضرت حافظ محمد اسحاق صاحب بھیروی اور ان کے بھائی حضرت میاں قطب الدین صاحب بھی یوگنڈا ریلوے کے ملازم کی حیثیت سے ممباسا وارد ہوئے اور اس طرح کینیا مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی داغ بیل پڑی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب آف رنمل برٹش ملٹری میں کام کرتے تھے آپ مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اور دیگر احمدیوں کی تبلیغ کے نتیجے میں احمدی ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُنہوں نے اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کی کہ اس سے متاثر ہو کر آپ کے سگے بھائی حافظ روشن علی صاحب بھی حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے اور تاریخ میں حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے والوں میں حضرت پیر برکت علی صاحب بھی تھے۔

الحکم 10 اپریل 1901ء کے صفحہ 14 پر ممباسا کینیا کے مخلص احمدی احباب کی فہرست شائع ہوئی جس کے مطابق اس وقت جماعت ممباسا 50 احمدیوں پر مشتمل تھی۔

کینیا کا تعارف اور جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ

کینیا مشرقی افریقہ کا ایک اہم ملک ہے۔ اس کا کل رقبہ پانچ لاکھ اسی ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ اس کے مشرق میں صومالیہ، مغرب میں یوگنڈا، جنوب میں تنزانیہ اور شمال میں ایتھوپیا واقع ہے اور جنوب مغرب میں 1500 میٹر بلند سطح مرتفع ہے۔ چونکہ خط استوا ملک کے وسط میں سے گزرتا ہے اس لئے سارا سال موسم خوشگوار رہتا ہے۔ اس وقت کینیا کی آبادی تقریباً ساڑھے چار کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔ کینیا کا بلند ترین پہاڑ ماؤنٹ کینیا ہے جس پر سارا سال برف جمی رہتی ہے۔ کینیا کا دارالحکومت نیروبی ہے۔

کینیا میں پہلے مرکزی مبلغ کا تقرر

تاریخ احمدیت میں 1934ء کا سال ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس سال بدنام زمانہ دہشت گرد تنظیم مجلس احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف ہندوستان کے طول و عرض میں فتنہ فساد کی ایک خطرناک لہر اُٹھی ہوئی تھی۔ جماعت کو صفحہ ہستی کے مٹانے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے احمقانہ دعوے کئے جا رہے تھے۔ ان حالات میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ اولوالعزم امام نے اعلان کیا کہ دشمن ہمیں قادیان میں مارنا چاہتا ہے مگر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا جائے گا۔

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

حضرت مصلح موعودؓ کی ولولہ انگیز قیادت اور دور اندیشی اور زبردست حکمت عملی کی وجہ سے احرار کی تحریک زمیں بوس ہو گئی اور جانثاران مسیح محمدی کا قافلہ برق رفتاری سے آگے بڑھنے لگا۔

لُوٹنے نکلے تھے جو امن و سکون بے کساں
خود اُنہی کے لُٹ گئے حُسن و شباب زندگی

چنانچہ تحریک جدید کے نام سے ایک عظیم الشان عالمگیر تحریک کا آغاز کیا گیا۔ ان دنوں کینیا میں بھی جماعت کی مخالفت بڑی شدت سے جاری تھی۔ ہندوستان سے ایک بدزبان مولوی لال حسین اختر نے یہاں آ کر ایک طوفان بدتمیزی برپا کیا ہوا تھا۔ اس صورت حال میں جماعت نیروبی نے حضرت مصلح موعودؓ سے مرکزی مبلغ کے تقرر کی درخواست کی۔ حضور نے مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کا تقرر فرمایا۔ شیخ صاحب تعمیل ارشاد میں مؤرخہ 27 نومبر 1934ء کو پہلے مرکزی مبلغ کی حیثیت سے نیروبی پہنچے اور لال حسین اختر سے متعدد مناظرے کر کے اسے شکست فاش دی۔

یہ لعل و گہر احمدیت کے خادم
اُٹھا کر جو نکلے یہ ایماں کا پرچم
ہُوا لال اختر ذلیل اور نادم
مقابل پہ آیا نہ بلی گراہم
نگاہ طلب میں عجب بے بسی تھی
رُخ عجز پر آنسوؤں کی لڑی تھی

پس مشرقی افریقہ میں باقاعدہ تبلیغی مراکز کا قیام تحریک جدید کے ابتدائی پھلوں میں سے ایک پھل ہے۔

کینیا جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ:

کینیا جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ دسمبر 1957ء میں نیروبی میں منعقد ہوا۔ اس وقت مولانا عبدالکریم شرما صاحب امیر و مشنری انچارج تھے۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ ممباسہ سے تعلق رکھنے والے ایک نو احمدی عرب حسین صالح بھی اس میں شامل ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیا کے چالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت:

مؤرخہ 27 اپریل تا 8 مئی 2005ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیا کا دورہ فرمایا اور اس دوران کینیا کے دو روزہ چالیسویں جلسہ سالانہ میں بھی شرکت فرمائی۔ یہ جلسہ 28 اور 29 اپریل کو نیروبی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا انتظام مشن ہاؤس سے چند کلومیٹر پر واقع پارک لینڈ (PARK LAND) کے ایک سکول میں شامیانے لگا کر کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کی کاروائی براہ راست ایم ٹی اے پر نشر کی گئی جو ایسٹ افریقہ کی تاریخ میں پہلا واقعہ تھا۔ اس جلسہ میں کینیا کے نائب صدر عزت مآب موڈی آووری نے بھی شرکت کی۔ اس جلسے کی حاضری سات ہزار کے قریب تھی۔ جلسے میں ایتھوپیا، بوٹسوانہ، کونگو، صومالیہ اور زمبابوے سے وفود نے بھی شرکت کی اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

جلسہ سالانہ میں حضور کا افتتاحی خطاب

حضور صبح گیارہ بجے جلسہ گاہ تشریف لائے۔ اس سے قبل حضور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب کینیا نے کینیا کا قومی پرچم لہرانے کی رسم ادا کی۔

تلاوت نظم اور نائب صدر کینیا کے خطاب کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا اور احباب جماعت کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے نمازوں کی ادائیگی، ذکر الٰہی، والدین کا احترام، عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کیطرف توجہ دلائی۔ حضور نے ملازمت پیشہ اور دوسرے کام کرنے والوں کو محنت اور دیانتداری سے اپنے فرائض کی ادائیگی کی تلقین کی۔ اسی طرح حضور نے خواتین کو بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر زور دیا۔ بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ کوئی احمدی بچہ غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا اور جماعت اس کا خیال رکھے گی۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

حضور انور نے 29 اپریل کو نیروبی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو جلسہ سالانہ کینیا کا اختتامی خطاب بھی تھا۔ خطبہ میں حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 149 کی تلاوت فرمائی اور مسابقت الی الخیر کا مضمون نہایت دلکش انداز میں بیان فرمایا اور احباب جماعت کو نیکیوں میں سبقت لے جانے کی تلقین فرمائی خطبہ کے آخر پر حضور نے وفات پانے والے دو مرحومین مولانا محمد احمد جلیل صاحب اور اپنے بڑے بھائی مرزا ادریس احمد صاحب کا ذکر خیر فرمایا۔

کینیا کا آخری جلسہ سالانہ

کینیا کا آخری جلسہ جو منعقد ہوا وہ 2019ء کا ہے اور یہ جماعت کا 54 واں جلسہ سالانہ تھا بعض سالوں میں ملکی حالات کی وجہ سے جلسے منعقد نہیں ہو سکے تھے اور کرونا وائرس کی عالمی وبا کے پیش نظر گزشتہ دو سال کے جلسوں کا انعقاد نہیں ہو سکا۔ ابتداء سے لے کر آخری جلسے تک کینیا کے تمام جلسے نیروبی میں ہوئے

یوگنڈا

یہ رشک فلک ہے جمال آفریں ہے
یہ مہر درخشاں کی روشن جبیں ہے
اسے نہ کہو ظلمتوں کی زمیں ہے
اگر مجھ سے پوچھو تو خلد بریں ہے
جو ظُلمت کے دن تھے بدلنے لگے ہیں
اندھیروں سے سورج اُبھرنے لگے ہیں

یوگنڈا مشرقی افریقہ کا ایک خوبصورت ملک ہے۔ اس کا کل رقبہ دو لاکھ اکتالیس ہزار مربع کلومیٹر ہے اور آبادی ساڑھے چار کروڑ افراد پر مشتمل ہے۔ اس کے مشرق میں کینیا، شمال میں سوڈان، جنوب میں تنزانیہ اور مغرب میں کونگو ہیں۔ یوگنڈا کا صدر مقام کمپالا ہے۔

یوگنڈا میں جماعت کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے ذریعہ 1896ء میں پہنچا جو یوگنڈا ریلوے کے منصوبے میں ملازمت کی غرض سے یہاں تعینات ہوئے۔ اس طرح جماعت کا قیام ان صحابہ کی تبلیغ کے نتیجے میں عمل میں آیا۔

جماعت کے پہلے باقاعدہ مبلغ کی آمد

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو پورے مشرقی افریقہ کے مبلغ کے طور پر 1934ء میں نیروبی بھجوایا گیا تھا آپ نے کینیا کے ساتھ ساتھ یوگنڈا اور تنزانیہ کے بھی متعدد دورے کئے اور باقاعدہ جماعتیں قائم کیں۔

1947ء میں مولانا نور الحق انور صاحب کی بطور مبلغ یوگنڈا آمد ہوئی آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں شیخ ابراہیم توفا صاحب نے بیعت کر کے یوگنڈا کے پہلے لوکل احمدی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ یوگنڈا میں جن مرکزی مبلغین نے کام کیا ان میں مولانا جلال الدین قمر صاحب، حافظ بشیرالدین عبید اللہ صاحب، صوفی محمد اسحاق صاحب، سعید احمد اظہر صاحب، سید منصور احمد بشیر صاحب، مولانا عبد العزیز وینس صاحب اور مولانا طاہر محمود چوہدری صاحب کے نام نمایاں ہیں۔

یوگنڈا میں جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ

پہلا جلسہ 1984ء میں کمپالا میں واقع جماعت کے سکول بشیر ہائی سکول کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا اس جلسہ میں کل 150 افراد نے شرکت کی۔ یہ جلسہ مکرم مولانا جلال الدین قمر کے دور امارت میں ہوا۔ افسر جلسہ سالانہ الحاج شعیب نسیر اصاحب تھے۔

1985ء: محترم محمود بی ٹی صاحب کی امارت کے دوران اس سال جلسہ جنجہ شہر میں ہوا۔

1986ء اور 1987ء، 1988ء, 1989ء: ان چار سالوں میں بعض وجوہات کی بناء پر جلسہ نہیں ہوا۔

1990ء سے لیکر 2000ء تک کے تمام جلسہ ہائے سالانہ باقاعدگی سے کچھ کمپالا اور کچھ جنجہ میں منعقد ہوئے۔ خاکسار نے 1993ء سے لے کر 1998ء تک کا عرصہ امبالے یوگنڈا میں بطور ڈاکٹر انچارج احمدیہ میڈیکل ٹرمیں گزارا اور اس دوران ہونے والے تمام جلسوں میں شرکت کی۔ یہ جلسے محترم عبد العزیز وینس صاحب مرحوم کی امارت میں اور بعد ازاں محترم طاہر محمود چوہدری صاحب کے دور امارت میں منعقد ہوئے۔ سالانہ جلسوں کا یہ سلسلہ اپنی تمام برکتوں اور فضل خداوندی کے ظہور کے نظارے لئے 2020ء تک جاری رہا۔ اس دوران 2005ء میں وہ تاریخی جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے شرکت فرمائی۔

تاریخی جلسہ سالانہ یوگنڈا 2005

یوگنڈا کا یہ دو روزہ جلسہ سالانہ مؤرخہ 19 اور 20 مئی کو یوگنڈا کے خوبصورت شہر جنجہ میں منعقد ہوا۔ یہ شہر وکٹوریہ جھیل کے کنارے واقع ہے جہاں سے دریائے نیل کا آغاز ہوتا ہے جو یوگنڈا، سوڈان اور مصر سے ہوتا Mediterranean sea جا گرتا ہے

افتتاحی اجلاس سے حضور کا خطاب

حضور شام ساڑھے چار بجے جلسہ گاہ پہنچے۔ پرچم کشائی کی تقریب میں حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور یوگنڈا کا قومی پرچم امیر یٰسین ربانی صاحب نے لہرایا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا اور سورۃ الذاریات کی آیت نمبر 57 کی تشریح کرتے ہوئے انسانی پیدائش اور تخلیق کے مقصد کی پُرمعارف تشریح حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت اور شکرگزاری کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس ضمن میں حضور پُرنور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی

پیش فرمائے۔ یہ خطاب ٹیلیفون کے ذریعہ براہ راست ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔ اس جلسہ میں ساڑھے چار ہزار احباب نے شرکت کی۔

جلسہ سے حضور انور کا اختتامی خطاب

مؤرخہ 20 مئی کو حضور انور نے جلسہ گاہ تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں

شام ساڑھے چار بجے حضور انور دوبارہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور تلاوت و نظم کے بعد اختتامی خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حقوق العباد اور نظام جماعت کی پابندی، اطاعت اور فرمانبرداری پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور آپس کے جھگڑوں سے بچنے کی تلقین کی۔ خلافت اور نظام جماعت کی ہر حال میں پابندی کرنے اور جھوٹ سے بچنے کی نصیحت فرمائی۔

جلسہ سالانہ 2009ء (جلسہ گاہ کی تبدیلی)

جلسہ سالانہ میں شاملین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب کے دور امارت میں فیصلہ کیا گیا کہ جلسہ کسی وسیع جگہ پر کیا جائے۔ چنانچہ کمپالا سے 15 کلومیٹر دور ایک چھوٹے سے شہر سیٹا کا انتخاب کیا گیا جہاں جماعت کے پاس ایک وسیع رقبہ موجود ہے اور اس جگہ جامعہ احمدیہ بھی قائم ہے۔ چنانچہ 2009ء سے لے کر 2020ء تک کے تمام جلسے سیٹا میں ہی منعقد ہوئے۔ عنایت اللہ زاہد صاحب کے بعد مکرم افضال احمد رؤوف صاحب امیر رہے اور ان کے دور امارت کے تمام جلسے بھی سیٹا میں ہی ہوئے۔ 2016ء میں امارت جناب محمد علی کائرے صاحب کے سپرد ہوئی۔ آپ کے دور میں جلسہ سالانہ میں کافی وسعت پیدا ہوئی ہے۔

2017ء میں جماعت احمدیہ یوگنڈا نے پندرہ میں سے تیرہ ریجنز میں اپنا جلسہ بڑی کامیابی سے منعقد کیا۔ اس نئے انتظامی فیصلے کی وجہ سے مرکزی جلسے میں حاضرین کی تعداد بھی یکدم بڑھ گئی اور 2018ء کے جلسہ میں شاملین کی تعداد 10,000 سے بھی تجاوز کر گئی۔ اس جلسہ میں 1083 غیر از جماعت مہمانوں نے بھی شرکت کی اور 103 افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

یوگنڈا کا 32 واں جلسہ سالانہ 2020ء بمقام سیٹا

یہ جلسہ مؤرخہ 10 سے 12 جنوری بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں امیر صاحب گھانا جناب محمد بن صالح صاحب، امیر صاحب تنزانیہ جناب طاہر محمود چوہدری صاحب اور امیر صاحب کینیا جناب طارق محمود ظفر صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور جلسہ کے مختلف اجلاسوں کی صدارت بھی کی۔ تنزانیہ سے وفد کے ممبران کی تعداد 55 تھی۔ اس جلسہ میں شاملین کی تعداد 12,315 ریکارڈ کی گئی۔ اپنے حسن انتظام کی وجہ سے یہ یوگنڈا جماعت کی تاریخ کے بہترین جلسوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ میں 93 افراد بیعت کر کے سلسلہ

عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ گاہ کی تبدیلی کا نیا منصوبہ

جلسہ سالانہ کی بڑھتی ہوئی حاضری کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ جلسے کمپالا سے 70 کلومیٹر دور جماعت کے ایک وسیع رقبے پر منعقد ہوں گے۔ یہ زرعی زمین جس کا نام ربوہ رکھا گیا ہے قریباً پچھلے تیس سال سے جماعت کے پاس ہے اور یہاں مختلف پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے۔

تنزانیہ

یہ تنزانیہ سبزہ زاروں کا مسکن
نگاہوں میں ٹھہری بہاروں کا مسکن
رہ عشق میں جانثاروں کا مسکن
یہ امری عبیدی سے تاروں کا مسکن
ہے دارالسلام اس کے ماتھے کا جھومر
جسے دیکھنے کو ترستے ہیں اکثر

تنزانیہ کا پرانا نام ٹانگانیکا تھا۔ مشرقی افریقہ کے دوسرے دو ممالک کینیا اور یوگنڈا کے ساتھ اسے 1961ء میں برطانوی تسلط سے آزادی ملی۔ دارالسلام سب سے بڑا اور تجارتی مرکز ہے۔ تنزانیہ کا دارالحکومت ڈوڈوما ہے۔ دارالسلام سے 120 کلومیٹر دور بحر ہند میں واقع ایک مشہور جزیرہ زنجبار ہے۔ یہ جزیرہ 1963ء میں برطانیہ سے آزاد ہوا۔ 1964ء میں ٹانگانیکا اور زنجبار کا الحاق ہو گیا اور اس نئے ملک کا نام تنزانیہ رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس ملک کا نام ایک احمدی طالب علم محمد اقبال ڈار صاحب نے رکھا۔

(TANGANYIKA) اور (ZANZIBAR) کے پہلے تین تین حروف لئے اپنے نام اقبال کا پہلا حرف ''آئی'' اور احمدیہ کا پہلا حرف ''اے'' لیا۔ اس طرح تنزانیہ کا نام بنا۔

تنزانیہ کا کل رقبہ 947,303 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کے شمال میں یوگنڈا، شمال مشرق میں کینیا، مشرق میں بحر ہند، جنوب میں موزمبیق اور ملاوی جبکہ کونگو مغرب میں واقع ہے۔

تنزانیہ کی آبادی قریباً ساڑھے پانچ کروڑ ہے۔ عیسائی 60٪ جبکہ مسلمان 40٪ ہیں (گو کہ اس میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے) تنزانیہ میں دنیا کا سب سے بڑا نیشنل پارک (سیرنگیٹی) بھی ہے اور افریقہ کا بلند ترین پہاڑ (کیلمنجارو) ہے جس پر گلیشئر موجود ہے۔ دنیا بھر سے سیاحوں کی بڑی تعداد اسے دیکھنے آتی ہے۔

تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کا قیام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی مشرقی افریقہ میں آمد کا سال 1896ء ہے۔ اگرچہ یہ صحابہ کینیا کے ساحلی شہر ممباسہ میں وارد ہوئے مگر ان کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں یوگنڈا اور ٹانگانیکا میں بھی احمدیت کا نفوذ ہوا۔ دارالسلام، ٹبورہ اور زنجبار میں احمدی جماعتیں بھی قائم ہو گئیں مگر یہ تمام احمدی ہندوستانی اور یجن تھے۔ مقامی افریقن باشندوں میں 1936ء تک جماعت کا پھیلاؤ نہ ہو سکا تھا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ کینیا کے دارالحکومت نیروبی میں جماعت کی شدید مخالفت کے پیش نظر جماعت کینیا کی درخواست پر حضرت مصلح موعودؓ نے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو مشرقی افریقہ کے پہلے مرکزی مبلغ کے طور پر نیروبی بھجوایا۔ غالباً 1935ء کے آخر یا 1936ء کے شروع میں آپ نیروبی سے ٹانگانیکا کے شہر ٹبورہ تشریف لائے اور کچھ ماہ قیام کیا۔ ٹبورہ میں شیخ صاحب کی تبلیغ کے نتیجے میں احمدیت مقامی افریقن باشندوں میں پھیلنا شروع ہوئی۔ مکرم سلیمان کاگونجو جن کا تعلق ''بوکوبا'' سے تھا احمدی ہونے والے پہلے فرد تھے۔ ابتدائی احمدیوں میں مکرم امری عبیدی صاحب کا نام بھی شامل ہے جو نومبر 1936ء میں احمدی ہوئے جب وہ ایک طالب علم تھے۔ بعد ازاں مزید مرکزی مبلغین کی آمد سے ٹانگانیکا کے مختلف شہروں میں جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ 1961ء میں ٹانگانیکا کو آزادی ملی تو اس نئے آزاد ملک (تنزانیہ) کے لئے مولانا محمد منور صاحب کو امیر و مبلغ انچارج بنایا گیا۔

جغرافیائی اور انتظامی طور پر تنزانیہ کو اکتیس صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب صوبوں میں مضبوط، مخلص اور فعال جماعتیں قائم ہیں۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے ساتھ اور بعد میں جن مرکزی مبلغین نے کام کیا ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: مولانا محمد منور صاحب، مولانا عنایت اللہ احمدی صاحب، مولانا عبدالکریم شرما صاحب، مولانا جلال الدین قمر صاحب۔ مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب، مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب، وسیم احمد چیمہ صاحب۔

ٹبورہ، نیروبی، کمپالا صدا دیں
یہاں نقش ہیں شیخ صاحب کی یادیں
جلال و جمیل و منور کی باتیں
کہیں شیخ شرما کے دل کی مرادیں
ادھر تھے عنایت و فضل الٰہی
تو جنجہ میں منصور و اسحاق صوفی

تنزانیہ میں جلسہ سالانہ کی مختصر تاریخ

تنزانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ مولانا محمد منور صاحب کی امارت میں 1969ء کو مسجد سلام دارالسلام میں ہوا۔ اس جلسہ میں پچاس افراد نے شمولیت کی۔ چونکہ تنزانیہ رقبے کے لحاظ سے بہت وسیع ملک ہے اور غربت کی وجہ سے دور دراز کے علاقوں سے دارالسلام آنا بہت مشکل ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ جلسہ سالانہ مختلف صوبوں میں منعقد کیا جائے گا تا کہ جماعت کے تمام افراد جلسہ کی برکات سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

جلسہ RUFIGI
(1974ء)

یہ جلسہ سالانہ تنزانیہ کے ریجن روفیجی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ایک غیر از جماعت نے چاقو سے مولانا جمیل الرحمان رفیق امیر و مشنری انچارج پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کی مگر احباب جماعت نے یہ کوشش ناکام بنا دی۔ اس کے بعد سے جلسہ کی سیکورٹی پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

ٹبورا ریجن کا جلسہ 1980ء۔ قبولیت دعا کے نتیجے میں بارش کا نشان

ٹبورا کو مشرقی افریقہ کی تاریخ احمدیت میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے نیروبی سے ٹانگانیکا آ کر یہاں مشن ہاؤس قائم کیا اور منظم تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں کثرت سے لوکل افریقنوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا اور جماعتیں قائم کیں۔ 1944ء میں یہاں بڑی خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی (مسجد فضل)۔

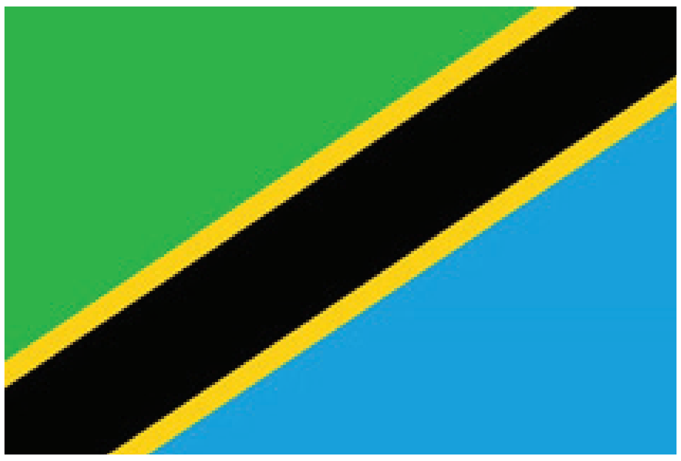

جماعت کی طرف سے یہاں ایک سکول بھی کھولا گیا۔ مولانا عنایت اللہ احمدی صاحب نے بھی لمبا عرصہ یہاں خدمات سرانجام دیں۔ ٹبورا میں احمدیہ پرنٹنگ پریس بھی قائم کیا گیا جس میں جماعت کا مشہور سواحیلی اخبار ''ملینزی یا منگو'' شائع ہونا شروع ہوا۔

1980ء کا جلسہ سالانہ ٹبورا میں منعقد ہوا۔ اس سال تنزانیہ میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی تھی۔ شاملین جلسہ کو خوراک اور پانی کے حصول کے لئے سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلے روز پانی ایک غیر از جماعت کے کنوئیں سے لیا گیا مگر لوگوں کی کثرت دیکھ کر کنوئیں کے مالک نے پانی دینے سے انکار کر دیا۔ صورت حال بہت تشویشناک تھی۔ جلسہ سالانہ میں شامل مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان پانی کی تلاش میں ادھر ادھر پھرتے رہے مگر سب نے پانی دینے سے انکار کر دیا۔ اس نازک صورت حال میں امیر صاحب مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے احباب جماعت کو اکٹھا کیا اور بارش کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ یہ پرسوز دعا چالیس منٹ تک جاری رہی۔ رات کا وقت تھا یکدم بادل نمودار ہوئے اور اس شدت سے باران رحمت برسا کہ تمام کنوئیں پانی سے بھر گئے اور وہ لوگ جنہوں نے عشاقان مسیح موعود علیہ السلام کا پانی بند کیا تھا خود چل کر آئے کہ ان کے کنوؤں سے پانی لے لیا جائے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

اس کے بعد متعدد جلسہ ہائے سالانہ تنزانیہ مختلف ریجنز میں ہوتے رہے۔ خاکسار نے ستمبر 1999ء کے آخری ہفتے میں تنزانیہ پہنچ کر احمدیہ میڈیکل ٹرمورو گورو کا چارج لیا تھا۔ چنانچہ پچھلے اکیس سال کے قریباً تمام جلسوں میں شرکت کا موقع ملا۔ سوائے 2003ء کے جلسے کے جو محترم فیض احمد زاہد صاحب کے دور امارت میں مورو گورو میں ہوا باقی تمام جلسے دارالسلام میں ہی ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے لئے مستقل جگہ کی خرید

جلسہ سالانہ میں شاملین کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے جلسہ کا انعقاد مسجد سلام میں ہونا ممکن نہ رہا۔ اس کے لئے ہر سال موزوں جگہ کی تلاش کی جاتی اور بھاری رقوم دے کر چند روز کے لئے کرایہ پر جگہ حاصل کر کے جلسہ منعقد کیا جاتا۔ محترم مظفر احمد درانی صاحب کے دور امارت میں جلسے مسجد سے ملحقہ نازی موجا گراؤنڈ میں ہوتے رہے۔ 2002ء کے جلسہ سالانہ میں نائب صدر مملکت ڈاکٹر علی محمد شین نے شرکت کی۔ 2004ء کا جلسہ مکرم فیض احمد صاحب کے دور میں ''سابا سابا'' گراؤنڈ کے ہال میں ہوا جس میں تنزانیہ کے وزیر اعظم فریڈرک سمیا نے شرکت کی۔ ان جلسوں کے لئے جگہ کے حصول کے لئے ہر سال بہت مشکل پیش آتی۔ بعض دفعہ جلسہ سے چند روز قبل انکار کر دیا جاتا اور اجازت کے حصول کے لئے متعلقہ حکام کے دفاتر کے چکر لگانے پڑتے۔ یہ بہت تکلیف دہ صورت حال تھی۔ 2005ء میں محترم علی سعید موسے (تنزانین) امیر مقرر کئے گئے۔ آپ کے دور میں مسجد سلام سے 35 کلومیٹر دور قریباً چالیس ایکڑ

رقبہ خریدا گیا۔ اس علاقے کا نام ''کیتونگا'' ہے 2007ء سے لے کر اب تک کے تمام جلسہ سالانہ اس جگہ منعقد ہوئے۔ اس طرح ہر سال کی شدید ذہنی اذیت اور بھاری رقوم جو کرایہ میں دی جاتی تھیں ان کی بچت ہوگئی۔

2005ء کا تاریخی جلسہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ میں شرکت

اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1988ء میں تنزانیہ کا دورہ فرمایا تھا اور یہ کسی بھی خلیفہ کا پہلا دورہ تھا جو سرزمین تنزانیہ کے لئے برکت کا موجب ہوا۔لیکن حضورؒ کے اس دورہ میں سالانہ جلسہ کا انعقاد پروگرام میں شامل نہیں تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 مئی تا 17 مئی 2005ء تنزانیہ کا دورہ فرمایا اور جلسہ سالانہ میں تین خطابات فرمائے۔ یہ جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 37 واں جلسہ سالانہ تھا۔ اس جلسہ کا انعقاد نازی موجا گراؤنڈ میں کیا گیا تھا اور مرد اور خواتین کے لیے دو علیحدہ علیحدہ مارکیاں لگائی گئیں تھیں۔

افتتاحی خطاب

حضور انور نے صبح دس بجے جلسہ گاہ سے باہر لوائے احمدیت اور امیر صاحب تنزانیہ نے قومی پرچم لہرایا۔

تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے انگریزی میں خطاب فرمایا جس کا رواں ترجمہ علی سعید موسے صاحب نے کیا۔حضور انور نے اپنے خطاب میں تقویٰ اختیار کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ افراد جماعت کو آپس میں اتحاد اور محبت سے رہنے کی نصیحت فرمائی۔اس ضمن میں حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات بھی پڑھ سنائے۔

اس جلسہ میں ملاوی۔ برونڈی کے علاوہ زیمبیا سے 48 افراد کا قافلہ زیمبیا کے امیر مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب کی قیادت میں جلسہ میں شریک ہوا۔

جلسہ کا دوسرا اور آخری روز

مؤرخہ 10 مئی کو صبح دس بجے حضور انور نے لجنہ اماء اللہ سے ان کی مارکی میں خطاب فرمایا۔حضور انور نے سورۃ الممتحنۃ کی آیت نمبر 13 کی تلاوت فرمائی اور اس میں بہت اعلیٰ صفات کی حامل عورتوں کی خصوصیات بیان فرمائیں۔ نیز حضور انور نے عورتوں کو بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

خواتین کے اس جلسہ اور خطاب کی خاص بات یہ تھی کہ یہ خطاب شدید بارش میں ہوا جبکہ جلسہ گاہ پانی سے بھر گیا اور شامیانے ٹپکنے لگے مگر عشق وفدائیت اور انہماک اور محبت خلافت کی وجہ سے ایک بھی عورت اپنی جگہ سے نہ ہلی۔حضور انور نے بھی اس نظارے کو محسوس کیا اور بعد میں کئی مواقع پر اس کا بہت عمدہ رنگ میں ذکر فرمایا۔

اختتامی خطاب

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس روز رات بھر اور صبح سے لگاتار شدید بارش کے باعث جلسہ گاہ پانی سے بھر گیا اور عملاً جلسہ کا انعقاد ناممکن ہوگیا۔ چنانچہ ہنگامی طور پر اسماعیلی کمیونٹی کا ہال کرایہ پر حاصل کیا گیا اور حضور انور کا اختتامی خطاب اس ہال میں ہوا۔ اس اختتامی اجلاس

HUZUR ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز during the one of the Region's visit in Uganda (2005)

HUZUR ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ADDRESSING THE JALSA SALANA AT DAR ES SALAAM ,TANZANIA (2005)LANGAR KHANA AT JALSA SALANA KENYA

50TH JALSA SALANA TANZANIA 2019

کی حاضری دس ہزار تھی۔ انتہائی خراب موسم کے باوجود جس جذبے اور شوق سے افراد جماعت نے اس اختتامی اجلاس میں شرکت کی وہ سب کے لئے حیران کن بات تھی

تلاوت اور نظم کے بعد حضرت اقدس نے احباب جماعت کو فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے حوالے سے نیکیوں میں سبقت لے جانے کی تلقین فرمائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حدیث ''اَلْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ'' کی پُر معارف تشریح فرمائی۔حضور انور نے دعوت الی اللہ پر زور دیا اور حدیث ''حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ'' کے مطابق تنزانیہ کے احمدیوں کو اپنے وطن سے محبت کرنے اور محنت سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔اس جلسہ میں 255 افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے الحمد للہ۔

تنزانیہ جماعت کا پچاسواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ تنزانیہ کا پچاسواں جلسہ سالانہ مؤرخہ 27 تا 29 ستمبر 2019ء کو جماعت کے اپنے ملکیتی رقبہ ''کیتونگا'' میں محترم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مبلغ انچارج کی قیادت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شاملین کی تعداد سات ہزار تھی۔ کینیا، یوگنڈا اور پاکستان سے وفود نے شرکت کی۔ سابق امیر تنزانیہ مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے مع اپنی اہلیہ صاحبہ نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اس جلسہ میں مجلس خدام الاحمدیہ نے خون کی 112 بوتلیں نیشنل بلڈ بنک کو مہیا کیں۔

HUZUR ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ADDRESSING THE JALSA SALAN AT JINJA ,UGANDA (2005)

HUZUR ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز INSPECTING THE LANGAR KHANA AT JALSA SALANA KENYA

50TH JALSA SALANA TANZANIA 2019

کرونا کی عالمی وبا کی وجہ سے 2020ء میں جلسہ کا انعقاد نہیں ہو سکا تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مشرقی افریقہ میں جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے اور تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ الحمد للہ

جو اب آ کے دیکھیں کمال آ گیا ہے
رُخِ احمدی پر جمال آ گیا ہے
محبت میں رنگ بلال آ گیا ہے
عَدُو کی انا کو زوال آ گیا ہے
اُٹھایا گیا فرق سب من و تُو کا
حوالہ بدلنے لگا رنگ و بُو کا
نگاہوں میں رنگ آتے جاتے رہیں گے
مئے عشق پیتے پلاتے رہیں گے
محبت کے نغمات گاتے رہیں گے
سردار ہم مسکراتے رہیں گے
نگاہوں سے چلمن اُٹھا کر تو دیکھو
کبھی موروگورو میں آ کر تو دیکھو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق اور خدمت گزاروں کی روح القدس سے مدد فرمائے اور اس سرزمین کو اسلام اور احمدیت کے نور سے منور کر دے آمین

مبارک احمد منیر۔ مبلغ سلسلہ برکینا فاسو

جلسہ سالانہ کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی برکات ہم اکثر دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی گھر میں داخل ہونے سے ہم بہت سے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کی آمد نے جہاں ہمارے لیے روحانی ترقی کے سامان پیدا کیے ہیں وہاں عالمی امن اور مختلف قوموں کو جوڑنے کے سامان بھی پیدا کر دئے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ایسے پودے کا بیج بویا گیا جس کی جڑیں بہت مضبوط ہیں۔ جماعت احمدیہ کے قیام کے آغاز میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1891ء میں جلسہ سالانہ کا آغاز کیا چنانچہ پہلے سال صرف 75 افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27 دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان کو بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھادینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہ کوشش کی جائے گی اور روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔‘‘

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351 تا352)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس جلسہ کی بنیاد 1891ء میں رکھی اس کی شاخیں اب دنیا کے دور دراز ملکوں تک پھیل چکی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہرسال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ کاانعقاد کیا جاتا ہے۔اور اس میں لاکھوں کی تعداد میں افراد جماعت مختلف اقوام اور ملکوں سے شامل ہوتے ہیں۔جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لیےلوگ باقاعدہ تیاری کرتے ہیں خاص طور پر جلسہ سالانہ یوکے اور جلسہ سالانہ جرمنی میں پوری دنیا سے لوگ شامل ہوتے ہیں، کیونکہ ان جلسوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شامل ہوتے ہیں اور احمدیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

کورونا وائرس کی وجہ سے پچھلے سال سے تمام دنیا میں جماعتی سرگرمیاں متاثر ہوئی ہیں خاص طور پر جلسہ سالانہ نہ ہونے کی وجہ سے تشنگی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال 3 تا 5 اپریل 2021ء کو جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو برکینا فاسو میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لیے ایک لمبی پلیننگ کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کو کامیاب بنانے کے لیے سینکڑوں خدام دن رات ایک کر دیتے ہیں۔ یہی نظارہ برکینا فاسو کے جلسہ میں بھی دیکھنے کو ملا۔ جلسہ کی کامیابی کے لیے جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے طلبأ نے بہت جانفشانی سے دن رات ایک کر کے جلسہ کے انتظامات کیے۔ برکینافاسو کاموسم انتہائی گرم ہوتاہے اور آج کل درجہ حرارت 43ڈگری تک چلا جاتا ہے۔اس شدید گرمی میں کام کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ یہ ایسے فدائی لوگ ہی کر سکتے ہیں جن کے ایمان کی گرمی اس گرمی پر حاوی ہوجائے۔ وقارعمل کے دوران بہت دفعہ دل میں خیال آتا رہا کہ کیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے دور دراز علاقوں میں بسنے والے افراد کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے کوئی بینن سے ہے، کوئی مالی سے ہے، کوئی نائیجر سے ہے، کوئی کانگو کنشاسا سے ہے، اور کوئی کانگو برازاویل سے ہے لیکن سب کا مقصد ایک ہے یعنی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

ہم اگر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی تمام دلیلیں ایک طرف رکھ دیں اور صرف اس عظیم الشان تبدیلی کو ہی لے لیں تو یہ سب پر بھاری ہے کہ مختلف قوموں کو بغیر رنگ ونسل کے ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ وقارعمل کرتے ہوئے ایک طالب علم نے خاکسار سے کہا کہ ’’وقارعمل ہمارے خون میں شامل ہوگیا ہے‘‘۔ دنیادار تو ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کے لیے پیسے لیتے ہیں تو پھر کیسے ممکن ہوا کہ ایک جامعہ کا طالب علم ایک خادم احمدیت اس بات پر راضی ہوگیا کہ شدید گرمی میں مزدوروں کی طرح کام بھی کر رہا ہے نعرہ بھی لگا رہاہے اور اس پر خوش بھی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔یقیناً یہ عظیم الشان تبدیلی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔

خاکسار نے کبھی نہیں دیکھا کہ جامعۃ المبشرین کے طالب علم نے کبھی بھی منہ سے کوئی لفظ نکالا ہو کہ اب وہ تھک گیا ہے اب اس سے اور کام نہیں ہوگا۔ خاکسار کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کیسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں کو پھیرتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا کہ يَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اس کا نظارہ ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ کیسے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو خادم دین میسر کرتا ہے جو بغیر کسی اجرت کے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کام کیے چلے جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ شروع ہونے سے ایک دن پہلے تمام طلباء سارا دن کام کرتے رہے۔ اور عشاء کی نماز کے بعد کچھ کو تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آ گئی۔ اس موقع پر جب کہ اگلے دن جلسہ تھا اور کام کافی تھا بینرز لگانے تھے اور کچھ اور بھی کام تھے، خاکسار نے جب ایک گروپ کو بلوایا تو کچھ دیر میں حاضر ہوگئے اور رات دو بجے تک کام کرتے رہے۔ ہم اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں سارا دن بغیر آرام کے دھوپ میں کام کرنے کے بعد جب انسان سوتا ہے تو کتنی مزے کی نیند آتی ہے اور اگر اس وقت اٹھایا جائے تو انسان کی کیا حالت ہوگی۔لیکن کیا کمال کا جذبہ ہے کہ اسی وقت حاضر ہیں اور رات دیر تک کام کرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزاء دے۔ آمین ثم آمین

جلسہ سالانہ کی برکات بے شمار ہیں۔جلسہ سالانہ پر آنے والے ایمان کو تازہ کرتے ہیں۔ اپنے پرانے دوستوں کو ملتے ہیں،جماعت احمدیہ کے نظام کو سمجھتے ہیں۔ غیر احمدی جب بھی جلسوں میں شامل ہوتے ہیں تو ان کے لیے اسلام کی یہ تصویر انتہائی دلکش اور خوبصورت ہوتی ہے۔بہت سے لوگوں کے دل صاف ہوجاتے ہیں۔ جلسہ سالانہ برکینا فاسو میں غیراحمدی احباب کا شامل ہونا انتہائی بابرکت ہوتا ہے۔ اس سے کئی لوگ احمدیت کی آغوش میں آجاتے ہیں۔ ایک بڑی تعداد میں لوگ جو جماعت کے خلاف بغض رکھتے ہیں جلسہ میں شامل ہونے کے بعد ان کے دلوں میں احمدیت کی محبت کا دیا جل جاتا ہے۔ کئی دفعہ دیکھنے میں آیا کہ ایک غیراحمدی جو جماعت کاانتہائی مخالف تھاجب جلسہ سالانہ میں شامل ہواتو اس کی سوچ یکسر تبدیل ہوگئی اور اس نے احمدیت کی مخالفت چھوڑ دی۔ اس دفعہ بھی دو افراد نے جلسہ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آنا اپنے لیے قبول کیا اور اس پاک روحانی چار دیواری میں شامل ہوگئے۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

جلسہ کے دوران جب نعروں کی آواز پورے پنڈال میں گونجتی تھی اور اس کے جواب میں جب حاضرین نعرہ لگاتے تھے تو وجد طاری ہوجاتا تھا۔ جلسہ کے اختتام پر مختلف قوموں کے لوگ کلمہ طیبہ پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت ہر بندہ کی زبان پر جاری تھی دل اس سرور کو بیان نہیں کرسکتا۔ ایسے لگتا تھا جیسے فرشتے ان عاشقان مسیح موعود کو اپنے حصار میں لیے ہوئے ہیں۔سب کی زبان پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ جاری تھا۔ یقیناً یہ نظارہ غیر احمدی احباب کے لیے بھی عجیب نظارہ تھا۔ کیونکہ انھوں نے اس سے پہلے اس طرح کا خوبصورت دلکش روحانی ماحول نہیں دیکھا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکساری اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور وہ دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں‘‘

(شہادۃ القرآن،روحانی خزائن جلد 6 صفحہ نمبر 394)

جلسہ کے اختتام پر ایک عجیب سی اداسی چھاجاتی ہے کیونکہ سب دوست احباب رخصت ہو رہے ہوتے ہیں لیکن ایک نئے جذبہ کے ساتھ اور ایک نئے ایمان کے ساتھ ان کی واپسی ہوتی ہے اور اس وعدہ کے ساتھ واپسی ہوتی ہے کہ اگلے سال پھر جلسہ میں حاضر ہونگے اور ان تین دنوں میں خوب برکات سمیٹیں گے۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں جلسہ سالانہ کی برکات حاصل کرنے کی توفیق ملے۔ آمین ثم آمین۔

جلسہ سالانہ کے ثمرات

؎ آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خُدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۲﴾

(اٰلِ عمران: 192)

(ترجمہ) وہ (عقل مند) جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے (رہتے) ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور وفکر سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس (عالم) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

اجتماعی شکل میں قیام وقعود جو محض للّٰہی رضاجوئی کے لئے ہو وقت کا بہترین مصرف اور عذابِ الٰہی سے ڈھال ہے۔ جلسہ سالانہ اجتماعی ذکرِ الٰہی کا ایک روح پرور اور وجد آفریں نمونہ پیش کرتا ہے۔ رات کے پچھلے پہر کی رحمت بار فضاؤں میں دسمبر کی شدید سردی میں فرزانے اپنے گرم بستر چھوڑ کر کم عمر بچوں کو ساتھ لے کر نماز تہجد کے لئے مساجد اور جلسہ گاہ کی طرف رواں ہو جاتے ہیں۔ قرآنی دعاؤں اور درود وسلام کی دھیمی دھیمی آوازیں تیز تیز اُٹھتے ہوئے قدموں کی چاپ کے ساتھ مل کر عجیب سماں پیدا کرتی ہیں فرشتے نور کی بارش برساتے ہیں۔ ساری بستی اذانوں کی دلکش آوازوں سے گونجنے لگتی ہے۔ آسمان کی وسعتوں تک فضاؤں میں تموج پیدا ہوتا ہے۔ خلیفۂ وقت کی اقتداء میں باجماعت نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ درس القرآن کا دور چلتا ہے۔ دن رات ذکر الٰہی اور ذکرِ رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے منور ہوتے ہیں۔ تین دن کا روحانی ریفریشر کورس لقائے الٰہی کے حصول کی راہوں کو روشن کرتا ہے۔

حضرت مُصلح موعودؓ کا ارشادِ گرامی ہے:

’’انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کے ذِکر کو بلند کرنے کی مثالیں تو ہر جگہ مل جاتی ہیں مگر اتنی کثرت کے ساتھ جماعتی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اسلام کے نام کو بلند کرنے کے لئے جمع ہونے کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی‘‘

(المصلح یکم جنوری 1955ء)

حضرت اقدس محمد ﷺ کی درجِ ذیل حدیث ہمارے لئے ’بفضلِ الٰہی‘ بڑی خوشخبری ہے کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث مبارکہ کے مصداق جماعت احمدیہ کے جلسے اور اجتماعات ہی ہیں۔

لَایَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ۔

(صحیح مسلم)

(ترجمہ) جو جماعت ذکر الٰہی کے لئے جمع ہوتی ہے ان پر فرشتے آسمان سے نازل ہو کر ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اس میں شرکت کرنے والے (خوش نصیبوں) کے گرد اگرد آ جاتے ہیں۔ اللہ کی رحمت اُن (خوش نصیبوں) پر چھا جاتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

جماعتی طور پر روحانیت اور تقویٰ کے معیار میں بلندی کے حصول کے لئے جلسہ سالانہ اَن گنت برکات کا حامل ہے سب سے بڑا ثمر مامور من اللہ کی دعائیں ہیں۔ مامور خدائی حکم کے تحت مانگتا ہے اور جو دعائیں خدائی حکم کے تحت مانگی جائیں وہ پہلے سے ہی مقبول ہوتی ہیں اور دائمی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔ وہ انقلاب آفریں ہوتی ہیں اور متبعین کو فائز المرام کر دیتی ہیں۔ نسلاً بعد نسلٍ اپنی آنکھوں سے دعاؤں کی قبولیت دیکھتے ہوئے فدائیانِ احمدیت اپنے ایمان میں تازگی محسوس کرتے ہیں جو بیج امام آخر زماں کے ہاتھوں بوئے گئے آج سدا بہار باغ کی طرح ثمردار ہیں۔ جماعت کی بتدریج ترقی اُسی فانی فی اللہ کی دعاؤں کا معجزہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر افتتاحی اور اختتامی دعا کے علاوہ بھی بہت سے مواقع مل کر دعا کرنے کے میسّر آتے ہیں۔ لاکھوں کے مجمع میں کوئی دین کی ترقی، کوئی عاقبت کی خیر، کوئی بچوں کی کامیابی، کوئی بیماروں کی صحت، کوئی اولاد، کوئی دیگر مشکلات کے حل کے لئے دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ یہ ساری دعائیں مل کر عرش پر جاتی ہیں تو دعائیں سننے والا خدا قبولیت کے در کھول دیتا ہے پھر ان مانگنے والوں کی الگ الگ دعا ہر ایک کے حق میں قبول ہو جاتی ہے۔

اِن دعاؤں سے زندہ احباب ہی فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ فیضان کی یہ جاری و ساری نہر وفات یافتگان کو بھی سیراب کرتی اور اُن کی بلندی درجات کا باعث بنتی ہے۔ جلسوں میں معمولاً دورانِ سال وفات پانے والوں کے لئے دعا ہوتی ہے۔ بہشتی مقبرہ میں غیر معمولی دعاؤں کے سیلاب کا بہاؤ رہتا ہے۔ افراد روزانہ ان مقابر کی زیارت اور دعا کے لئے جوق در جوق آتے ہیں۔ اُن کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ میں ہر وفات یافتہ بلا تخصیص شامل ہوتا ہے۔ آنحضورؐ کا قبرستانوں میں جاتے رہنے کا ارشاد صحیح معنوں میں یہیں تعمیل پذیر ہوتا ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان اور ربوہ پُر درد دعاؤں سے مہکتا رہتا ہے۔ فضائیں کسی اور ہی پُرسکون جہاں کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ یہی کشش کشاں کشاں زائرین کا ہجوم مجتمع رکھتی ہے۔ لوگ دوران سال وفات پانے والوں کے اعزاء سے مل کر اُن کا دُکھ بانٹتے ہیں اور دیگر مسائل کے حل میں مدد دیتے ہیں۔

باہمی تعارف، میل ملاقات، خلا ملا، علیک سلیک اور دید وادید سے للّٰہی محبت کے نظاروں کا ایک نیا جہاں آباد ہو جاتا ہے جس کی بنیادیں ٹھیٹھ دینی اقدار و روایات پر استوار ہیں۔ تفرقوں عناد اور نفرتوں کے بواعث اپنی موت آپ مرنے لگتے ہیں۔ احمدیت کی چھاپ زمین کے ہر حصے، کنارے میں بسنے والوں پر ایک سی ہوتی ہے۔

مرکز میں مشرق مغرب شمال جنوب سے آنے والے ایک خاندان کی طرح رہتے ہیں۔ رنگ ونسل کے امتیازات مسیحِ وقت کی چھتری کے نیچے آنے سے کم ہوتے ہوئے معدوم ہو گئے۔ سب کا رُخ تقویٰ کی طرف مُڑ گیا ہے۔ چشمِ تصور آنے والے یک رنگ دینی معاشرے کی جھلک جلسہ ہائے سالانہ پر دیکھی جا سکتی ہے۔ مرکز سے تربیت یافتہ مربیان زمین کے کناروں تک پہنچتے ہیں مگر وہ اتنی تعداد میں نہیں ہوتے کہ ہر ملک میں پہنچ کر اُن کو اسلامی معاشرے کا اصل نمونہ دکھا سکیں۔ جلسہ سالانہ کی شکل میں ایسا انتظام ہو گیا ہے کہ مختلف نسلوں، رنگوں، قومیتوں اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے احباب اپنے اپنے ملکی لباس، بولیوں اور شکل و شباہت کے ساتھ مرکز میں آئیں اور بچشم خود دیکھیں کہ الٰہی جماعتیں کیسی ہوتی ہیں پھر یہ طیور اُڑ کر واپس اپنے مساکن میں جائیں تو ایسی خوشبو ساتھ لے جائیں جو اُن کا ماحول معطر کرتی رہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں اس طرح یکجا ہونے سے یکرنگ، یک رُخ اور یک جہت معاشرہ جنم لیتا ہے۔

پُرانے تربیت یافتہ افراد کی تربیت اور صحبت سے نو واردان شعوری اور غیر شعوری طور پر بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں۔ اُن بزرگوں سے ملتے ہیں جن کے کارناموں کے متعلق کبھی سُنا یا پڑھا ہوتا ہے۔ آغوش احمدیت میں ایک سی اقدار نمو پاتی ہیں اور جماعت روحانی لحاظ سے سیسہ پلائی دیوار کی طرح مضبوط و مستحکم ہوتی ہے۔ نئے سماجی تعلقات جنم لیتے ہیں، نئے رشتے ناتے استوار ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر کثیر تعداد میں نکاح شادیاں برکات کا نیا باب کھولتی ہیں۔

سالانہ جلسوں میں مستقبل میں جہاں بانی کی تربیت ملتی ہے، نو نہالانِ جماعت پختہ عمر تنظیموں کے ساتھ مل کر فراہمی آب و دانہ کا کام کرتے ہوئے نئے نئے تجربات سے گزرتے ہیں۔ مہمانوں کی خدمت کا شوق پیدا ہوتا ہے یہ چھوٹی چھوٹی خدمات مستقبل کے معماروں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ننھے فرشتے پانی کے گلاس لے کر پیاسوں کو پانی پلا کر خوش ہوتے ہیں

اور بہت دعائیں لیتے ہیں۔

مراکز سلسلہ کی ترقی اور اہل مراکز کی تربیت میں جلسے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ درِ دل وا کئے مقدور بھر درودیوارسجائے جاتے ہیں۔ شوق اور اہتمام کے ساتھ مہمانانِ جلسہ کی خاطر مدارات کے لیے چشمِ براہ رہتے ہیں۔ بستر، لحاف، چادر، تکیہ، تولیہ کی تیاری ہو یا چائے کی پتی، چینی، دالیں، مسالے جمع کئے جارہے ہوں کمروں میں گنجائش نکالی جارہی ہومقصدصرف مہمانوں کو آرام دینا ہوتا ہے کیونکہ میز بان اورمہمان دونوں مسیحِ دوراںؑ کے حوالے سے ہر کام ثواب کی نیت سے کرتے ہیں۔میز بان خود تکلیف اٹھا کر آرام پہنچانا عین راحت محسوس کرتے ہیں اورمہمان اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ کچھ کمی بیشی بھی ہو تو برداشت کرلیں۔جس کے گھر زیادہ مہمان ٹھہرے ہوں وہ خود کو خوش نصیب سمجھتا ہے۔ اور جس گھر میں مہمان نہ ٹھہریں اُسے کوفت ہوتی ہے۔ اہل مراکز کی شہری حقوق کےشعور civic sense کی بھی تربیت ہوتی ہے۔گلی محلوں کی صفائی اور ٹریفک کنٹرول کا کام نوجوان ذوق وشوق سے کرتے ہیں۔ اجتماعی طور پر رضا کارانہ کام کرنے کی اتنی وسیع مثال روئے زمین پر اور کہیں نہیں ملتی۔ شہر کی رونقوں اور عام ماحول میں خوشگوار تبدیلی مرکز کو مزید پُر وقار بناتی ہے۔ گلی کوچوں سے محبت ہوتی ہے۔

عام ماحول کے ذکر میں پرالی سے لدے اونٹوں اور ریڑھوں کی یاد آتی ہے اور گندم پیسنے والی چکی کی مسلسل آواز جو تقریروں کی ریکارڈنگ میں بھی محفوظ ہوچکی ہے لنگرخانوں میں دیگوں کی آوازیں اور تازہ روٹیاں بننے کی خوشبو ایک سماں باندھ دیتی ہے۔ یہاں جسمانی مائدہ کی تیاری ہے دوسری طرف علمائے کرام شبانہ روز بہترین علمی مضامین کی تیاری میں مگن نئے سے نئے زاویوں سے دلائل کھوجتے ہیں۔

ایسے مقامات جہاں سیاحوں کی کثرت سے آمدورفت ہو بڑے بڑے تجارتی مراکز بن جاتے ہیں۔جلسہ سالانہ کا ایک ثمر یہ بھی ہے کہ مہمانان گرامی کی آمد سے ملک ملک کی اشیاء سے اہل مرکز کا ملکی مصنوعات کا بیرون ملک سے آنے والے مہمانوں سے تعارف ہوتا ہے۔جس سے ملک کا نام روشن ہوتا ہے۔ بازاروں کی چہل پہل میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔خوشی کی بات یہ بھی ہے کہ ماحول عام دنیاوی بازاروں سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ دیانتداری، توکل اور تقویٰ کا معیار بہت بلند ہوتا ہے ہر عمر کے خریداروں کی ٹولیاں خاص طور پر ایسی چیزوں کی طرف لپکتی ہیں جنہیں وہ جلسہ سالانہ کی یادگار کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھ سکیں اور دوست احباب کو تحفہ دے سکیں۔

جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر کُتب کی نشر و اشاعت اور خرید وفروخت کا کام بھی عروج پر ہوتا ہے۔صرف اسی ایک پہلو سے بھی جائزہ ازدیادِ ایمان کا باعث ہوسکتا ہے۔ 1892ء کے جلسہ سالانہ میں طے ہوا تھا کہ اشاعتِ دین کے لئے ایک مطبع جاری کیا جائے جس کے لئے لوگ حسب استطاعت بخوشی چندہ دیں۔ 92 دوستوں نے ساڑھے پانچ پیسے سے دس دس روپے تک ماہوار چندہ لکھوایا جو کل ملا کر ایک مہینے میں 70 روپے دو آنے چار پائی بنتا تھا۔ یہ ابتداءتھی جس کی تدریجاً ترقی کا عالم یہ ہے کہ کئی جدید پریس جماعت کی مطبوعات شائع کر رہے ہیں۔ جلسہ کے دوسرے دن کی تقریر میں جن مطبوعات کا تعارف امامِ وقت کی زبانِ مبارک سے ہو جائے وہ زیادہ اشتیاق سے خریدی جاتی ہیں، جلسہ کے ایام میں جماعت کے اخبار و رسائل کے لئے چندے جمع کروائے جاتے ہیں۔

ثمرات کے ذکر میں علوم و ایمان میں ترقی اور دین کے مستقبل کوسنوارنے کی تدابیر بہت اہم ہیں۔ جید علماء کی تقاریر سے فیضیابی ہستی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے۔بعض احباب جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ تقاریر کے توسط سے میدان مناظرہ و مباحثہ میں اپنے مقابل کو دلائل سے چاروں شانے چِت گرانے کے مشّاق ہو جاتے ہیں۔امامِ وقت کی زبانی ترقی کا سال بہ سال جائزہ حمد وشکر کے ساتھ مقابلے کی روح پیدا کرتا ہے۔ نوواردان خود کو مضبوط زمین پرمہربان آسمان کے سائے تلے محسوس کرتے ہیں ایسے مجاہدین جن کو تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اُٹھانا ہے ان کے لئے جلسہ سالانہ دعوت الی اللہ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ احمدی احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو جلسہ میں لے کر آتے ہیں اس طرح وہ براہ راست علمائے سلسلہ احمدیہ سے جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد اور اختلافی مسائل پر مدلل جامع و مانع تقاریر سنتے ہیں۔ ہر احمدی شخص عالم اور فصیح البیان نہیں ہوتا۔ مہمانوں کوحق آشنا کرنے کا یہ بہترین طریق ہے۔ اس طرح وہ دعوت اِلی اللہ کا ثواب بھی حاصل کرلیتے ہیں۔

کرۂ ارض پرٹھیٹھ اسلامی 'مثالی' دینی معاشرہ اگر کہیں ہے تو وہ بلا شبہ احمدیت کے مراکز ہیں۔ مشاہدہ کرنا ہو تو جلسہ سالانہ پر آ کرمہمانوں کو شب ِتنور گزارتے اور دعوتِ شیراز کھاتے دیکھ لیں۔ سادگی، درویشی۔فقراور فرزانگی کی اس سے بہتر مثال کہیں اور نہیں ملے گی۔ جلسہ ہرمرتبے کے احمدی کے لئے صرف بنیادی ضرورت کے ساتھ زندگی گزارنے کی مشق کراتا ہے۔تکلفات سے اجتناب کی عملی تربیت ہے۔جسم و روح کا ضعف کمزوری اورکسل دور ہو کر ایک حالت انقطاع پیدا ہوتی ہے۔ اس دنیا کی لذات کو چھوڑ کر اُخروی زندگی کی تیاری کا جوش پیدا ہوتا ہے۔جلسہ سالانہ روحانی قوت کی ایسی بیٹری ہے جو ہرسال نئے تعلق کی بجلی سے چارج ہو کر احباب جماعت کی ترقی کے سامان کرتی ہے۔ جلسہ کا کسی وجہ سے انعقاد نہ ہوسکنا اس رَو میں تعطل کے بجائے اضافی قوت عطا کرتا ہے۔ 1893ء میں جلسہ کے التواء سے حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت کے لئے زیادہ دعائیں کیں۔ الٰہی جماعت پر آزمائشوں کے کئی دور آئے۔ جلسہ نہ ہوا تو دل کا کرب دعاؤں میں ڈھل گیا۔ انفرادی طور پر اگر کوئی شخص جلسہ میں شامل نہ ہو سکا تو آہوں اشکوں اور دعاؤں کی فریاد آسماں گیر ہوئی۔ جلسہ میں شمولیت کے شوق میں سَو طرح کی آزمائشوں سے گزرنے کی انفرادی داستانیں یکجا کر لی جائیں تو اخلاص و قربانی کا بحر ذخار دکھائی دے گا۔ کہیں نوکری آڑے آئی تو استعفیٰ دے دیا۔کوئی بیمار ہے توشافی خدا پر توکل کرتے ہوئے دین کو دنیا پرمقدم کیا۔ نانِ شبینہ کے محتاج نے بھی پیٹ کاٹ کرسفرخرچ جمع کیا مگر ابراہیمی طیور کی پرواز جاری رہی۔ جلسہ کی بندش بھی بے ثمر نہیں رہی۔ ایک در بند ہوا تو ہزار در کھل گئے۔ ایک ہی شجرِ ایمان کی شاخیں آسمانی پانی سے جگہ جگہ نمو پانے لگیں۔قریہ قریہ ملک ملک جلسے ہونے لگے اگر ہر جلسے کی حاضری کو یکجا کیا جائے تو کئی گنا بڑھ جائے۔ اک سے ہزار اور وہ بھی بابرگ وبار یہ سب محض فضلِ خداوندی ہے۔ ازدیادِ ایمان کے لئے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے یہ وعدہ سب اہل جماعت کے ساتھ ہے۔

اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ وَمَعَ كُلِّ مَنْ اَحَبَّكَ

(الہام حضرت مسیح موعودؑ تذکرہ صفحہ 549)

''میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہارے اہل کے ساتھ ہوں اور ان سب کے ساتھ ہوں جو تم سے محبت کرتے ہیں''۔

محبت کرنے کا سلیقہ یہ ہے کہ کامل اطاعت کی جائے اور امام کے منشاء واحکامات کی روح کو سمجھ کرعمل کیا جائے۔ تا کہ الٰہی مدد شاملِ حال رہے۔ حضرت مُصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''الٰہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود دنیوی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والی قوم کی پشت پر آ جاتا ہے اور اس کے سایہ یعنی تصرف کو لمبا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک جگہ ٹکا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے پھر جس طرح سورج کے مقام کو دیکھ کر پتہ لگ جاتا ہے کہ سایہ کدھر جائے گا اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھ کر یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کون سی قوم ترقی کرے گی ہاں یہ الٰہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی ایک مدت کے بعد جب قوم خراب ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ غائب ہو جاتا ہے۔ پس کوشش کرو کہ تمہارا خدا تمہیں اور تمہاری اولادوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کا ممتد سایہ بنادے اور تمہیں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ تم محمد رسول اللہ ﷺ کے سایہ کو ہمیشہ قائم رکھنے اور اس کو آگے بڑھانے کا موجب بنو تا کہ شمس والی دلیل ہمیشہ قائم رہے اور تمہارے لئے الٰہی نصرتیں ظاہر ہوتی رہیں اور انسانی تدابیر تمہارے مقابلہ میں ہمیشہ ناکام رہیں''

(تفسیر صغیر جلد ششم صفحہ 510)

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

پیاس اور غربت مٹانے کا باعث بھی بنا دیتے ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے، ہرشامل ہونے والے کا فرض ہے کہ اگر اُس کی سوچ میں کوئی کمی تھی، جلسہ کی حقیقت کا صحیح فہم اور اِدراک نہیں تھا تو اب اپنی سوچ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھال کر جلسہ سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ میں شامل ہونے والوں اور جماعت کے متعلق آپ کی خواہش کے متعلق کچھ کہوں گا کہ کیسے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں اور جماعت کے معیار کیا ہوں اور کیا ہونے چاہئیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے گو مکمل الفاظ تو آپ کے نہیں ہوں گے لیکن بہرحال خلاصۃً کچھ پیش کروں گا۔ وہ ارشادات جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کو آپ نے فرمائے۔ آپ نے ایک ایسا لائحہ عمل دیا تھا جو انسانی زندگی کی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے ضمانت بن سکتا ہے۔ آپؑ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ، کہ اللہ یقیناً اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ نیکیاں بجالانے والے ہوں، کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7 ایڈیشن 2003ء)

(خطبہ جمعہ 7/ ستمبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سُرینام

جماعت احمدیہ سُرینام کے جلسہ ہائے سالانہ

امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کے اندر مودّت و اخوت، اتحاد و یگانگت اور استحکام پیدا کرنے اور اپنی آمد کے حقیقی مقصد یعنی غلبہ اسلام کی داغ بیل ڈالنے اور اسے اکناف عالم میں پھیلانے کی منصوبہ بندی کرنے کے لئے 1891ء میں ایک آسمانی نظام ”جلسہ سالانہ“ کی بنیاد رکھی اور اس نظام کے بارے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے نکلے ہوئے یہ الفاظ ہمیشہ آسمان احمدیت پر بڑی شان کے ساتھ جگمگاتے رہیں گے: ”اِس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

26 نومبر 1979ء بروز بدھ اس لحاظ سے ایک یادگار دن ہے کہ اس روز جنوبی امریکہ کا یہ چھوٹا سا ملک سُرینام اس نظام کا حصہ بنا اور جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی کاروائی اور حاضری کی رپورٹ جماعت کے دستیاب ریکارڈ میں موجود نہیں، لیکن جلسہ سالانہ کے اجراء کے حوالے سے بھجوائی گئی رپورٹ کا جواب جماعتی ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ اس حوالے سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی طرف سے درج ذیل خط موصول ہوا:

”آپ کی رپورٹ کارگزاری ماہ دسمبر 1979ء موصول ہوئی، جس سے یہ علم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا جلسہ سالانہ شروع کیا ہے جو کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور یہ ابتداء آئندہ بھی جاری رہے، تا جماعت خاص طور پر اور دوسرے تحقیق کرنے والے عام طور پر اس سے مستفید ہو سکیں۔“

(خط محررہ 19-2-1980ء حوالہ نمبر 4922)

یوں بیالیس سال قبل اس خطہ زمین کے لوگ اس مقدس نظام میں شامل ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آج سُرینام میں یہ نظام انتہائی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے متعدد بار خلیفۃ المسیح کے ایمان افروز پیغامات جلسے کی زینت بن چکے ہیں۔ مختلف ممالک کے مبلغین اور افرادِ جماعت ہمارے جلسہ میں رونق افروز ہو چکے ہیں، اور سُرینام کے نائب صدر، مختلف وزراء، اراکین پارلیمنٹ اور حکومتی عہدیدار جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہوکر اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔

ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ جلسہ سالانہ کی ابتداء سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کا نظام بھی جاری ہوا، اور جلسہ سالانہ پر ہمیشہ افراد جماعت نے مل جل کر مہمانوں کے لئے تازہ کھانا تیار کر کے پیش کیا۔ جلسہ کی برکت سے ہی وقار عمل کو فروغ ملا اور افراد جماعت نے وقت کی قربانی کر کے باہمی اتفاق کے ساتھ جلسہ کے انتظامات کئے۔

گذشتہ بیالیس سال کے دوران ہونے والے جلسوں کا مکمل ریکارڈ تو جماعتی آرکائیوز میں محفوظ نہیں، لیکن اکثر جلسہ ہائے سالانہ کی رپورٹس جماعتی فائلز میں موجود ہیں۔ جماعتی ریکارڈ کے مطابق 1984ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام موصول ہوا۔

جلسہ سالانہ 1984ء

دسمبر کے شروع میں مسجد کو پینٹ کروایا گیا۔ جلسہ سالانہ کیلئے پانچ سو دعوت نامے تیار کروائے گئے، ضروری صفائی وقار عمل کے ذریعہ کی گئی اور شاملین کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ 25 اور 26 دسمبر 1984ء کو جلسہ سالانہ کا پروگرام منعقد ہوا۔ محترم مولانا اسلم قریشی صاحب مبلغ ٹرینیڈاڈ مہمان خصوصی کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ جلسہ کی حاضری تین سو کے قریب تھی، حاضرین میں ہندوستانی جاوی نیگرو اور ڈچ افراد شامل تھے۔ مبلغین کے علاوہ مقامی صحافی نیکو واخ میسٹر نے بھی تقریر کی۔ یہ محترم مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کا سرینام کا پانچواں اور آخری دورہ تھا۔ اگلے جلسہ سے قبل آپ شہادت کا رتبہ پا کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

خلیفہ وقت کا پُر معارف پیغام

اس جلسہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا تفصیلی اور پرمعارف پیغام موصول ہوا جس میں آپ نے تحریر فرمایا:

”مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ سرینام اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس روحانی اور دینی اجتماع کو بے شمار برکتوں اور رحمتوں کا باعث بنائے آپ سب کو جملہ پروگراموں سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ آپ کے دلوں میں خدمت اسلام کیلئے ایک نیا جذبہ جوش اور تڑپ پیدا کرنے کا موجب ہو۔ آمین۔ میرا اِس موقع پر آپ لوگوں کے نام یہ پیغام ہے کہ خداوند کریم نے دنیا میں ایک روحانی اور اخلاقی انقلاب پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ ان خوش بخت انسانوں میں شمار ہوتے ہیں جن کو اس زمانہ کے مامور کو قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس کی جماعت میں شامل ہوکر اسلام کیلئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ دنیا میں ایک عالمی روحانی اور اخلاقی انقلاب پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ تمام احمدی تبلیغ اسلام کے جہاد میں دل وجان سے مصروف ہو جائیں اور دینی ضرورت کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں اور دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دیں اور دوسروں کیلئے اسلام کا عملی نمونہ بن جائیں، آج دنیا کا سب سے بڑا یہی مطالبہ ہے کہ اسلام کی تعلیم تو حسین ہے مگر اس کا عملی نمونہ کہیں نظر نہیں آتا۔ اس میں کیا شک ہے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے کیلئے خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو چنا ہے۔ پس آپ سب اپنی اصلاح کریں اور اپنے ماحول اور معاشرے کو اسلامی قدروں کیساتھ جنت بنا دیں، یہاں تک کہ ہر دیکھنے والا محسوس کرے کہ صرف اور صرف احمدیت میں داخل ہو کر ہم حقیقی اطمینان اور سکون کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے دوبارہ اسے قائم کرے۔ پس آپ سب جماعت احمدیہ کے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی زندگیوں میں نیکی تقویٰ طہارت اور راستبازی پیدا کریں اور ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی سعی کریں۔ کیا مرد اور کیا عورتیں اسلام کا پاک نمونہ قائم کرنے کیلئے کمر بستہ ہو جائیں اور دعوت الی اللہ کے منصوبے کو اپنے سارے ملک میں کامیاب کرنے کیلئے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا معین و مددگار ہو اور اس کے فضلوں کی بارشیں آپ پر نازل ہوں آپ اور آپ کی نسلوں کے لا انتہا سلسلے ہمیشہ اسلامی خدمات بجا لانے میں فخر محسوس کریں۔“ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

میڈیا کوریج

جماعتی ریکارڈ کے مطابق یہ سُرینام کا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس کی خبر مقامی اخبار میں شائع ہوئی۔ روزنامہ ”داوار ٹیڈ“ (De Ware Tijd) نے مؤرخہ 29 دسمبر 1984 کو جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔ اخبار کی سرخی اس طرح تھی:

”تاریکی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنا پیغمبر مبعوث فرماتا ہے۔“

خبر کا متن درج ذیل ہے:

”اسلام اور ہندومت کو اپنے پیروکاروں کی صحیح تعلیم وتربیت کیلئے اس ملک میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں مذاہب میں اپنے مذہب کی تعلیم کا صحیح علم رکھنے والوں کی کمی ہے، اکثر مذہبی امام خود ساختہ ہیں۔ باقاعدہ مذہبی تعلیم حاصل کرنے کا انہیں کم ہی موقعہ

ملتا ہے۔ان حالات میں مذہبی تنظیمیں اپنی اگلی نسلوں کی بہتر رنگ میں تربیت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور اس کا ایک نمونہ احمدیہ جماعت کے منعقد ہونے والے جلسہ میں نظر آیا۔اس جماعت کا ایک باقاعدہ مبلغ یہاں کام کر رہا ہے ایک مبلغ اسلم قریشی صاحب ہمسایہ ملک سے آیا ہے اور یہ اُن کا اِس ملک کا پانچواں دورہ ہے۔ان مقررین کے علاوہ مقامی افراد نے بھی پروگرام میں حصہ لیا۔ 38 ممالک میں ان کی باقاعدہ جماعت قائم ہے۔اور پانچ سال بعد ان کی جماعت کو ایک صدی پوری ہوجائے گی۔"

جلسہ سالانہ 1985ء

مؤرخہ 24 نومبر 1985ء بروز اتوار سرینام کا ساتواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اجلاس اول نیشنل پریذیڈنٹ محترم حسینی بدولہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔شمشیر علی صاحب کی تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔بعدہ محترم جبار علی جان صاحب نے نماز باجماعت کی اہمیت کے بارہ میں تقریر کی۔محترم مولانا اشرف اسحٰق صاحب نے دوران سال حاصل ہونے والی بیعتوں کی رپورٹ اور حضورؒ کی خوشنودی کے اظہار کا تذکرہ کیا۔آخر پہ صدر مجلس نے حضور انور کے پیغام کے حوالے سے تقویٰ کے حصول اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اجلاس اول کے اختتام پر حاضرین کی تواضع کی گئی۔ اجلاس دوم میں محترم مرتضیٰ چراغ علی صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے اور محترم مولانا محمد اشرف اسحاق صاحب نے جہاد کے بارہ میں تقاریر کی۔آخر پر صدر مجلس محترم حسینی بدولہ صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا،اور حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا،محترم جبار علی جان صاحب صدر طعام کمیٹی تھے۔ جلسہ کی حاضری دوسو پچاس کے قریب تھی۔

حضرت خلیفہ رابعؒ کا پیغام

اس جلسہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا پیغام موصول ہوا۔اپنے پیغام محررہ چھ نومبر 1985ء میں حضور انور رحمہ اللہ نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:

"پیارے بھائیو اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ سرینام اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پارہی ہے میری دعا ہے کہ یہ جلسہ ہر پہلو سے کامیاب اور بابرکت ہو۔آمین۔

پیارے عزیزو! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جس نمونہ پر اس جماعت کو قائم کرنا چاہتا ہے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا نمونہ ہے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 414)

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہیے کہ وہ فقروفاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے۔ادنیٰ سے ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جاکر تبلیغ کرتے تھے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 427)

الغرض یہ وہ پاک جماعت تھی جس نے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی سربلندی اور اس کی اشاعت اور غلبہ کیلئے وقف کر رکھا تھا عسر ہو یا یسر، تنگی ہو یا آسائش ہر موقعہ پر اور ہر حال میں وہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں کوشاں رہتے اور کسی صورت میں بھی تبلیغ اور دعوت الی اللہ سے نہیں رکتے تھے۔اِس وقت میں بھی آپ کو اسی پاک نمونہ کے اختیار کرنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک سرینام میں جماعت نے تبلیغ و دعوت الی اللہ کی طرف پوری توجہ نہیں دی اور بہت معمولی تعداد میں داعیان الی اللہ پیدا ہوئے ہیں۔آج ضرورت ہے کہ ہر احمدی داعی الی اللہ بن جائے اور پورے عزم اور توکل کے ساتھ، دعائیں کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کیلئے کمر بستہ ہوجائے۔یاد رکھیں یہ وقت تبلیغ اور دعوت الی اللہ کا وقت ہے اگر اب سستی ہوگئی تو ایسے وقت قوموں کو بار بار نصیب نہیں ہوا کرتے۔صحابہ کے نمونہ پر چلنے کا وقت قریب آ گیا ہے،میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے تبلیغ کیلئے بہت علم کی حاجت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اُمی ہی تھے۔تقویٰ اور طہارت چاہیے۔سچائی کی راہ ایک ایسی راہ ہے جو اللہ تعالیٰ خود ہی عجیب عجیب باتیں سجھا دیتا ہے۔پس صدق اور اخلاص اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کے نعرے لگاتے ہوئے تبلیغ کے جہاد میں مشغول ہو جائیں۔اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو خدا تعالیٰ آسمان پر آپ کو مقدم کرے گا اور اس دنیا میں بھی وہ اپنے فضلوں اور برکتوں سے آپ کا دامن بھر دے گا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

جلسہ سالانہ 1986ء

چودہ اور پندرہ نومبر 1986ء کو سرینام کا آٹھواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج امریکہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر سُرینام کے دوماہ کے دورے پر تھے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ملک کے معروف صحافی (Mr.Nico Waagmister) مسٹر نیکو واخ میسٹر بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نے دونوں دن تقریر کی۔پروگرام کے آخر پہ مولانا حنیف یعقوب صاحب مبلغ سلسلہ ٹرینیڈاڈ کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔اس جلسہ کی حاضری دوسو تھی۔

جلسہ سالانہ 1988ء

امسال جلسہ سالانہ 25 اور 26 دسمبر کو منعقد ہوا،اِس جلسہ کے لئے حضور انور کا پرمعارف پیغام موصول ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں تحریر فرمایا:

"میرے پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سرینام کے جلسہ سالانہ کے بارہ میں سن کر خوشی ہوئی۔اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بیشمار برکتوں سے معمور کر دے اور جماعت کے اندر خدمت دین،اشاعت اسلام اور دعوت الی اللہ کیلئے ایک نئی امنگ اور نیا جذبہ پیدا کر دے حتّٰی کہ ہر مرد وزن، کیا بچے اور کیا بوڑھے،سب ہی تبلیغ کیلئے کمر بستہ ہو جائیں اور سرینام جلد مامور زمانہ کی جماعت میں داخل ہوکر اسلام کے نور سے منور ہوجائے۔سرینام میں کئی قومیں آباد ہیں۔کوئی قوم ایسی نہ رہے کہ جس تک اس چشمہ کا پانی نہ پہنچا ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ہر قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔پس آپ کی کوششوں، مخلصانہ تدابیر،اور انتھک محنت کی ضرورت ہے جن کے ساتھ نیم شبی دعاؤں کا ہتھیار لے کر اٹھیں تا کہ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں کو پھل لگائے اور اپنے وعدہ کو پورا فرمائے۔اپنی توجہ دیہاتی آبادیوں کی طرف بھی مبذول کریں۔وہاں نفوز کے روشن امکانات ہیں،ادھر پہلے جماعت کی طرف سے سستی ہوئی ہے۔اب ادھر بھرپور توجہ کریں تا کہ جماعت کی پہلی صدی جو قریب الاختتام ہے آپ سے یہ شکوہ نہ کرے کہ آپ نے اپنے فرائض کی کما حقّہ ادائیگی نہیں کی اور کئی آبادیوں کو آپ نے اُس پانی سے محروم رکھا جس میں قوموں کیلئے زندگی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو،مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیت صفحہ 7)

اللہ کرے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس منشاء کو پورا کرنے کیلئے اپنے ملک میں کامیاب ہوں اور ہر روز خدا تعالیٰ کے حضور اپنی کوششوں کے ثمرات اور دعوت الی اللہ کے پھل پیش کرنے والے ہوں۔خدا کرے کہ مجھے آپ کی طرف سے نت نئے خوشیوں کے پیغام ملیں۔خدا کرے کہ آپ دنیا میں بھی فلاح پائیں اور آخرت میں بھی۔کَانَ اللّٰہُ مَعَکُمْ۔

جلسہ سالانہ 1989ء

1989ء کا سال جماعتی تاریخ میں جشن تشکر کے حوالے سے ایک یادگار سال ہے۔اس سال چار نومبر 1989ء کو سرینام کا دسواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔اس جلسہ میں مہمانوں کی بڑی تعداد شامل ہوئی۔محترم مولانا حسن بصری صاحب کے علاوہ ملک کے معروف صحافی مسٹر نیکو واخ میسٹر (Mr.Nico Waagmister) نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔اس موقعہ پر ایک وسیع نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، جسے شاملین جلسہ نے بڑے شوق سے دیکھا۔

جلسہ سالانہ 1995ء

1995ء میں سرینام کے جلسہ سالانہ کا انعقاد وسیع پیمانے پر کیا گیا مسجد اور جلسہ گاہ کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا،اور کثرت سے مہمانوں کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔اس جلسہ میں ٹرینیڈاڈ اور گیانا کے مبلغین سلسلہ بھی شامل ہوئے۔

گیانا سے لجنہ اماء اللہ کا ایک وفد بھی اس جلسہ میں شرکت کے لئے آیا۔اس جلسہ کی حاضری دوسو کے قریب تھی۔

جلسہ سالانہ 1996ء

دسمبر 1996ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر وسیع پیمانے پر جماعتی کتب،لٹریچر اور تصاویر کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔جماعت کی طرف سے شائع کردہ تراجم قرآن مجید،منتخب قرآنی آیات،احادیث رسول ﷺ،اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے قرینے سے مختلف جگہوں پر سجائی گئیں۔خلفاء احمدیت،صحابہ کرام،بزرگان سلسلہ،شہدائے احمدیت کی تصاویر نمایاں جگہوں پر آویزاں کی گئیں۔لنگر مسیح موعود کا انتظام کیا گیا۔جلسہ اور نمائش کی وسیع پیمانے پرتشہیر کی گئی۔حاضری اور پروگرام کے لحاظ سے یہ انتہائی کامیاب جلسہ رہا۔

جلسہ سالانہ 1997ء

جماعت احمدیہ سرینام کا اٹھارواں جلسہ سالانہ مؤرخہ 6 اور 7

ستمبر، بروز ہفتہ اتوار مرکزی مسجد ناصر میں منعقد ہوا۔ گیانا سے مکرم عبدالرشید آغبولہ صاحب مبلغ سلسلہ اور ٹرینیڈاڈ کے امیرو مشنری انچارج مکرم ابراہیم یعقوب صاحب کے علاوہ دونوں ملکوں سے سترہ مہمان اس جلسہ میں شمولیت کیلئے تشریف لائے۔ سال کے آغاز سے ہی حضور انور کی خدمت میں جلسہ کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست بھجوائی جاتی رہی۔ پروگرام کے لئے سادہ اور پُروقار جلسہ گاہ تیار کی گئی۔ وسیع پیمانے پر تراجم قرآن مجید اور نمائش کتب کا اہتمام کیا گیا۔ جلسہ میں مختلف مذاہب اور اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔ اس موقع پر تعلیمی اور تربیتی کلاس میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے افراد جماعت کو انعامات بھی دئے گئے۔

جلسہ سالانہ 1999ء

جولائی 1999ء کے پہلے عشرہ میں مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے ساتھ اُنہی دنوں میں سرینام کا جلسہ سالانہ بھی منعقد کیا جائے، نیز اس جلسہ میں شمولیت کیلئے گیانا کے مبلغ مولانا عبدالرشید آغبولہ صاحب کو بھی دعوت دی جائے۔ ان دونوں امور کی منظوری کیلئے پانچ جولائی کو حضور انور کی خدمت اقدس میں خط لکھا گیا۔ وکالت تبشیر کی طرف سے گیارہ جولائی کو جواب روانہ کیا گیا کہ: ''حضور انور نے جلسہ یو کے کے ساتھ سرینام کا جلسہ منعقد کرنے پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور اسے بہت اچھی تجویز قرار دیا ہے۔ گیانا کے مبلغ کے بارہ میں لکھا کہ انہیں بھجوانا ممکن نہیں اس لئے کہ وہ اپنے ملک واپس جا رہے ہیں۔'' چنانچہ 31جولائی اور یکم اگست 1999ء کو جماعت سُرینام کا بیسواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ یکم اگست کو افراد جماعت کے لئے عالمی بیعت میں شامل ہونے کا انتظام کیا گیا، اور اس کے بعد سے یہ طریق جاری ہے کہ ہر سال عالمی بیعت کے موقعہ پر افراد جماعت مرکزی مسجد ناصر میں جمع ہو کر عہد بیعت کی تجدید کرتے ہیں۔

جلسہ سالانہ 2002ء

مؤرخہ 12اکتوبر 2002ء کو تیئسواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں: ''آنحضور ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ''، ''امت محمدیہ میں ظاہر ہونے والے مہدی کی علامات''، ''اسلام میں عورت کا مقام'' اور ''اعمال صالحہ'' کے عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ کی حاضری 120 تھی، جن میں 30 مہمان شامل تھے۔

جلسہ سالانہ 2003ء

مؤرخہ 18اکتوبر 2003ء کو سُرینام کو چوبیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا پیغام موصول ہوا۔ اس محبت بھرے پیغام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

افراد جماعت سُرینام کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ ہر حال میں خلافت کے وفادار اور فرمانبردار رہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے اندر اب نظام خلافت انتہائی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے، اور مجھے کامل یقین ہے کہ ان شاء اللہ اب کوئی احمدیت کے درخت کو اکھاڑ نہیں سکتا۔ جو چیز ہمیں غیر احمدی مسلمانوں سے ممتاز بناتی ہے وہ نظام خلافت ہے۔ بہت سے غیر احمدی مسلمان ہیں جو خلافت کا احیاء چاہتے ہیں، مگر ان سب پر واضح ہونا چاہیئے کہ خلافت ہمیشہ نبوت کے بعد جاری ہوتی ہے۔ اسی لئے خلافت قدرت ثانیہ کہلاتی ہے جو آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں جاری ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس نظام کو مضبوطی سے پکڑے۔ میرے حالیہ خطبات جمعہ نیز برطانیہ اور جرمنی کے جلسہ ہائے سالانہ کے خطابات کا بنیادی موضوع شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں رہے ہیں۔ اور میں نے ایک ایک شرط کے حوالے سے افراد جماعت کی ذمہ داریوں کی وضاحت کی ہے۔ ان شرائط پر عمل کر کے ہی آپ حقوق اللہ اور حقوق العباد پر عمل کرنے والے مسلمان بن سکتے ہیں، اور اس دنیا کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔

اسلام کا مطلب ہی کامل فرمانبرداری ہے۔ اور یہ تبھی حاصل ہو سکتی ہے جب انسان نفسانیت اور انانیت سے الگ ہو کر کامل اطاعت کا نمونہ دکھائے اور بغیر کسی حیل و حجت کے نظام جماعت کی کامل اطاعت کرے۔ اور خلیفہ وقت کے ہر فرمان کو اپنے لئے قابل عمل سمجھے۔ اور خلیفہ وقت کے مقرر کردہ عہدیداران کی بھی اطاعت کرے۔ اسی کامل فرمانبرداری کے نتیجے میں ہی ایک جماعت بنتی ہے، اور اعلیٰ مقاصد کا حصول ممکن ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس حبل اللہ کے سائے میں متحد رہیں، کیونکہ اتحاد و اتفاق کے بغیر کامیابی ممکن نہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو جلسہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے، اور روحانی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔ آپ اور آپ کی نسلیں اسلام احمدیت پر قائم دائم رہیں۔ آمین۔''

جلسہ کے روز لوائے احمدیت اور سرینام کا پرچم لہرایا گیا۔ پروگرام کی صدارت محترم حسینی بدولہ صاحب نے کی، اور ''جلسہ سالانہ کی اہمیت، اغراض و مقاصد''، ''جہاد اور اس کی شرائط''، ''اسلامی پردہ'' اور ''والدین سے حسن سلوک'' ایسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ کی حاضری 160 تھی، جس میں 20 نومبائعین اور 55 مہمان شامل تھے۔

جلسہ سالانہ 2004ء

سرینام کا پچیسواں جلسہ سالانہ مؤرخہ چار دسمبر 2004ء کو منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ترقیات کی جھلک سے مزین دعوت نامہ تیار کر کے ملک کی سرکردہ شخصیات تک پہنچایا گیا۔ اس جلسہ کے ساتھ جماعت کی طرف سے شائع شدہ مختلف تراجم قرآن مجید، اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے مختلف تراجم کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اور عظمت قرآن کے حوالے سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات آویزاں کئے گئے، اور ''مضمون بالا رہا'' کا الہام جلّی حروف میں لکھوا کر نمائش کے مقام پر لگوایا گیا۔

اس جلسہ کا موضوع: ''اسلام اور عائلی زندگی'' تھا۔ اجلاس کی صدارت محترم عبد الرشید جمن بخش صاحب نے کی۔ اور ''آنحضرت ﷺ کی گھریلو زندگی''، ''آنحضرت ﷺ بحیثیت باپ''، ''آنحضرت ﷺ بحیثیت خاوند'' ایسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں 23 نومبائعین اور 70 مہمانوں سمیت کل 195 افراد شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ 2005ء

مؤرخہ 10دسمبر 2005ء کو جماعت کا چھبیسواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں آنحضرت ﷺ کا عشق الٰہی، اسلام کی نظر میں دیگر مذاہب کی حیثیت، بانیان مذاہب کا احترام جیسے مضامین پر تقاریر ہوئیں، اور مقررین میں محترم رضا عبدالحق صاحب، محترم شمشیر علی صاحب اور خاکسار لئیق احمد مشتاق شامل تھے۔ اس جلسہ کی حاضری 150 تھی۔

جلسہ سالانہ 2006ء

جماعت سُرینام کا ستائیسواں جلسہ سالانہ مؤرخہ 9دسمبر 2006ء کو بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے یادگار تھا کہ امسال ہم نے مرکزی مسجد ناصر کی تزئین نو کروائی، اور مسجد کی ظاہری حالت کو یکسر تبدیل کروایا۔ اور امسال نومبر میں جماعت کے قیام کو 50سال مکمل ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر مسجد اور جلسہ گاہ کو خوبصورتی سے سجایا گیا، اور جماعت کی پچاس سالہ تاریخ کے حوالے سے نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اس جلسہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مفصل پیغام موصول ہوا۔ جماعت کے پچاس سال کی تکمیل کی خوشی میں مختلف سوونیئر تیار کروائے گئے۔ مقررین نے ''جماعت کی پچاس سالہ تاریخ''، ''اسلام میں انسانی حقوق''، ''اولاد کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں''، ''دعوت الی اللہ ہر احمدی کا فرض'' اور ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اسلام'' کے عناوین پر تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں مذہبی امور ڈائریکٹر (Mr.Stanley Soeropawiro) مسٹر سٹینلی سوروپاویرو، انڈین سفیر مسٹر آشوک کمار شرما، بھارتی سفارتخانے کا عملہ، ایڈین کلچرل سنٹر کے ڈائریکٹر مسٹر لکشمی راوا، مختلف مذاہب کے نمائندے اور صحافی شامل ہوئے۔ جلسہ کی حاضری 245 تھی جن میں 15نومبائعین اور 70مہمان شامل ہیں۔ ملک کے نائب صدر اور وزیر داخلہ کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات اور پھول بھجوائے گئے۔

روزنامہ (Dagblad SURINAME) ''داخ بلاد سرینام'' نے مؤرخہ 11دسمبر کو اخبار کے درمیانی رنگین صفحے پر مسجد ناصر کی تصویر کے ساتھ جلسہ کے انعقاد کی خبر شائع کی۔

حضور انور کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں تحریر فرمایا:

''پیارے ممبران جماعت احمدیہ سُرینام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 9دسمبر 2006ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، اور تمام شاملین کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ میرے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ سُرینام میں جماعت کے قیام کو 50سال پورے ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نفوس و اموال میں برکت ڈالے اور روحانی ترقیات عطا فرمائے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے مقاصد کیا ہیں۔ پہلا مقصد ایمان کی مضبوطی ہے۔ پھر افراد جماعت کے باہمی اتحاد اور اخوت کے رشتے کو مضبوط کرنا بھی اس جلسے کا مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسہ سالانہ کے مقاصد کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

''اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے

لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو، اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خداترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔''

(شہادت القرآن)

میں آپ کو یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے سچا تعلق قائم کرنا اور اس کی حقیقی عبادت کو اپنی زندگی کا مقصد بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔قرآن مجید واضح طور پر یہ تعلیم دیتا ہے کہ اپنے رب کی عبادت کرنا اور اس کے قرب کو حاصل کرنا ہر انسان کی زندگی کا اصل مقصد ہونا چاہیئے۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کا سب سے بہترین ذریعہ نماز ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو باقاعدگی کے ساتھ روزانہ پانچ نمازوں کا التزام کرنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ، اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 170)

مزید فرماتے ہیں:

''نماز خواہ نخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے، اور اس میں ایک لذّت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں لذّت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے۔ ایسے ہی اگر نماز میں لذّت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کرکے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذّت پیدا ہو۔ جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے، جس کی تفصیل نہیں ہوسکتی۔ جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذّت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا، لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔''

(ملفوظات جلد 6، صفحہ 371)

ایک اور مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''استغفار کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ اور ملے، اسی کی تحصیل کے لئے پنجگانہ نماز بھی ہے تا کہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے۔ جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ نماز ایک معراج ہے اور وہ نمازی ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 7، صفحہ 125، 124)

اس لئے اگر آپ اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرنا چاہتے ہیں تو نماز کو عادت بنالیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو اپنی پیدائش کے مقصد کو یاد رکھنا چاہیئے، اور نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ خوب یاد رکھو کہ نماز کسی کو معاف نہیں، یہاں تک کہ انبیاء کو بھی نہیں۔

میں آپ کی توجہ تبلیغ کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔ آپ سب کو اس کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے، آج ضرورت ہے کہ ہر احمدی داعی اللہ بن جائے۔ اپنے حلقہ احباب، اپنے ہمسائیوں اور ہم وطنوں کو تبلیغ کریں، انہیں خدائے واحد کا پیغام پہنچائیں، دین اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ حضرت محمد ﷺ کی سنت کی پیروی ہی خدا تک پہنچنے کا حقیقی ذریعہ ہے۔

آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو زمانے کے امام کو پہنچانے اور اس کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔ پس آپ میں سے ہر ایک کو اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے امام الزمان کی وفات کے بعد اس کی جماعت کو بے یارومددگار نہیں چھوڑا، بلکہ اپنے وعدے کے موافق آپ کو خلافت کی نعمت عطا کی۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ خلافت کا ادب اور احترام کرنا چاہیئے۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیئے اور اس کی تعظیم کرنی چاہیئے۔ آپ کی زندگی کا ہر لحہ خلافت کی اطاعت میں گزرنا چاہیئے۔ جب تک خلیفہ سے آپ کا ذاتی تعلق نہیں ہوگا آپ روحانی لحاظ سے ترقی نہیں کرسکتے۔ خلافت سے سچا تعلق قائم کرکے ہی آپ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ 2008ء میں ہم خلافت احمدیہ کا صد سالہ جشن تشکر منائیں گے، جس کے لئے میں نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو دعاؤں اور عبادت کا روحانی پروگرام دیا ہے۔ آپ کو اس پروگرام پر بھرپور عمل کرنا چاہیئے۔ نمازوں اور نوافل کی طرف توجہ کرنی چاہیئے، تا کہ نظام خلافت قیامت تک قائم دائم رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو، آپ کو ان نصائح پر عمل کرنے اور انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔''

جلسہ سالانہ 2007ء

9دسمبر 2007ء کو سُرینام کا اٹھائیسواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور تعلیم''، ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا قلمی جہاد''، ''مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ دین اسلام کا احیا'' جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ کی حاضری 185 تھی۔

جلسہ سالانہ 2008ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سُرینام کو مؤرخہ 21، 22نومبر 2008ء بروز جمعہ ہفتہ اپنا اُنتیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کے بہترین انعقاد کے لئے ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ مختلف شعبوں کا تسلی بخش انتظام کرنا تھا۔ جلسہ کیلئے ایک دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کیا گیا جو اعلیٰ سرکاری حکام، مقتدر شخصیات، مذہبی تنظیموں اور سرکردہ اخبارات کے نمائندوں میں تقسیم کیا گیا۔ جلسہ گاہ کی تیاری وقارعمل کے ذریعہ کی گئی اور صد سالہ خلافت جوبلی کے لوگو اور مختلف بینرز سے آراستہ سادہ اور پُروقار جلسہ گاہ تیار کی گئی۔ امسال جلسہ کا موضوع: ''عالمی انسانی حقوق اسلامی تعلیم کی روشنی میں'' تھا۔ ہمسایہ ملک گیانا سے مکرم احسان اللہ مانگٹ صاحب مشنری انچارج جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ جماعتی تاریخ کا یہ پہلا جلسہ سالانہ ہے جس میں ملک کے نائب صدر مسٹررام دین سارجو صاحب شامل ہوئے، اور حاضرین سے خطاب کیا۔ اختتامی دعا سے پہلے نائب صدر اور گیانا کے مبلغ کو ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کے حوالے سے خصوصی طور پر تیار کروائی گئی شیلڈ پیش کی گئی۔ نیز نائب صدر، سناتن دھرم اور بہائی مذہب کے نمائندوں کے علاوہ تین مساجد سے نمائندوں کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔

جلسہ کے ساتھ صد سالہ خلافت جوبلی کے سال میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی مختلف سرگرمیوں کے حوالے سے ایک تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا اور خاص طور پر مختلف ملکوں کے جلسہ ہائے سالانہ جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شمولیت فرمائی ان کی تصاویر شامل کی گئیں۔ تمام حاضرین نے نمائش کو دیکھا۔ مقامی ٹی وی کے نمائندے نے پروگرام کی ریکارڈنگ کی اور 15 منٹ دورانیہ کی خبر نشر کی۔ اس جلسہ میں 260 سے زائد افراد شامل ہوئے۔ جن میں 14نومبائعین اور 85 مہمان شامل ہیں۔

جلسہ سالانہ 2009ء

مؤرخہ 14نومبر 2009ء کو سُرینام کا تیسواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ''اسلام بھائی چارے کا مذہب''، ''اسلام عالمی امن کا داعی''، ''بانیان مذاہب کی عزت وتکریم'' ایسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ کی حاضری 200 تھی۔

جلسہ سالانہ 2010ء

جماعت احمدیہ سُرینام کو مؤرخہ 13، 12نومبر 2010ء اپنا اکتیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مبلغ انچارج کینیڈا کو بطور نمائندہ بھجوانے کا ارشاد فرمایا، نیز محترم احسان اللہ مانگٹ صاحب مبلغ انچارج گیانا، محترم مولانا طالب یعقوب صاحب ریجنل مشنری ٹرینیڈاڈ بھی شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ جماعت احمدیہ سرینام کو 1997ء کے بعد اس طرح کا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں ایک سے زائد مبلغ سلسلہ بیرون ملک سے شامل ہوئے۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی یادگار ہے کہ پہلی بار ریڈیو، ٹی وی اور اخبار نے کسی جماعتی پروگرام کو اتنی وسیع کوریج دی۔ پہلی دفعہ مسجد کو اتنے بہترین انداز سے سجایا گیا۔

اس جلسہ کیلئے (The Role of Religion in the Development of Socity) ''معاشرتی ترقی میں مذہب کا کردار'' کا عنوان منتخب کیا گیا۔ جلسہ کیلئے ایک دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کرکے ملک کی مقتدر شخصیات کے علاوہ مختلف مذاہب کے نمائندوں اور مذہبی تنظیموں کو بھجوایا گیا۔ جلسہ کے دوسرے دن کے پروگرام سے قبل اخباری نمائندوں نے محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، صدر صاحب جماعت اور سناتن دھرم کے نمائندہ پنڈت جگیشر ارجن شرما کا انٹرویو لیا، اور جلسہ کی تمام کاروائی کی ریکارڈنگ بھی کی۔

وزیر داخلہ کے نمائندے کی حیثیت سے شعبہ مذہبی امور کے ڈائریکٹر (Mr. Stanley Soeropawiro) مسٹر سٹینلی سورو پاویرو اور حزب اقتدار میں شامل ایک سیاسی پارٹی ''پالو'' کے صدر اور رکن پارلیمنٹ مسٹر انتون پال (Mr. Anton Paal) بھارتی سفیر مسٹر کنول جیت سنگھ سوڈھی (Mr. Kanwaljit Singh Sodhi) بھی دوسرے دن کے

پروگرام میں شامل ہوئے۔ اور جلسہ کے موضوع کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

اس یادگار جلسہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ مختلف تراجم قرآن مجید اور مختلف زبانوں میں شائع شدہ لٹریچر کی نمائش بھی لگائی گئی۔ نیز خاص طور پر لاہور میں جماعت کی مساجد پر حملے اور شہیدان لاہور کی تصاویر پر مبنی نمائش کا اہتمام کیا گیا، جو حاضرین کی توجہ کا مرکز رہی، اور وہ اس عظیم سانحہ پر احباب سے افسوس کا اظہار کرتے رہے۔

میڈیا کوریج

مبلغ سلسلہ کو مؤرخہ 10نومبر کو ریڈیو ''تری شول'' پر جلسہ سالانہ کے تعارف کے حوالے سے 30منٹ کا لائیو پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی۔مؤرخہ 12نومبر کی صبح محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کا ریڈیو ''رادیکا'' پر 30منٹ کا ایک لائیو انٹرویو نشر ہوا، جس میں آپ نے جماعت کے تعارف کیساتھ ساتھ افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں جماعت کی انسانیت کیلئے کی جانے والی خدمات کا مختصر جائزہ پیش کیا۔

مؤرخہ 15نومبر بروز پیر روزنامہ ''ٹائمز آف سُرینام'' (Times of SURINAME) نے صفحہ نمبر 2پر جلسہ کی مفصل خبر شائع کی۔

مؤرخہ 15نومبر کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کی نصف گھنٹے کی تقریر ''رادیکاٹی وی'' پر نشر ہوئی۔

مؤرخہ 17نومبر 2010بروز بدھ روزنامہ ''داخ بلاد سُرینام'' (Dagblad SURINAME) نے تمام مقررین کی تصاویر اور تقاریر کے اقتباسات کے ساتھ دو مکمل صفحات نمبر 28،27 پر جلسہ کی خبر کو تفصیل کے ساتھ شائع کیا۔محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کا مختصر تعارف اور انٹرویو بھی اِسی خبر کی زینت بنا۔جماعت سرینام کی چوّن سالہ تاریخ میں یہ مفصّل ترین جماعتی خبر تھی۔

اس جلسہ کے موقعہ پر جماعت کے تعارف پر مشتمل ایک دیدہ زیب فولڈر تیار کرکے تقسیم کرنے کا موقعہ بھی ملا۔اس کے علاوہ مختلف عناوین کے تحت تین نئے فولڈر تیار کرنے کی توفیق ملی۔ (Muhammad the Liberator of Women) انگریزی میں اور ڈچ ترجمہ کیساتھ تیار کرکے پرنٹ کروایا گیا۔اس طرح (Women in the Holy Quran) کا بھی ڈچ میں ترجمہ کرکے پرنٹ کروایا گیا۔اس جلسہ کی حاضری 300 تھی۔

جلسہ سالانہ 2011ء

جماعت سُرینام کا بتیسواں جلسہ سالانہ ہفتہ 15نومبر 2011ء کو منعقد ہوا۔ ڈاکٹر فاروق دین محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام، محترم فرید جمن بخش صاحب نے مبائعین اور لاہوری جماعت میں فرق اور لئیق احمد مشتاق صاحب نے خلافت کی ضرورت و اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔اس جلسہ کی حاضری 160 تھی۔

جلسہ سالانہ سرینام 2012ء

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ سرینام کو مؤرخہ تیس نومبر اور یکم دسمبر 2012ء بروز جمعہ ہفتہ اپنا تینتیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اس جلسہ کیلئے ''بانیان مذاہب کا احترام'' عنوان منتخب کیا گیا۔اس جلسہ میں گیانا کے مبلغ انچارج کی قیادت میں جماعتی وفد شامل ہوا۔امسال پہلی دفعہ جماعت کے بچوں کو مختلف گریڈز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے پر تعلیمی ایوارڈز دیئے گئے۔

مؤرخہ 26 نومبر کو دن کے وقت (RBN TV.Ch 5) کا نمائندہ اپنے حالات حاضرہ کے پروگرام کیلئے محترم صدر صاحب کا انٹرویو لینے آیا۔یہ انٹرویو اسی شام سات بجے اور رات بارہ بجے راپارٹی وی کے پروگرام ''حالات'' (Halaat) میں نشر ہوا۔اُسی شب مقامی اخبار De Ware Tijd اور Dagblad SURINAME کے نمائندوں نے جماعت سے رابطہ کیا اور جلسہ کے موضوع، مقاصد اور جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس جلسہ میں اراکین پارلیمنٹ اور مختلف مذاہب کے نمائندے شامل ہوئے۔جماعتی تقاریر کے بعد مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔معزز مہمانوں میں پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر راجکمار رنجیت سنگھ، رکن پارلیمنٹ مسٹر گنیش کمار کندھائی، بہائی کمیونٹی کی نمائندہ خاتون (Mrs. Mia Stregels Quik) آریہ سماج کے نمائندے مسٹر گنگادین (Mr.Gangadien)، ایک غیر سرکاری تنظیم کلچرل یونی سرینام (Culturele Unie Suriname) کے صدر (Mr. Ashwien Adhin) انجینئر مسٹر اشون آدھن شامل تھے۔مسٹر آدھن نے اپنی گفتگو کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتِ بابرکات سے کیا، اور بتایا:

''امسال جنوری میں مجھے اس جماعت کی طرف سے اسلامی اصول کی فلاسفی نامی کتاب تحفتاً دی گئی تھی، یہ ایک بہترین کتاب ہے جو مجھے پڑھنے کا موقعہ ملا۔اس کتاب کو پڑھنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام انتہائی اعلیٰ پائے کے مصنف اور فلاسفر تھے۔اور اس کتاب میں انہوں نے خَلق اور خُلق کی جو تشریح بیان فرمائی ہے وہ بہت ہی لطیف اور روحانی معارف سے پر ہے، اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے آپ بہترین انسان بن سکتے ہیں اور ہم سب کو مل کر ایسے معاشرے کے قیام کیلئے کوشش کرنی چاہیے جہاں با اخلاق انسان رہتے ہوں۔''

اس کے بعد موصوف نے چند دن قبل دیوالی کے موقع پر جماعت کی طرف سے پیش کئے گئے سوئینیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

''ہماری تنظیم کی پچاس سالہ تاریخ میں یہ پہلی مسلمان جماعت ہے جس نے ہمارے تہوار پر ہمیں رواداری، بھائی چارے اور پر امن معاشرے کے قیام کیلئے مل کر کام کرنے کی پیشکش کی۔ ہم اس جماعت کے جذبے کی قدر کرتے ہیں اور میں اپنی تنظیم کی طرف سے تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔''

مؤرخہ یکم دسمبر کو ملک کے دو روزناموں (De Ware Tijd) اور (Dagblad SURINAME) نے جلسہ کی خبر کو تفصیل سے شائع کیا۔ اوّل الذکر اخبار نے اسلام مخالف فلم کے حوالے سے جماعت کے مؤقف کی وضاحت کی اور لکھا کہ:

''آجکل بانی اسلام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے متعلق امریکہ میں بنائی گئی ایک فلم کا کافی چرچا ہے اس لئے جماعت احمدیہ سرینام نے اپنے جلسہ سالانہ کا پروگرام اسی حوالے سے ترتیب دیا ہے اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات کو ہی جلسہ کا عنوان بنایا ہے، تاکہ دین اسلام کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے۔جماعت احمدیہ کا مؤقف ہے کہ کسی مسلمان کے ذاتی عمل کی وجہ سے دین اسلام کی تضحیک کرنا درست نہیں، کیونکہ اسلام کی تعلیم بہت پاک سچی اور حقیقت پر مبنی ہے۔اسلام مخالف فلم کے حوالے سے اس جماعت کے امام حضرت مرزا مسرور احمد دنیا کے سامنے اپنا مؤقف پیش کر چکے ہیں، کہ آزادی رائے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی مذہب کے بانی کے بارے میں بیہودہ گوئی کی جائے۔''

مؤخر الذکر نے جماعت سرینام کے جلسہ ہائے سالانہ کی مختصر تاریخ اور جلسہ کے اغراض ومقاصد کو نمایاں طور پر شائع کیا۔اور لکھا کہ:

''اس جماعت کے بانی نے جماعت کے قیام کے دو سال بعد ممبران کی روحانی اور دینی علم کو بڑھانے کیلئے جلسہ سالانہ کا نظام جاری کیا، اور یہ جلسہ اسی نظام کا حصہ ہے۔اس جلسہ کا موضوع بانی اسلام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سچی محبت ہے۔کیونکہ آجکل بانی اسلام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات پر حملے ہو رہے ہیں۔''

جلسہ سالانہ 2013ء

مؤرخہ 30،29نومبر 2013ء کو جماعت سُرینام کو اپنا 34واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔پہلے دن ''جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد''، ''شاملین جلسہ کے لئے دعائیں'' اور دوسرے دن ''نظام خلافت کی اہمیت''، ''موعود اقوام عالم''، ''جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام'' جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اور مہمانوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اس جلسہ میں مختلف مذاہب کے نمائندوں اور 30مہمانوں سمیت 200افراد شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ 2014ء

جماعت احمدیہ سرینام کو مؤرخہ 15،14نومبر 2014ء کو اپنا 35واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ امسال جلسہ سالانہ کیلئے 24تا26اکتوبر کی تاریخیں معین کی گئی تھیں۔مگر ستمبر کے وسط میں سرینام میں ''چکن گنیا'' (Chikungunya) نامی متعدی بیماری پھیل گئی اور متعدد افراد جماعت سمیت ہزاروں سرینامی اس بیماری سے متاثر ہوئے اور چند اموات بھی ہوئیں۔اکتوبر میں شہر بھر میں صفائی اور سپرے کا کام جاری تھا اس وجہ سے جلسہ سالانہ 15،14نومبر کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔مختلف سرکردہ افراد اور مذہبی تنظیموں کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے بچوں کے لئے اعزازی اسناد تیار کروائی گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31اکتوبر 2014ء (جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے ہر احمدی کو دنیا کو بھلائی کی طرف بلانے اور ہر ایک کی بھلائی چاہنے کی نصیحت فرمائی ہے) کو جلسہ کا موضوع بنایا گیا، اور حضور انور کے خطبہ جمعہ کا ترجمہ کرکے دوسرے دن کی تقریر تیار کی گئی۔

جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش کی گئی، مختلف بینرز آویزاں کئے گئے اور سٹیج بنایا گیا۔جلسہ کی اہمیت اور برکات کو واضح کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات تیار کئے گئے۔ پہلے دن کا پروگرام افراد جماعت کیلئے مخصوص تھا، اور پہلے دن جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس نظام کی برکات کے حوالے سے تقاریر ہوئیں۔ دوسرے دن محترم فرید جمن بخش صاحب نے ''خیر امت''، ڈاکٹر فاروق دین محمد صاحب نے ''دیگر مذاہب کے احترام کے حوالے سے اسلامی تعلیم'' اور خاکسار لئیق احمد مشتاق نے ''محسن انسانیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔مختلف مذاہب کے نمائندوں اور چند مساجد کے آئمہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دوسرے

دن تیرہ طلباء و طالبات کو تعلیمی ایوارڈ دیئے گئے۔ اس جلسہ کی حاضری 220 تھی، جس میں 6 نومبائعین اور 50 مہمان شامل تھے۔

جلسہ سالانہ 2015ء

مؤرخہ 17 اکتوبر 2015ء کو جماعت کا 36واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ محترم رفیع احمد علی جان صاحب نے ''ذاتی اصلاح''، محترم ساحر چراغ علی صاحب نے ''اسلام اور مذاہب عالم'' خاکسار لئیق احمد مشتاق نے ''انبیاء کی مخالفت سنّت مستمرہ'' اور محترم انور علی بخش صاحب نے ''مسلمانوں کی سائنسی خدمات'' عناوین پر تقاریر کیں۔ اس موقع پر جماعت کے گیارہ بچوں بچیوں کو تعلیمی ایوارڈ دیئے گئے۔ اس جلسہ کی حاضری دوسو کے قریب تھی۔

جلسہ سالانہ 2016ء

جماعت احمدیہ سرینام کو مؤرخہ 26 تا 28 اگست 2016ء اپنا 37واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ کیساتھ جماعت کے قیام کی ساٹھ سالہ تقریب بھی شامل تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم رفیع احمد علی جان صاحب کی منظوری بطور افسر جلسہ عطا فرمائی، نیز گیانا، فرنچ گیانا اور ٹرینیڈاڈ کے مبلغین کے علاوہ محترم مولانا اظہر حنیف صاحب مشنری انچارج و نائب امیر امریکہ کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اجازت عطا فرمائی۔

جلسہ کمیٹی نے آغاز میں ماہانہ اور پھر ہفتہ وار میٹنگ کر کے جلسہ کی بھرپور تیاری کی مختلف عناوین پر چار فولڈرز، ختم نبوت کے حوالے سے بزرگان سلف اور جماعت کا مؤقف، اور جماعت کی ساٹھ سالہ تاریخ کے ترجمے کا کام بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ نیز جماعت کے قیام کے ساٹھ سال کا لوگو بھی تیار کروایا گیا۔ تعمیر ومرمت کے کچھ کام کروائے گئے۔ مسجد کے صحن میں نئی ٹف ٹائل لگوائی گئی۔ گیسٹ روم میں ٹائل لگوائی گئی، بیت الخلا بنوائے گئے اور چار دیواری کو پینٹ کروایا گیا۔

جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں جماعتی وفد نے مؤرخہ 11 اگست کو ڈائریکٹر کلچر (Mr.Stanly Sidoel) مسٹر سٹینلی سدول، اور مؤرخہ 12 اگست کو وزیر داخلہ مسٹر مائیک نورسلیم (Mr Mike Noersalim) سے ملاقات کی، جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا، قرآن مجید اور دیگر کتب پیش کیں اور جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ اس ملاقات کی رپورٹ، تصاویر، جماعت کا تفصیلی تعارف، جلسہ سالانہ کے انعقاد اور وزیر داخلہ کی شمولیت کی خبر مقامی ٹی وی، اخبارات اور آن لائن اخبارات میں (12) بارہ دفعہ شائع ہوئی، اور بفضل خدا جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل ملک کے ہر گوشے میں اس کی خبر پھیل گئی۔

جلسہ سالانہ کے لئے ایک دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کر کے کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ حکومتی افسران، سفارتخانوں اور مختلف مذہبی تنظیموں کو جماعت کے تعارفی خط کیساتھ جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جلسہ کے لئے سائبان تیار کئے گئے، مسجد اور جلسہ گاہ کو انتہائی خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا۔ لجنہ کیلئے مسجد سے ملحقہ ہال کو آراستہ کیا گیا اور بڑی سکرین کے ذریعہ جلسہ کی کاروائی دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے کیلئے الگ سائبان تیار کروایا گیا، جماعت کے قیام کے ساٹھ سال پورے ہونے کی خوشی میں کچھ سوینیئرز خصوصی طور پر تیار کروائے گئے۔ امسال پہلی بار ایک امریکن انڈین گاؤں (Pikin Poika) ''پکی پوئیکا'' سے رابطہ ہوا، جو ڈسٹرکٹ (Wanica) ''وانیکا'' میں واقع ہے۔

مؤرخہ 20 اگست کو جماعتی وفد نے اس گاؤں کا دورہ کیا، گاؤں کی چیف خاتون ''مس جان واندر بوش'' (Miss Joan van der Bosch) سے ملاقات کی اور انہیں جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ چیف کے عہدے کو مقامی زبان میں ''کپتان'' (Kapitein) کہا جاتا ہے۔ امریکن انڈین کے معروف ریڈیو (Koyeba) سے مؤرخہ 25 اگست کی شام پانچ بجے نصف گھنٹے کا پروگرام کیا گیا، جس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا، اور جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے، اور عوام الناس کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

مؤرخہ 22 اگست کو جماعتی وفد نے یونیورسٹی آف سرینام کے تین پروفیسرز سے ملاقات کی جماعت کا تعارف کروایا، ہر ایک کو ڈچ ترجمۃ القرآن مجید اور لٹریچر پیش کیا اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ اس موقعہ پر یونیورسٹی کی لائبریری کیلئے بھی جماعتی کتب کا سیٹ پیش کیا گیا۔

مؤرخہ 23 اگست کو ایک جرنلسٹ نے محترم صدر صاحب کا انٹرویو لیا، جس میں جلسہ کے اغراض و مقاصد اور پروگرام کی تفصیل پوچھی۔ یہ انٹرویو مؤرخہ 26 اگست کو مختلف ٹی وی چینلز نے اپنی خبروں میں نشر کیا۔

پہلے دن محترم رفیع احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ محترم مقصود احمد منصور صاحب مبلغ سلسلہ گیانا نے ''اسلام کی نمایاں خصوصیات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ پہلے دن پانچ مہمان مقررین کو سٹیج پر آنے کا موقعہ دیا گیا۔ پہلے مقرر ایک غیر سرکاری تنظیم (Culturele Unie Suriname (C.U.S.) کلچرل یونی سرینام کے صدر مسٹر انیل منورت (Mr. Anil Manorath) تھے۔

دوسرے مہمان مقرر وزارت تعلیم کے تحت قائم کلچرل ڈپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر (Mr.Stanly Sidoel) مسٹر سٹینلی سدول تھے۔ اس کے علاوہ (Mr. Abuna Boyer) مسٹر ابونا بوئیر صدر ''تحریک الاسلام'' مسٹر فاروق شیخ علی بخش صدر ''حقیقت الاسلام'' اور (Mr. Anwar Alibux) انجینیئر مسٹر انور علی بخش صدر ''الکیمیا فاؤنڈیشن'' نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا، اور محترم عبد الرحمٰن خان صاحب ریجنل مبلغ گیانا نے اختتامی دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

''محترم شمشیر علی شیخ علی بخش صاحب صدر جماعت سُرینام،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کو جماعت احمدیہ سرینام کا جلسہ سالانہ 26 تا 28 اگست 2016ء منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کی روحانی برکات سے کماحقّہ فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ہادی کامل ﷺ کی غلامی میں آپ ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے اور پھیلانے کیلئے بھیجا ہے۔ اور آپ کو یہ توفیق دی ہے آپ اس کی جماعت میں شامل ہیں۔ یہ ایک اعزاز ہے اور ایک انفرادیت ہے جو آپ پر ایک ذمّہ داری ڈالتی ہے کہ آپ نے بیعت کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے تو اس عہد کا پاس کرتے ہوئے، اس کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ احمدی جس جس ملک میں آباد ہیں، وہ احمدیت کے سفیر ہیں۔ دنیا کی نظر آپ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کا دعویٰ تب سچا ہو سکتا ہے جب آپ کے اندر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی پیدا کرنی چاہیے۔ صرف مسائل سے تم خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 188)

ایک اور موقع پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔۔۔۔ اس سے اس کی غرض یہ کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو۔۔۔۔۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ اٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ میں داخل ہوتے ہیں، اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں۔۔۔۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 94 تا 95)

پس آپ میں سے ہر احمدی کو اپنے اندر پاک روحانی تبدیلی پیدا کر کے دنیا کیلئے نیک نمونہ پیش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا احسان ہے کہ اس نے آپ کو خلافت احمدیہ کے ذریعہ وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے، اور اس کے ذریعہ اپنے قرب کی راہیں کھولی ہیں۔ میری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ اگر آپ دینی اور روحانی ترقی کرنا چاہتے ہیں تو اس روحانی نظام سے منسلک رہیں۔ خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق اور رابطہ رکھیں اور اطاعت کے معیاروں کو بلند کریں۔ خلیفہ وقت سے جڑنے کا ایک ذریعہ MTA ہے۔ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ خلیفہ وقت کے خطبات اور خطابات سنیں۔ ان سے آپ کو فراست عطا ہوگی۔ اور آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر احمدی کو اس کی توفیق دے اور اسلام احمدیت کی تعلیمات کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے بنیں۔ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔''

محترم مولانا اظہر حنیف صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے ''خلافت حقہ اور دولت اسلامیہ'' کے عنوان پر انتہائی پر مغز اور پر اثر تقریر کی جسے حاضرین نے بڑی توجہ اور دلجمعی سے سنا۔

وزیر داخلہ مسٹر مائیک نورسلیم نے آج کے پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شامل ہونا تھا، لیکن اچانک بیماری کے باعث وہ ہسپتال میں داخل ہو گئے اور ان کی تقریر ان کے نمائندے (Mr.Nasier Eskak) مسٹر محمد نصیر ایس کاک نے پڑھ کر سنائی موصوف نے کہا کہ:

''آجکل کے پر آشوب دور میں سرینام دنیا کے ان چند پر امن ملکوں میں سے ایک ہے جہاں مختلف رنگ، نسل اور عقیدے کے لوگ پر

امن طریق پر زندگی گذار رہے ہیں۔مذہب اور عقیدے کی آزادی ہمارے آئین کا حصہ ہے۔ارباب اختیار اس بات کو جانتے ہیں کہ کردار سازی میں مذہب بنیادی اہمیت کا حامل ہے،اور اس مقصد کیلئے ہم آپ کی جماعت کی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور آپ کا ماٹو بھی قابل قدر ہے۔اخلاقی اور مذہبی اقدار کا قیام ہمارے لئے ایک چیلنج ہے اور آپ کا ماٹو اس کام کو آسان بناتا ہے۔اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام امن اور بھائی چارے کا دین ہے،خدا اور رسول اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔آپ اس پیغام کو معاشرے میں پھیلائیں تا کہ دنیا میں ہمارے ملک کا نام روشن ہو۔‘‘

اس کے بعد ایمرانڈین گاؤں کی چیف(Mrs Joan van der Bosch)مس جون واندبوش نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اس کے علاوہ انڈین سفیر(Mr. Satendar Kumar) مسٹر ستندر کمار، رکن پارلیمنٹ اورحزب اختلاف کے رہنما(Mr.Chandrikapersad Santokhi)مسٹر چندریکا پرشادسنتوکھی،بہائی کیونٹی سرینام کے صدر(Mr.Theo Habraken)، بین المذاہب کونسل سرینام کی صدر(Mrs Hedy Heymans)، مسجد نبوی کے امام حاجی صدیق مرتاباد اور (Inheemse Platform) ایمرانڈین حقوق تنظیم کی نمائندہ مس آنشکا کرسٹیان (Mrs Anushka Christiaan) نے بھی مہمان مقرر کی حیثیت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اختتامی دعا محترم مولانااظہر حنیف صاحب نے کروائی۔

تیسرے دن کی پہلی تقریر محترم مولانا عبدالرحمٰن خان صاحب نے ’’دعوت الی اللہ کی اہمیت اور طریق‘‘ کے موضوع پر کی۔دوسری تقریر محترم ڈاکٹر فاروق دین محمد صاحب نے ’’خلافت کی اہمیت اور برکات‘‘ کے حوالے سے کی،نیز تین بچوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر واقعات بیان کئے۔

بعد ازاں مہمان خصوصی رکن پارلیمنٹ پروفیسر ریاض نورصاحب کو سٹیج پر بلایا گیا۔دوران گفتگو موصوف نے کہا:

’’میں ممبران جماعت اور مجلس عاملہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔یہ کامیاب جلسہ آپ کی مسلسل محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔چند دن قبل آپ کی جماعت کی طرف سے کچھ کتب مجھے ملیں،اور انہیں پڑھنے کا موقع ملا۔یہ واقعتاًایک علمی خزانہ ہے جو مجھے ملا ہے،جوانتہائی گہرے اور تحقیقی مضامین اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں‘‘۔اس کے علاوہ مختلف مساجد کے آئمہ کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔بعد ازاں جماعت کے نوبچوں کو تعلیمی اعزازات دیئے گئے۔اختتامی دعا مولانا اظہر حنیف صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے کروائی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تینوں دن مختلف مذاہب،رنگ اورنسل سے تعلق رکھنے والے تین سوستر مہمان شامل ہوئے۔چھ نومبائعین سمیت ایک سو اسی(180) افراد جماعت جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ہالینڈ اور ٹرینیڈاڈ سے تین،تین اور گیانا سے پانچ افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔یوں خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلی بار ہمارے جلسہ کی حاضری پانچ سو سے زائد ہوئی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

امریکہ،ہالینڈ اور گیانا کے سفیروں کی طرف سے مبارک باد کے خطوط موصول ہوئے،اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے شرکت سے معذرت کی گئی۔گیانا ایمبیسی کے دو نمائندے جلسہ میں شامل ہوئے۔

نیشنل اسمبلی کی چیئر پرسن (Mrs.Jennifer Simmons) مس جینیفر سیمونز کی طرف سے مبارکباد کا خط اور پھول بھجوائے گئے۔اس کے علاوہ مختلف تنظیموں اور مساجد کی طرف سے بھی پھول بھجوائے گئے۔امیر صاحب ہالینڈ،اور مبلغ سلسلہ برازیل کی طرف سے مبارکباد کے پیغام بھجوائے گئے۔

میڈیا کوریج

امسال مولاکریم نے ہماری حقیر کوششوں کو بے پناہ نوازا،اور پرنٹ میڈیا،الیکٹرانک اور شوشل میڈیا پر ہمارے جلسے اور دیگر پروگرامز کو بے پناہ شہرت اور غیرمعمولی کوریج ملی،اور مؤرخہ 16اگست 2016ء سے 4 ستمبر تک ساٹھ 60 بار جماعت اور جلسہ کی خبر شائع ہوئی،اور لاکھوں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

جلسہ سالانہ 2017ء

جماعت احمدیہ سرینام کو مؤرخہ 3،4نومبر 2017ء بروز جمعہ۔ہفتہ اپنا 38واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی،جس کے دوسرے دن کے پروگرام کا موضوع ’’جہاد‘‘ تھا۔گذشتہ سال پہلی بار ایک ایمرانڈین گاؤں ’’پکی پوپکا‘‘ سے رابطہ ہوا،اور وہاں کی چیف چند افراد کیساتھ جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔جس کے بعد ان سے متعدد بار رابطہ کیا گیا،اور جماعتی وفد نے ان کے گاؤں کا دورہ بھی کیا۔امسال جب انہیں جلسہ سالانہ کی دعوت دی گئی تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مزید ایمرانڈین چیفس کو جلسہ میں مدعو کیا جائے،چنانچہ ان کی مدد سے پانچ گاؤں کے چیفس کو دعوت دی گئی،اور امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے دو نئے ایمرانڈین گاؤں کے چیفس بھی مع وفد ہمارے جلسہ میں شامل ہوئے۔جماعتی مقررین نے قرآن مجید،اسوہ رسول ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی روشنی میں جہاد کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا۔

مہمان مقررین

مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کے لئے قائم تنظیم کی سیکریٹری مسزمریم غفور خان پہلی بارکسی جماعتی پروگرام میں شامل ہوئیں۔دوران گفتگو انہوں نے کہا کہ:

’’ایک مسلمان کی حیثیت سے مجھے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کی توفیق ملتی رہتی ہے،مگر جہاد کی جوحقیقت آج یہاں سننے کو ملی وہ بہت خوبصورت اور قابل عمل ہے۔‘‘

سناتن دھرم سرینام کے نمائندے(Nitin Jagbandhan) پنڈت نیتن جگ بندھن بھی پہلی بار جماعتی پروگرام میں شامل ہوئے۔موصوف نے کہا کہ:

’’مذہبی کام سے تعلق ہونے کے ناطے میں نے اپنی تعلیم کیساتھ ساتھ بائبل اور قرآن مجید کا مطالعہ بھی کیا ہے،مگر جہاد کا اصل مطلب اور وسیع مفہوم آج سننے کو ملا۔اس پروگرام میں شامل ہونے کے بعد مجھے جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام کے کاموں سے آگاہی ہوئی۔‘‘

ایمرانڈین گاؤں کی چیف(Mrs Joan van der Bosch) مس جون واندبوش نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

’’یہ مسلسل دوسرا سال ہے جب میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہی ہوں۔اور اسلام کے بارے میں میری سمجھ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔اسلام کا جو تصور اور تعلیم جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ دوسرے مسلمان فرقوں کی تعلیم اور عمل سے بہت مختلف اور زیادہ قابل قبول ہے۔اور آپ لوگ مہمان کو جس طرح عزت واحترام دیتے ہیں وہ بہت ہی قابل قدر ہے۔‘‘

ایمرانڈین گاؤں (Maho)ماہو کی چیف’’مس آسترید توآنا‘‘ (Mrs Astrid Tuanae)اپنے وفد کے ہمراہ پہلی بارکسی اسلامی پروگرام میں آئیں،انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

’’ہمیں جب ایک مسجد کی طرف سے دعوت ملی تو ہم بہت متذبذب تھے کہ پتہ نہیں کیا ہوگا،لیکن آپ لوگوں نے بہت محبت اور اپنائیت کے ساتھ ہمارااستقبال کیااور مختلف رنگ،نسل اور مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ جمع دیکھ کرہمیں خوشگوار حیرت ہوئی۔ہم اس عزت افزائی کے لئے جماعت احمدیہ کے مشکور ہیں۔‘‘

رکن پارلیمنٹ مسٹر ریاض نور محمد صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

’’میں جماعت احمدیہ کو اس جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اس طرح کا پروگرام یقیناًروحانی ترقی اور علم میں اضافے کا ذریعہ ہے۔سب کومعلوم ہے کہ مسلمانوں کے طرزعمل کی وجہ سے اس وقت دین اسلام عالمی طور پر تنقید کی زد میں ہے،ان حالات میں اس جماعت کی یہ کوشش کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو اچھے انداز سے دوسروں تک پہنچایا جائے بہت ہی قابل قدر ہے۔ہم سب کو اس کوشش میں شامل ہونا چاہیے،اور اپنے بچوں کو بھی اس تعلیم سے روشناس کروانا چاہیے۔‘‘

مسٹروم باکر (Mr.Dr.Wim Bakker) جو پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں اور لمبا عرصہ ’’پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ سرینام‘‘ کے چیئرمین رہے۔2005ء تا 2010ء پارلیمنٹ کے رکن رہے،متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں،اور اس وقت ایک سیاسی پارٹی (Seti Sranang) سیٹی سرانان کے صدر ہیں۔پہلی بارکسی جماعتی پروگرام میں شامل ہوئے۔دوران گفتگو انہوں نے کہا:

’’میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس پروگرام میں شمولیت کا موقع ملا،یہ ایک بہت خوشگوار علمی تجربہ ہے۔اگر اس پروگرام میں نہ آتا اور گھر میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر وقت گذار دیتا تو بہت خسارے کی بات تھی۔جہاد کا تفصیلی مطلب اور آپ کی جماعت کا مؤقف جان کر بہت اچھا لگا۔‘‘

انڈین سفیر(Mr.Satendar Kumar) مسٹر ستندر کمار نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

’’میرے لئے یہ بہت فخر کی بات ہے کہ آپ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ اپنے خیالات کا اظہار کروں۔حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا ہندوستان میں پیدا ہونا اس ملک کے لئے اعزاز کی بات ہے۔مذہب کی تعلیم کا خلاصہ اپنے آپ کو قادر مطلق کی مرضی کے تابع کرنا ہے،اور جماعت احمدیہ اس تعلیم کو عام کرتی ہے۔‘‘

ملک کی معروف سیاسی جماعت(VHP) کے صدر کی نمائندگی میں (Dr. Malti Sardjoe)ڈاکٹر مالتی سارجو جلسہ میں شامل ہوئیں،موصوفہ نے کہا:’’میں نے جب یہ سنا کہ اس جلسے میں جہاد کے موضوع پر تقریر ہوگی تو میں نے اس لفظ پر تحقیق کی،اور واقعۃً اس نتیجے پر

پہنچی کہ دین اسلام جس جہاد کی طرف بلاتا ہے وہ اپنی اصلاح اور معاشرے میں امن وسکون قائم کرنا ہے۔ اور آپ کی جماعت کے بانی نے اسی جہاد کی طرف بلایا ہے، اور مقررین نے بہت خوبصورت انداز میں اس مقصد کو واضح کیا ہے‘‘۔

پروگرام کے اختتام سے قبل معزز مہمانوں اور مختلف مذاہب کے چھ نمائندوں کو جماعتی لٹریچر اور فولڈرز پیش کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کی حاضری 350 جس میں 2 نومبائعین، اور 88 مہمان شامل ہیں۔

میڈیا کوریج

امسال بھی پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ہمارے جلسے کو بہت کوریج ملی، اور تین اخبارات، ایک ٹی وی چینل، دو ریڈیو اور دس آن لائن اخبارات نے جلسہ کی خبر مع تصاویر تفصیل سے شائع کی۔ ان اخبارات میں ملک کی سب سے معروف ویب سائٹ (Starnews) ’’سٹار نیوز‘‘، (Suriname Herald) ’’سرینام ہیرالڈ‘‘ روزنامہ Dagblad (SURINAME) داخ بلاد سرینام شامل ہیں۔ اس طرح کل 16 دفعہ جلسہ سالانہ کی خبر کی اشاعت ہوئی، اور میڈیا کے ذریعہ لاکھوں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ اکثر اخبارات نے ’’احمدیہ مسلم جماعت کا کامیاب 38واں جلسہ سالانہ‘‘ کے عنوان سے خبر شائع کی۔ اور جہاد کے حوالے سے جماعت کے مؤقف کو نمایاں طور پر پیش کیا۔ شام کے اخبار روزنامہ (De West) نے سب سے زیادہ تفصیلی خبر شائع کی۔ تری شول ٹی وی چینل نے صدر صاحب کی جہاد والی تقریر کا اقتباس اور مہمان مقررین کے جماعت کے بارے میں تعریفی کلمات کو تفصیل سے نشر کیا۔ ایمرا انڈین وفود کی پروگرام میں شمولیت کو میڈیا نے خاص طور پر کوریج دی۔

جلسہ سالانہ 2018ء

جماعت سُرینام کا انتالیسواں جلسہ سالانہ 20، 19 اکتوبر 2018ء بروز جمعہ ہفتہ منعقد ہوا۔ پہلا دن افراد جماعت کے لئے مخصوص تھا۔ محترم شمشیر علی صاحب اور مبلغ سلسلہ نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ نیز چھ طلباء کو تعلیمی اسناد دی گئیں۔ دوسرے دن مختلف مذاہب کے نمائندے اور غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ اور ’’اسلام ایک رواداری کا مذہب‘‘، ’’اسلام عالمی امن کا ضامن‘‘، ’’باہمی تعاون کے حوالے سے اسلامی تعلیم‘‘ جیسے موضوعات پر محترم ڈاکٹر فارق دین محمد صاحب، محترم فرید جمن بخش صاحب اور خاکسار لئیق احمد مشتاق نے تقاریر کیں۔

مہمان مقررین میں وزارت داخلہ کے زیر انتظام شعبہ مذہبی امور کے ڈائریکٹر (Mr. Stanley Soeropawiro) مسٹر سٹینلی سوروپاویرو، ’’تحریک الاسلام سُرینام‘‘ کے صدر (Imam Abuna Boyer) امام ابونا بویر اور سناتن دھرم سُرینام کے نمائندہ پنڈت نیتن جگ بندھن شامل ہیں۔ اس جلسہ کی حاضری 185 تھی۔

سرینام کا 40واں جلسہ سالانہ

خداتعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ سرینام کو مؤرخہ 8 تا 10 نومبر 2019ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنا 40واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کے لئے ایک دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کرکے کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ اراکین پارلیمنٹ، حکومتی افسران، آئمہ مساجد، مختلف مذہبی اور سماجی تنظیموں کو جماعت کے تعارفی خط کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جلسہ کے لئے سائبان تیار کئے گئے، مسجد اور جلسہ گاہ کو انتہائی خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا۔ کھانے کے لئے الگ سائبان تیار کروایا گیا۔ ایمرا انڈین گاؤں (Pikin Poika) ’’پکی پوئیکا‘‘، اور (Maho) ’’ماہو‘‘ سے مقامی لوگ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آئے۔ پہلے دن خاکسار نے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد اور شمولیت کی تلقین کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کئے۔ بعد ازاں چالیسویں جلسہ سالانہ کی خوشی میں جماعت کے ایک بزرگ نے کیک کاٹا۔

دوسرے دن کی پہلی تقریر محترم شمشیر علی صاحب کی تھی، موصوف نے مؤرخہ 8 اکتوبر کو ’’یونیسکو‘‘ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ’’قیام امن میں اسلام کا کردار‘‘ والی تقریر کا ترجمہ حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے ’’احمدیت اسلام کی حقیقی خادم‘‘ کے حوالے سے حاضرین کو جماعتی کی عالمی تبلیغی کاوشوں سے آگاہ کیا۔ محترم نوشاد چراغ علی صاحب نے ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت باپ‘‘ کے عنوان پر تقریر کی اور بچوں کے حقوق کے قیام کے حوالے سے موجودہ زمانے میں اقوام متحدہ کی کوششوں کے بالمقابل چودہ سو سال قبل رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا پیش کردہ اسوہ اور تعلیم سے حاضرین کو آگاہ کیا۔

مہمان مقررین میں انڈین سفیر کی نمائندہ اور انڈین کلچرل سنٹر کے ڈائریکٹر (Dr.Sharad Kumar) ڈاکٹر شرت کمار، ایمرا انڈین دیہات کی ترقی کے لئے بنائی گئی تنظیم کی ڈائریکٹر (Miss Cylene Frans M.Sc) مس سیلینا فرانس (جو پہلی بار کسی جماعتی پروگرام میں شامل ہوئیں)، رکن پارلیمنٹ اور یونیورسٹی آف سرینام کے انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر ریاض نور محمد صاحب شامل تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ:

’’آج اس جلسہ کے علاوہ مجھے تین اور پروگرامز کی دعوت تھی لیکن میں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کو ترجیح دی، اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ میں جب بھی یہاں آیا اسلام کے بارے میں بہترین لٹریچر دیکھنے کا موقع ملا۔ دین اسلام کی بہترین تعلیم سننے کا موقع ملتا ہے جو میرے علم میں اضافے کا باعث بنتی ہیں مختلف علمی مذاق رکھنے والے افراد سے ملنے کا موقع ملتا ہے۔ اور ویسے بھی یہ آپ کا چالیسواں جلسہ سالانہ ہے، اس لئے میں باقی سب مصروفیات چھوڑ کر آپ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے آیا ہوں۔‘‘

پروگرام کے آخر پر محترم صدر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور خاکسار نے اختتامی دعا کروائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسرے دن 75 مہمان اور 125 افراد جماعت جلسہ میں شامل ہوئے۔ رکن پارلیمنٹ اور ریٹائرڈ پولیس کمشنر مسٹر کرشنا حسین علی بھی دوسرے دن کے پروگرام میں شامل ہوئیں۔

تیسرے دن کے پروگرام کی پہلی تقریر محترم فرید جمن بخش صاحب نے ’’عالمی بحران اور ان کا حل‘‘ کے موضوع پر کی۔ اور عالمی امن کو درپیش خطرات اور ان کے پائیدار حل کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ نصائح پیش کیں۔ دیگر مقررین نے ’’نماز کے قیام‘‘ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات، ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت پڑوسی‘‘ اور ’’اخلاق وکردار کی تعمیر میں مذہب کا کردار‘‘ کے حوالے سے دین اسلام کی تعلیم پیش کی۔

مہمان مقررین میں مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کے لئے قائم تنظیم کی سیکرٹری مسز مریم غفور خان، صوفی ازم سرینام کے نمائندہ مسٹر انتونیوس آنندا (Mr. Antonius Ananda) سناتن دھرم سرینام کے نمائندے پنڈت نیتن جگ بندھن (Mr. Nitin Jagbandhan) شامل ہیں۔ پنڈت صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

’’ہم تمام مسلمان تنظیموں کا احترام کرتے ہیں، لیکن آج میں یہ بات علی الاعلان کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے سوا کبھی کسی اسلامی تنظیم نے ہمیں اپنے پروگرام میں دعوت نہیں دی۔ یہ جماعت ہمیشہ مختلف مذاہب رنگ اور نسل کے لوگوں کو دعوت دیتی ہے۔ انہیں عزت کے ساتھ بٹھا کر اپنے دین کی تعلیم ان کے سامنے پیش کرتی ہے اور بھرپور مہمان نوازی بھی کرتی ہے۔ جس طرح آپ کی جماعت عوام الناس کو مذہب اسلام کی طرف راغب کر رہی ہے وہ بے حد قابل تعریف ہے۔‘‘

امسال جماعت کے 8 بچوں نے مختلف تعلیمی اداروں میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ ان طلباء اور طالبات کو ایک خوبصورت سرٹیفکیٹ، پھولوں کے گلدستے اور نقد انعام سے نوازا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی حاضری 270 تھی۔

میڈیا کوریج

امسال بھی مولا کریم نے ہماری حقیر کوششوں کو اپنے فضلوں سے نوازا۔ پرنٹ اور سوشل میڈیا پر ہمارے جلسے کو بہت کوریج ملی۔ روزنامہ ’’داخ بلاد سرینام‘‘ (Dagblad SURINAME) نے مؤرخہ 11 نومبر کو جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کے حوالے سے خاکسار کا انٹرویو، مقررین کی تقاریر کے اقتباس اور مہمان مقررین کے تفصیلی تاثرات شائع کئے، اور اپنی ویب سائٹ پر بھی اس خبر کو شیئر کیا۔ اسی اخبار نے مؤرخہ 12 نومبر کو تیسرے دن کی تقاریر کے اقتباس اور مہمان مقررین کے تاثرات مرکزی رنگین صفحہ پر شائع کئے۔ ’’ریڈیو راپار‘‘ نے بھی جلسہ کی خبر تفصیل کے ساتھ نشر کی جسے ہالینڈ کے لوگوں نے بھی سنا، اور وہاں سے مبارک باد کے پیغام بھجوائے۔ یوں ہزاروں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ مسٹر کرشنا حسین علی اور پنڈت جگ بندھن نے اپنے فیس بک پیج پر جلسہ کی تصاویر اور تاثرات شیئر کئے جسے سینکڑوں افراد نے پسند کیا اور مبارکباد کے پیغامات دئے۔

جلسہ سالانہ 2020ء

گزشتہ سال ہم نے 16 تا 18 اکتوبر 2020ء جلسہ سالانہ کی تاریخیں مقرر کی تھیں، لیکن کرونا کی عالمی وبا کی وجہ سے جلسہ کا انعقاد ممکن نہیں ہوسکا۔ اللہ تعالیٰ ان مبلغین کو جزائے کثیر عطا فرمائے جنہوں نے اس ملک میں جلسہ سالانہ کے نظام کو قائم کیا، اور مضبوط بنیادوں پر استوار کیا۔ ان ممبران کو بھی اپنے فضلوں سے نوازے جنہوں نے اس نظام کی اہمیت کو سمجھا، اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنایا۔

قارئین الفضل کی خدمت میں جماعت احمدیہ سُرینام کے نفوس و اموال میں بے انتہا برکت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

انیس احمد ندیم۔ مبلغ سلسلہ جاپان

جلسہ سالانہ جاپان کی تاریخ

بعض تاریخی جلسوں کا تذکرہ اور جلسہ سالانہ پر خدمت کرنے والے احباب وخواتین کا ذکرِ خیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کی دینی، اخلاقی اور روحانی تربیت کے لئے 1891ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔آپ نے جلسہ سالانہ کے اجراء کے ساتھ اس نظام کی وسعت کی پیش خبری دیتے ہوئے فرمایا:

’’اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی، کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 281 تا 282)

جماعت احمدیہ جاپان کا پہلا جلسہ سالانہ

اس پیش خبری کے تقریباً نوے برس کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور عنایات کے نتیجہ میں جاپان میں اس بابرکت نظام کا اجراء ہوا۔مؤرخہ 2جنوری 1981ء کو جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں واقع انٹرنیشنل ہاؤس میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ میں دو جاپانی احمدی مسلمانوں سمیت کل 10احباب شامل ہوئے۔مؤرخہ 9فروری 1981ء کو روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق یہ جلسہ دو حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلے حصہ میں جاپانی احمدی مسلمان مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب، مکرم سید رفیق احمد شاہ صاحب اور مکرم ملک منیر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔جلسہ سالانہ کے دوسرے حصہ میں جلسہ کے شاملین نے جاپان میں اسلام احمدیت کی اشاعت وترقی کے لئے تدابیر حسنہ پر غور وخوض کیا۔ یہ جلسہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جاپان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

جاپان کے پہلے افسر جلسہ سالانہ مکرم مغفور احمد منیب صاحب اس جلسہ کی کیفیات کو یوں بیان کرتے ہیں:

’’پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ گاہ محض ایک کمرہ پر مشتمل تھا۔مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امیر جماعت احمدیہ جاپان نے جب مجھے افسر جلسہ مقرر کیا تو کچھ عجیب سا لگا لیکن بعد میں منعقد ہونے والے جلسوں اور اس نظام کی تدریجی ترقی دیکھ کر الٰہی سلسلوں کی تخم ریزی اور نظامِ سلسلہ کی برکات کے مضمون کو سمجھنے میں مدد ملی۔ پہلے جلسہ میں جاپانی احمدی مسلمان مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب سمیت گنتی کے چند احباب شامل ہوئے۔‘‘

جماعت احمدیہ جاپان کا دوسرا جلسہ سالانہ یکم جنوری 1982ء کو احمدیہ

سنٹر ٹوکیو میں منعقد ہوا۔ 1984ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس کے اجراء کے بعد جاپان میں جماعت کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کا نظام بھی وسعت اختیار کرنے لگا، پہلے ایک دن کی بجائے دو روزہ اور پھر تین روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہونے لگا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی پاکستان سے ہجرت اور پاکستان میں بسنے والے مظلوم احمدیوں کی یاد جلسہ سالانہ جاپان کے ماحول میں بھی غیر معمولی طور پر محسوس کی جانے لگی۔مکرم مغفور احمد منیب صاحب سابق امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جاپان بیان کرتے ہیں:

’’ایک جلسہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی آواز میں اسیرانِ راہ مولیٰ کے لئے کہی جانے والی نظم ’’جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے‘‘ کی کیسٹ تحفۃً احباب کے لئے بھجوائی۔آخری سیشن میں دعا سے قبل یہ نظم احباب کو سنائی گئی اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو یہ کیسٹ بطور تحفہ دی گئی۔ایک جلسہ پر حضورؒ نے بعض معین نظموں کے بارہ میں فرمایا کہ یہ عصمت اللہ صاحب کی آواز میں پڑھائی جائیں اور ریکارڈ بھی کی جائیں۔ان سالوں میں جلسہ سالانہ کا آخری دن اپنے اندر ایک خاص کیفیت رکھتا تھا۔حضور رحمہ اللہ کی جاپان کے جلسوں میں از راہ شفقت دلچسپی، اسیرانِ راہ مولیٰ اور شہدائے احمدیت کی قربانیوں کی یاد اور جلسہ سے جدائی کا غم دعا کے دوران سسکیوں میں تبدیل ہوجاتا اور دلوں کی صفائی کا موجب بنتا‘‘

1981سے 2021ء تک چار عشروں پر پھیلی ہوئی جلسہ سالانہ جاپان کی تاریخ کا ایک مضمون میں احاطہ کرنا امر محال ہے۔ جو احباب ان جلسوں میں شامل ہوئے وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ ان چالیس سالوں میں منعقد ہونے والے متعدد جلسے ایسے یادگار اور ایمان افروز تھے کہ سالوں بعد بھی ان کی یادیں ذہنوں پر نقش ہیں۔جلسہ سالانہ جاپان میں شامل ہونے والے اور ان بابرکت جلسوں میں خدمت کے مواقع حاصل کرنے والے احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ ’’جلسہ سالانہ جاپان کی تاریخ‘‘ ہر پہلو سے مکمل کرنے کے لئے اپنی یادیں تحریر کریں اور جماعت احمدیہ جاپان کو ارسال کریں تاکہ یہ ذکر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوسکے۔سر دست مکرم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل کی تحریک پر اس مضمون کے لئے خاکسار نے چند ایسے جلسوں کا ذکر چنا ہے جو غیر معمولی تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا جلسہ سالانہ جاپان سے خطاب

جماعت احمدیہ جاپان کا 12واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 2 تا 4نومبر 1991ء ناگویا کے نواحی علاقہ Setoمیں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ احباب جماعت احمدیہ جاپان کے لئے اس لحاظ سے یادگار ہے کہ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح

الرابع رحمہ اللہ نے جماعت احمدیہ جاپان سے براہ راست مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

’’اُن کے نوجوانوں میں بے حد محبت کا مادہ ہے اور بہت زیادہ فدائیت پائی جاتی ہے۔تھوڑے سے اشارے پر بھی اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں۔ان کے اعداد وشمار بتائیں گے کہ آپ کو کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے فی کس قربانی کے لحاظ سے دنیا کی ہر دوسری جماعت کو نہ صرف پیچھے چھوڑ چکی ہے بلکہ بہت پیچھے چھوڑ گئی ہے۔ نئے معیار قائم کر دیئے ہیں۔ نئے پیمانے بنا دیئے ہیں اور ساری دنیا کے لیے ایک ایسا نمونہ بن گئی ہے جس کی پیروی کے لئے کھلی دعوت ہے۔۔۔ میں سمجھتا ہوں ان قربانیوں کے ذریعہ جماعت جاپان نے ایک مقام پیدا کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس مقام کو مزید وسعتیں بھی عطا کرے گا اور رفعتیں بھی عطا کرے گا پس میں آپ کے اس جلسہ سالانہ کا آغاز کرتے ہوئے اس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی اور تمام دنیا کی جماعتوں کی طرف سے بھی ان اعزازات پر مبارک باد دیتا ہوں جو نیکی کے میدانوں میں آپ نے حاصل کئے ہیں‘‘

(بحوالہ خطبہ جمعہ مؤرخہ یکم نومبر 1991ء فرمودہ مسجد فضل لندن)

خلافت خامسہ میں منعقد ہونے والا پہلا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ جاپان کا 23واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 3 تا 5مئی 2003ء کو منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ جاپان کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس جلسہ سالانہ کے لئے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کو بطور نمائندہ جلسہ سالانہ جاپان میں شمولیت کی ہدایت فرمائی۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا وصال ہوگیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب پروگرام کے مطابق جاپان تشریف لائے اور جماعت احمدیہ جاپان کے اس تاریخی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔خلافت خامسہ کے عہد مبارک میں منعقد ہونے والا یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا۔

جماعت جاپان کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی بنفس نفیس شمولیت

جماعت احمدیہ کا 26واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 13,12 مئی 2006ء کو ناگویا کے نواحی علاقہ Setoشہر میں منعقد ہوا۔ جماعت جاپان کے لئے یہ جلسہ اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بنفس نفیس رونق افروز ہوئے۔ جلسہ سالانہ کی روایات کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔سرزمینِ جاپان سے براہ راست نشر ہونے والا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا۔جماعت سے

مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے فرمایا:

’’آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان کا جلسہ اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اللہ تعالیٰ آج جماعت احمدیہ پر نازل فرما رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدوں کی ہر دن چڑھنے پر ہم اللہ تعالیٰ کی اس فعلی شہادت سے تصدیق ہوتی دیکھ رہے ہیں‘‘

جلسہ سالانہ جاپان سے اختتامی خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت جاپان اور عہدیداران کو نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ خطاب کے آخر میں آپ نے احباب جماعت جاپان کو دعائیں دیتے ہوئے ان توقعات کا اظہار فرمایا کہ:۔

’’اللہ کرے کہ سب اپنے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو راسخ کرنے والے ہوں۔ اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور کاٹے جانے والوں میں شمار نہ ہوں بلکہ ان لوگوں میں شمار ہوں جن کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعائیں کی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ جلسہ آپ سب کی حالتوں میں، عاملہ میں بھی، عہدیداروں میں بھی، عام احمدیوں میں بھی ایک انقلاب لانے والا بن جائے اور آپ لوگ ان جماعتوں میں شمار ہوجائیں جو اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہوتی ہیں اور ہر احمدی ایک نمونہ بن جائے اور اخلاص و وفا میں ترقی کرنے والا ہو۔ آمین‘‘

جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ جاپان کی ویب سائٹ کا اجراء

جماعت احمدیہ جاپان کا 30واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 3,2,1 مئی 2010ء ناگویا کے نواحی علاقہ Seto شہر میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں 162احباب اور 37جاپانی مہمان شامل ہوئے۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس موقع پر جماعت احمدیہ جاپان کی ویب سائٹ اور اس کے ساتھ فیس بک اور ٹوئٹر پیجز کا آغاز ہوا۔ مکرم مرزا محمود احمد صاحب انچارج سنٹرل آڈٹ آفس لندن نے اس جلسے سے خطاب فرمایا اور جاپانی زبان میں جماعت احمدیہ جاپان کی پہلی ویب سائٹ کا افتتاح فرمایا۔

جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر کی تحریک کا آغاز

جماعت احمدیہ جاپان کا 32واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 5,4 مئی 2013ء کو ناگویا کے نواحی شہر Okazaki میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ اس لحاظ سے ایک یادگار جلسہ تھا کہ اس موقع پر جاپان میں پہلی احمدیہ مسجد کی تعمیر کا منصوبہ احباب جماعت کے سامنے پیش کیا گیا۔ خاکسار نے جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر کا اعلان کیا تو خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے مالی قربانیوں میں احباب کی مسابقت اور جوش اور خروش قابل دید تھا۔

جلسہ سالانہ کے دو دنوں میں ہی احباب جماعت نے نہایت اخلاص ووفا کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک لاکھ ڈالرز کے وعدہ جات اور 37ہزار ڈالرز کی رقم اللہ تعالیٰ کے گھر کے لئے پیش کر دی۔ جبکہ 2013ء کے اختتام تک احباب جماعت احمدیہ جاپان کی مجموعی مالی قربانی 7لاکھ ڈالرز سے بھی تجاوز کر چکی تھی۔

اس مبارک تحریک پر اولین لبیک کہنے والے احمدی بھائیوں میں مکرم ظفر اللہ ڈار صاحب مرحوم، مکرم رانا شوکت محمود صاحب، مکرم مقبول احمد شاد صاحب، مکرم مرزا حامد بیگ صاحب، مکرم ظفر احمد ظفری صاحب کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب نے پاکستان میں اپنا گھر فروخت کر کے اس کی رقم مسجد میں پیش کر دی۔ انڈونیشن احمدی بھائی مکرم احمد فتح الرحمٰن صاحب، سری لنکن احمدی دوست مکرم نعیم احمد صاحب، مکرم محمد عصمت اللہ صاحب، مکرم عبد الوحید بٹ صاحب، مکرم میر غضنفر پرویز صاحب، مکرم عدیل احمد صاحب، مکرم حافظ امجد عارف صاحب، مکرم انور احمد صاحب، مکرم ناصر بشیر خاکی صاحب، مکرم طلعت محمود احمد صاحب، مکرم مظفر قادیانی صاحب، مکرم احسان رحمت اللہ صاحب، مکرم سید رفیق احمد صاحب، مکرم سہیل انور صاحب، مکرم ناصر امام صاحب اور مکرم سعید احمد صاحب بھی السابقون الاوّلون میں شامل ہوئے۔ مسجد کی جگہ خریدنے کے بعد وقار عمل اور عمارت کی صفائی کا مرحلہ درپیش تھا۔ یہ بہت محنت طلب کام تھا اور اس پر کافی سرمایہ خرچ ہوسکتا تھا لیکن احباب جماعت احمدیہ ناگویا نے مکرم ظفر احمد ظفری صاحب صدر جماعت ناگویا اور مکرم مرزا حامد بیگ صاحب نگران مسجد کمیٹی کے ساتھ مل کر نہایت محبت وخلوص سے اس مشکل کام کو آسان بنا دیا۔ مکرم عدیل احمد صاحب، مکرم عبد القیوم صاحب، مکرم میر غضنفر پرویز صاحب نے نہایت محنت و جانفشانی سے اس خدمت میں حصہ لیا۔ مکرم سرمد ہاشمی صاحب نے مسجد کے نقشہ کی تیاری اور مکرم مرزا حامد بیگ صاحب نے وصولی کے لئے غیر معمولی تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین

احمدی احباب کے شانہ بشانہ مسجد بیت الاحد کی تعمیر کی تحریک پر فوری لبیک کہتے ہوئے جن احمدی بہنوں نے اپنے عزیز زیورات اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیئے ان کے اسماء یہ ہیں مکرمہ زینت جلیل صاحبہ مرحومہ، مکرمہ حامدہ زریں صاحبہ، مکرمہ اسماء صدف صاحبہ، مکرمہ فوزیہ طلعت ڈار صاحبہ، مکرمہ فائزہ رئیس صاحبہ، مکرمہ سمیرا غضنفر صاحبہ، مکرمہ نادیہ زاہد صاحبہ، مکرمہ شازیہ مظفر صاحبہ، مکرمہ سمیرا حامد صاحبہ، مکرمہ ثمرہ عارف صاحبہ، مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ، مکرمہ سائرہ شوکت صاحبہ، مکرمہ شبانہ مقبول صاحبہ، مکرمہ ثمینہ جنود صاحبہ، مکرمہ راضیہ قیوم صاحبہ، مکرمہ درثمین سید صاحبہ، مکرمہ منزہ صادقہ صاحبہ، مکرمہ تہمینہ ڈار صاحبہ، مکرمہ سبینہ ڈار صاحبہ، مکرمہ ڈاکٹر مائدہ ناصر صاحبہ اور مکرمہ رملہ رئیس صاحبہ شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل واحسان اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے چند مہینوں میں ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمادئے کہ جماعت احمدیہ جاپان نے غیر معمولی قربانی پیش کرتے ہوئے مسجد کے لئے ایک جگہ اور عمارت خرید لی اور نومبر 2013ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ جاپان تک مسجد کی جگہ کی خرید کے جملہ مراحل بخیریت مکمل ہو گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دورہ کے دوران اس جگہ کا معائنہ فرمایا، نماز مغرب وعشاء ادا کیں اور احباب جماعت کے ساتھ باربی کیو عشائیہ میں شرکت فرما کر مخلصین کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد کی تعمیر کے لئے جماعت احمدیہ جاپان کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’جب آپ کو توجہ دلائی گئی کہ نیا مرکز خریدیں تو جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں، جماعت جاپان نے مالی قربانیاں کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ خرید لی۔ چھوٹی سی جماعت ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قربانی کی ہے، اس لحاظ سے بہت سے لوگوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں۔ بچوں نے اپنے جیب خرچ ادا کئے، عورتوں نے اپنے زیور ادا کئے اور بعض نے اپنے پاکستان کے گھر بیچ کر رقمیں ادا کیں یا کوئی جائیداد بیچ کر رقم ادا کی بعض نے اپنے قیمتی اور عزیز زیور، پرانے بزرگوں سے ملے ہوئے زیور بیچ کر مسجد کے لیے قیمت ادا کی غرض کہ مالی قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی کرنے کی آپ نے کوشش کی اور پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سب مالی قربانیاں قبول فرمائے اور آپ لوگوں کے اموال و نفوس میں بے انتہاء برکت عطا فرمائے‘‘

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 29 نومبر 2013ء تا 5 دسمبر 2013ء صفحہ 8)

مسجد بیت الاحد جاپان کی تعمیر کا ایک امتیازی پہلو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جاپان کے تقریباً سو فیصد احباب وخواتین نے حسب استطاعت قربانی پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بابرکت گھر کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اس میں ایسے احباب بھی شامل ہیں جو اس وقت جاپان میں رہائش پذیر ہیں اور بہت سے ایسے احباب بھی ہیں جو جاپان سے ہجرت کر کے دوسرے ممالک میں جا بسے ہیں۔ بہت سے احباب نے اپنے مرحوم آباء و اجداد کی طرف سے قربانیاں پیش کرتے ہوئے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا تو اسی طرح کچھ مخلصین ایسے بھی ہیں جنہوں نے ماضی میں مسجد کی تعمیر کی تحریک پر لبیک کہا لیکن وہ اس وقت اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اجر عظیم بخشے اور اس قربانی کی بدولت ان کے اموال ونفوس اور ایمان واخلاص میں بے پناہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

جلسے کہاں کہاں منعقد ہوتے رہے؟

جماعت احمدیہ جاپان کا پہلا جلسہ سالانہ انٹرنیشنل ہاؤس ٹوکیو کے ایک کمرہ میں منعقد ہوا، اس کے بعد 1982ء میں دوسرے جلسہ سالانہ کا انعقاد احمدیہ سنٹر ٹوکیو میں کیا گیا۔ احمدیہ سنٹر ناگویا کی خرید کے بعد کچھ جلسے اس مرکز میں منعقد ہوئے۔ 1988ء سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ماؤنٹ فوجی کے دامن میں واقع ایک یوتھ سنٹر میں ہونے لگا۔ جبکہ اس دوران ایک جلسہ Numazu شہر میں بھی منعقد ہوا۔ 1990ء کے عشرے میں منعقد ہونے والے بعض جلسے ناگویا کے نواحی شہر Seto,Tajimi اور Komaki میں جبکہ کچھ جلسے آئی چی یوتھ پارک میں بھی منعقد ہوئے۔ 2000ء کے بعد کئی سالوں تک ناگویا کے قریبی شہر Okazaki کا یوتھ سنٹر جماعت جاپان کا جلسہ گاہ رہا۔ مکرم مغفور احمد منیب صاحب ابتدائی جلسوں کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کچھ ابتدائی جلسے ٹوکیو میں اور اس کے بعد احمدیہ سنٹر ناگویا میں منعقد

ہوتے رہے، لیکن جب حاضرین کی تعداد بڑھنے لگی اور مستورات کا الگ جلسہ سالانہ بھی شروع ہوگیا تو جاپان میں ایسے کمیونٹی سنٹرز تلاش کئے گئے جو اس طرح کے تربیتی وتعلیمی پروگراموں کے لئے مختص ہوتے ہیں۔ ابتدائی جلسوں میں کچھ روایتی لنگرخانہ والے جلسے بھی تھے اور کچھ جلسوں میں سنٹرز کے ریستورانوں کے کھانے پر انحصار کرنا پڑا۔ ہر رنگ میں ایک پرلطف ماحول تھا۔

مسجد بیت الاحد میں منعقد ہونے والا پہلا جلسہ سالانہ

2013ء اور 2015ء میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاپان تشریف آوری کے نتیجہ میں احباب جماعت خلیفۂ وقت کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور ان مواقع پر جلسہ سالانہ کی سی رونق رہی۔ مسجد بیت الاحد کا افتتاح بھی احباب جماعت احمدیہ جاپان کے لئے ایک یادگار موقع اور عید کا سماں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو جاپان کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور مسجد بیت الاحد کی تعمیر سے جلسہ سالانہ بھی جماعت کی اپنی خریدی ہوئی جگہ پر منعقد ہونا شروع ہوا۔ 2016ء کا جلسہ مسجد بیت الاحد میں منعقد ہونے والا سب سے پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ اس موقع پر ضیافت کا اہتمام بھی مسجد میں ہی کیا گیا اور بہت سے مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام بھی مسجد میں ہی ہوا۔ اس کے بعد سے تاحال منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ مسجد بیت الاحد میں ہی منعقد ہورہے ہیں۔ مسجد بیت الاحد کے افتتاح کے بعد بیرونی ممالک سے مہمانوں کی آمد میں بھی اضافہ ہوا اور ہر سال انڈونیشیا، ملائیشیا یا دیگر قریبی ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب کی شرکت سے جلسہ کی رونق دوبالا ہوجاتی ہے۔

بین الاقوامی زبانوں میں منعقد ہونے والا سیشن

مکرم مغفور احمد منیب صاحب سابق امیر ومبلغ انچارج جاپان بیان کرتے ہیں:

مکرم مرزا ظفراحمد شہید کا تیار کردہ ترجمانی کا سسٹم بھی جلسہ سالانہ کی رونقوں میں اضافہ کرتا، ابتداء میں جلسہ کی کارروائی اردو اور جاپانی زبان میں ہوتی، لیکن بعد ازاں حاضرین کی شرکت کے مطابق بنگلہ، انگریزی اور افریقین زبانوں میں بھی پروگراموں کا انعقاد ہونے لگا۔ اسی طرح ہفتہ یا اتوار کو ایک سیشن مکمل جاپانی زبان میں ہوتا، جس میں کسی معزز جاپانی مہمان کو بھی دعوت دی جاتی اور اسلام کے تعارف پر مبنی تقاریر رکھی جاتیں۔

جلسہ سالانہ کا جاپانی سیشن تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ 23ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جاپانی سیشن کا احوال بیان کرتے ہوئے مکرم ملک منیر احمد صاحب لکھتے ہیں:

اس اجلاس میں 51 غیرمسلم جاپانی و دیگر احباب نے شرکت کی، تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا جو حافظ محمد امجد عارف صاحب نے کی جس کے فوراً بعد مکرم سید طاہر احمد صاحب امیر جماعت جاپان نے مہمان خصوصی و نمائندہ مرکز مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کا تعارف کروایا۔ انڈونیشین احمدی بھائی مکرم احمد فتح الرحمٰن صاحب نے اسلام کے نظریہ امن اور جہاد کے بارہ میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی لکھی ہوئی تقریر کا جاپانی ترجمہ پیش کیا۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے اپنے خطاب میں جاپان میں احمدیت کے مقاصد، جاپانیوں کے لئے اسلام کی ضرورت اور ہستیٔ باری تعالیٰ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کے بعد چائے سے مہمانوں کی تواضع کی گئی اور انفرادی بات چیت کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔

(خلاصہ رپورٹ بحوالہ تاریخ احمدیت جاپان)

احمدی احباب کے گھروں میں رہائش والے جلسے

ناگویا میں احمدیہ سنٹر کی خرید کے بعد جلسہ سالانہ کی میزبانی اکثر جماعت ناگویا کے سپرد رہی۔ ٹوکیو اور جاپان کے دیگر علاقوں سے سینکڑوں کلومیٹر کا سفر کرکے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام ایک اہم ذمہ داری ہے۔ جماعت ناگویا کے احباب و خواتین نے ہمیشہ یہ ذمہ داری نہایت محبت وخلوص سے نبھانے کی کوشش کی ہے۔ جلسوں کی اسی ٹریننگ کی بدولت مسجد بیت الاحد کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت اور ملاقات سے فیضیاب ہونے کے لئے جب بیرونی ممالک سے بڑی تعداد میں احمدی احباب تشریف لے آئے حتیٰ کہ مہمانوں کی تعداد مقامی احباب سے بھی تجاوز کرگئی۔ تو اس موقع پر بھی جماعت ناگویا کے احباب وخواتین نے مہمانوں کے استقبال، قیام و طعام اور ٹرانسپورٹیشن کے اہتمام کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ناظم مہمان نوازی مکرم ظفراللہ ڈار مرحوم نے اپنی مختصر سی ٹیم کے ساتھ تین دن کے اندر 170 مہمانوں کو ائیرپورٹ پر خوش آمدید کہتے ہوئے ریسیو کیا۔ مکرم مظفر قادیانی صاحب نے سینکڑوں مہمانوں کے لئے تین وقت کے کھانے کی تیاری اور مکرم مبشر زاہد صاحب نے مہمانوں کی ضیافت اور آرام کا خیال رکھنے میں نہایت محنت و جانفشانی سے کام لیا۔ اس موقع پر مکرم رانا شوکت محمود صاحب، مکرم سید سجاد صاحب اور مکرم طلعت محمود صاحب نے بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرا کر نہایت محبت سے ان کے آرام و آسائش کا خیال رکھا۔

جماعت جاپان کے پاس مسجد بیت الاحد میں پچاس سے زائد مہمان رہائش پذیر تھے، مکرم سید سجاد صاحب کے ایک جاپانی دوست نے اپنا بہت بڑا مکان جماعت کو پیش کردیا، ملائیشیا سے تشریف لانے والے 32 مہمان اس گھر میں قیام پذیر ہوگئے، دیگر رہائش گاہیں بھی اپنی گنجائش کے مطابق بھر چکی تھیں۔ عمر ڈار صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مہمانوں کو ائیرپورٹ سے لینے، مسجد میں رجسٹریشن وغیرہ کروانے کے بعد رات کا تقریباً ایک بج چکا تھا اور ایک انڈونیشین فیملی کے لئے رہائش کا انتظام نہیں ہو پارہا تھا، میں نے سوچا اب رات دیر ہوگئی ہے تو انہیں اپنے ساتھ گھر لے جاتا ہوں اور صبح کسی اور مناسب جگہ پر رہائش کا انتظام کردوں گا، لیکن جب وہ گھر پہنچے تو بیان کرتے ہیں گھر میں اتنے مہمان تھے کہ سونے کی کوئی جگہ باقی نہ تھی، اس صورت میں داخلی دروازہ اور سیڑھیوں کے ساتھ جتنی جگہ باقی تھی وہاں مہمانوں کے سونے کا انتظام کیا گیا اور خود گاڑی میں سوکر رات بسر کی۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کی آمد اور جماعت جاپان کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’جاپان کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے۔ تقریباً بارہ ممالک کے اتنے ہی احمدی لوگ فنکشن میں باہر سے بھی آئے ہوئے تھے۔ اس لئے جمعہ کے دن اچھی رونق ہوگئی تھی۔ انڈونیشیا سے، ملائیشیا سے، آسٹریلیا سے، کوریا سے، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، برطانیہ، سوئٹزرلینڈ، بھارت، یو اے ای اور کانگو کنشاسا سے بھی کچھ گئے ہوئے تھے۔ اور اللہ کے فضل سے جماعت نے ان سب کی مہمان نوازی کا بھی حق ادا کیا۔‘‘

(بحوالہ خطبہ جمعہ مؤرخہ 27 نومبر 2015ء)

جلسہ سالانہ جاپان کے دوران بھی بسا اوقات احباب جماعت نے آنے والے مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرا کر حق میزبانی ادا کیا۔ 1994ء کا جلسہ سالانہ Komaki شہر میں منعقد ہوا اس جلسہ کی رپورٹ کے مطابق:

’’شعبہ رہائش کے تحت امسال مہمانوں کے لئے رہائش کا انتظام مقامی احباب کے گھروں میں کیا گیا تھا جس سے نہ صرف مہمانان بلکہ میزبان بھی بہت محظوظ ہوئے اور اس انتظام کو بہت سراہا اور پسند کیا گیا‘‘

(بحوالہ تاریخ احمدیت جاپان جلد اول)

2010ء کا جلسہ سالانہ Seto شہر میں منعقد ہوا، اس سنٹر میں رہائش کا انتظام نہیں تھا۔ احباب جماعت ناگویا سے درخواست کی گئی کہ ٹوکیو اور دیگر علاقوں سے تشریف لانے والے مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرالیں اور اگر ہر احمدی گھرانہ کسی ایک احمدی مہمان فیملی کو ٹھہرالے گا تو رہائش کا انتظام ہوسکتا ہے۔ احباب جماعت ناگویا نے نہ صرف یہ کہ مہمانوں کو اپنے گھر پیش کردیئے بلکہ چھوٹے چھوٹے گھروں میں محدود انتظام کی وجہ سے بستر اور بیڈ مہمانوں کو پیش کردئے اور خود نیچے سوکر گزارہ کیا۔ اسی طرح جن گھروں میں مہمان مقیم تھے ان کے قیام کے ساتھ ناشتہ کا بھی پرتکلف اہتمام کیا۔ مہمانوں نے اس انتظام کو بہت سراہا اور اپنے میزبانوں کو دعائیں دیتے ہوئے جلسہ سے رخصت ہوئے۔

جلسہ سالانہ پر ضیافت کا اہتمام

جلسہ سالانہ کا ایک اہم شعبہ آنے والے مہمانوں کی ضیافت اور مہمان نوازی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے اکرام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام

کرو۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 492)

جماعت کے پاس اپنی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ابتداء میں جلسہ ہائے سالانہ مختلف سنٹرز میں منعقد کرنے پڑتے۔اس وجہ سے جلسہ سالانہ کے بعض انتظامات تو آسان ہوجاتے مگر ان سنٹرز کے بعض قوانین و آداب کے پیش نظر جلسہ سالانہ کے موقع پر پیش کئے جانے والے روایتی کھانوں کا اہتمام مشکل نظر آتا۔لیکن جماعت جاپان کا شعبہ ضیافت جلسہ سالانہ کے آغاز سے کچھ دن قبل ہی فعال ہوجاتا اور حسبِ حالات مقامی کھانوں کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کے روایتی پکوان تیار کر کے مہمانوں کی ضیافت کا اہتمام کرتا۔شعبہ ضیافت کے کارکنان اور اس ڈیوٹی پر مقرر احباب نہایت ذوق و شوق سے یہ خدمت بجالاتے۔

جاپان کے ابتدائی جلسوں میں مکرم منظور ناگی صاحب ضیافت کے اہتمام کرتے رہے،بعدازاں مکرم ناصر احمد بھٹی نیشنل سیکرٹری ضیافت مقرر ہوئے، ان کے بعد مکرم ظفر احمد ظفری صاحب اور مکرم مرزا حامد بیگ صاحب کو بھی نیشنل سیکرٹری ضیافت کے طور پر جلسہ سالانہ کے مواقع پر ضیافت کا انتظام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔گزشتہ ایک عشرہ سے زائد عرصہ سے مکرم مظفر احمد قادیانی صاحب نیشنل سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ پر نظمیں پڑھنے والے حضرات

جلسہ سالانہ کا تربیتی پروگرام علم ومعرفت کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہوتا ہے اور اس سے سامعین کی دینی معلومات میں بے حد اضافہ ہوتا ہے۔اسی طرح تلاوت قرآن کریم کرنے والے، نظمیں پڑھنے والے اور تقاریر کا موقع حصہ کرنے والے احباب کو اپنی علمی ترقی کا ایک بہترین موقع نصیب ہوتا ہے۔جماعت احمدیہ جاپان اس لحاظ سے خوش نصیب ہے کہ یہاں خوش الحانی سے نظمیں پڑھنے والے احباب کی ایک خاطرخواہ تعداد موجود ہے۔1990ء کے اوائل میں مکرم حافظ امجد عارف صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا منظوم کلام پیش کرتے تو حاضرین اسیرانِ راہ مولیٰ و شہدائے احمدیت کی قربانیوں کا تذکرہ سن کر آبدیدہ ہوجاتے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے۔مکرم محمد اقبال آصف کو بھی اللہ تعالیٰ نہایت مترنم آواز بخشی ہے،ان کی خوبصورت آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام دلوں پر ایک خاص تاثیر چھوڑتا ہے۔مکرم نجیب اللہ ایاز صاحب مربی سلسلہ (حال کینیڈا) شعر کہنے کے ساتھ ساتھ نہایت پرتاثیر آواز میں نظم پڑھنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔تقریباً تین عشروں سے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مکرم محمد عصمت اللہ صاحب اپنی خوبصورت آواز سے حاضرین کو مسحور کر رہے ہیں۔جاپانی احمدیوں میں مکرم ثناء سکی گوچی صاحب نہایت خوش الحان واقع ہوئے ہیں، ان کی نہایت بلند اور مترنم آواز میں ''ہے دست قبلہ نما لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' ایک خاص سماں باندھ دیتی ہے۔ان احباب کے علاوہ بھی مکرم منصور رفیق صاحب (حال امریکہ) مکرم نصیر ناصر قیصر صاحب مرحوم، مکرم ظفراللہ ڈار صاحب مرحوم، مکرم ظفر طاہر صاحب (حال امریکہ)، مکرم ظفر مصطفیٰ صاحب (حال آسٹریلیا)، مکرم محمد عبد اللہ صاحب (حال کینیڈا) مکرم ملک رفیع احمد صاحب (حال آسٹریلیا) مکرم نصیر احمد طارق صاحب، مکرم عمر ڈار صاحب اور مکرم یاسر جنود صاحب بھی نہایت خوش الحان آوازوں کے ساتھ جلسہ سالانہ جاپان کی رونقوں میں اضافہ کرنے والے احباب میں شامل ہیں۔

جلسہ سالانہ پر خدمت کرنے والے احباب

جلسہ سالانہ احباب جماعت کے لئے ٹریننگ اور تربیت کا ایک خاص موقع ہوتا ہے۔جاپان کے جلسہ ہائے سالانہ میں مکرم عبد الماجد طاہر صاحب، مکرم مرزا ظفر صاحب شہید، مکرم اطہر محمود صاحب، مکرم سید طاہر احمد صاحب، مکرم عبد الحمید کریم صاحب (حال قادیان) مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب، مکرم محمد عبد اللہ صاحب اور مکرم مبشر احمد زاہد صاحب کو مختلف مواقع پر افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔اسی طرح مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب، مکرم فہیم احمد خالد صاحب، مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربیان سلسلہ کئی جلسوں میں افسران جلسہ گاہ کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

جاپان کے جلسوں کا ایک خاص امتیازی پہلو یہ بھی ہے کہ احباب و خواتین سمیت تقریباً ہرفرد جماعت کسی نہ کسی رنگ میں جلسہ سالانہ کی خدمت کی توفیق پا چکا ہے، آب رسانی سے لے کر ترجمانی کے شعبہ ہر میدان میں احباب جماعت ذوق و شوق سے ڈیوٹیاں دیتے ہوئے جلسہ سالانہ کی زینتوں میں اضافہ کر چکے ہیں۔نیز جماعت کی خدمت کرنے والے احباب کے اہل خانہ بھی خدمت دین کے مواقع میں پیش پیش رہنے کی وجہ سے ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔

گزشتہ دس سال سے زائد عرصہ سے ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں مکرم رانا شوکت محمود صاحب، رہائش اور طبی امداد کے شعبہ میں مکرم انور احمد صاحب، جلسہ گاہ کے شعبہ میں مکرم اطہر ڈار صاحب اور مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب، رجسٹریشن کے شعبہ میں مکرم احمد فتح الرحمٰن صاحب، ترجمانی کے شعبہ میں مکرم حزقیل احمد صاحب مربی سلسلہ، مکرم ناصر ندیم صاحب اور مکرم فرحان ملک صاحب، سسٹم ترجمانی کے شعبہ میں مکرم مقصود سنوری صاحب، مہمانوں کی ضیافت اور دیگر انتظامات میں مکرم ظفر اللہ ڈار صاحب مرحوم، مکرم طلعت محمود احمد صاحب، مکرم سید سجاد احمد صاحب، مکرم مرزا حامد بیگ صاحب، مکرم مقبول احمد شاد صاحب اور مکرم ناصربشیر خاکی صاحب نمایاں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

1981ء کے اوائل میں جب جاپان میں جلسہ سالانہ کا اجراء ہوا تو خدمت کی توفیق پانے والی ابتدائی خواتین میں مکرمہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ، مکرمہ فرحت رفیق صاحبہ، مکرمہ روبینہ نصرت صاحبہ، مکرمہ طاہرہ اطہرصاحبہ، مکرمہ امۃ المؤمن ملک صاحبہ، مکرمہ فرحانہ ملک صاحبہ، مکرمہ امۃ الودود ناصر صاحبہ، مکرمہ رضیہ یونس صاحبہ، مکرمہ درثمین سید صاحبہ اور مکرمہ عقیلہ منیب صاحبہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔جیسے جیسے جلسہ کے نظام میں وسعت آتی گئی احمدی مستورات بھی ''جلسہ سالانہ مستورات'' کے انتظام کے علاوہ ضیافت اور دیگر شعبہ جات میں مرد احباب کے شانہ بشانہ خدمتِ دین کے کاموں میں حصہ لیتی رہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب احباب و خواتین اور جلسہ سالانہ جاپان کے موقع پر خدمت بجالانے والے ہر احمدی کو اجرعظیم عطا فرمائے اور ان سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت احمدیہ جاپان کے تمام احباب وخواتین کو ان کی خدمت دین کا احسن اجر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کو سمجھنے اور اپنی اخلاقی وعملی حالتوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی توفیق بخشے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔''

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

جزاھم اللہ خیراً

''تاریخ جلسہ ہائے سالانہ نمبر'' جو اس وقت قارئین کے ہاتھوں میں ہے، کے لئے جن احباب وخواتین نے علمی و تاریخی مائدہ کے لئے ابتدائی طور پر ادارہ کی درخواست پر مضامین مہیا کئے اور بعد ازاں خاکسار کی ٹیم کے تمام اراکین نے ان کی غلطیاں لگانے، اور اسے مزین و آراستہ کرنے نیز ٹیکنیکل ٹیم نے بار بار ہماری درخواست پر درستگیاں کرنے اور بالآخر آئی ٹیم کے ذریعہ on Air کرنے والے اراکین، تمام کے تمام شکریہ کے مستحق ہیں۔ان تمام کی اجتماعی کاوشوں سے یہ حسین وخوبصورت گلدستہ منظر عام پر آیا ہے۔خاکسار اپنے بہت ہی پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی زبانی اِن تمام کو''جزاھم اللہ خیراً'' کہتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان تمام کی علمی اور خدمت دین کی استعدادوں کو بڑھاتا جائے۔اللھم زد فزد۔ قارئین الفضل سے بھی اِن سب کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

آنحضرت ﷺ نے ایک معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ جاننے کی تلقین فرمائی ہے یہاں تک فرمایا کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی تو ایک نیکی ہے اور کچھ نہیں ہوتا تو ہنس کر بات ہی کرلیا کرو۔

خالد محمود شرما۔کینیڈا

ذیشان محمود۔ مبلغ سیرالیون

جلسہ سالانہ سیرالیون کی بابرکت تاریخ پر ایک طائرانہ نظر

سال 2021ء، جماعت احمدیہ سیرالیون پر جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال مکمل ہونے کی خوشی میں صد سالہ جوبلی کے طور پر منایا جارہا ہے۔ جلسہ سالانہ جو ہر ملک میں جماعت کی تربیت کا سب سے بڑا اجتماعی ذریعہ ہے، سیرالیون میں بھی ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ کا انعقاد عمل میں لایا جاتا رہا۔ جلسہ سالانہ کا آغاز 1949ء سے ہوا لیکن درمیان میں خانہ جنگی کے حالات کے باعث ایک دہائی سے زائد عرصہ تک جلسہ سالانہ کا انعقاد ممکن نہ ہو سکا۔ لیکن جیسے ہی حالات معمول پر آئے تو جلسہ کا انعقاد دوبارہ شروع ہوگیا۔ لیکن گزشتہ دو سالوں سے کرونا کے وبائی حالات کے سبب جلسہ نہ ہو سکا۔

سیرالیون کے جلسہ سالانہ کو اس قدر شہرت حاصل ہوگئی ہے کہ سیرالیون کے مسلم زعماء اور حکومت کے وزراء بھی بڑے ذوق و شوق سے جماعت کے جلسوں میں شرکت کرنا باعث فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان جلسوں میں سیرالیون کے گورنر جنرل، صدر مملکت و وزیر اعظم، نائب صدر سمیت کئی وزراء، حکومتی عہدیداران، ضلعی عہدیداران، پیراماونٹ چیفس، لوکل چیفس اور دیگر معروف شخصیات شامل ہوئیں یا انہوں نے اپنے نہایت خوبصورت پیغامات و نیک تمنائیں بھجوائیں۔

اس مضمون میں جلسہ سالانہ کی تاریخ اور اس کے ثمرات کے حوالہ سے کچھ عرض کرنا مقصود ہے بعض وجوہ کی بناء پر تمام جلسہ جات کی فہرست تو ترتیب نہیں دی جاسکی۔ لیکن ان شاء اللہ آئندہ کسی شمارہ میں مکمل فہرست بھی درج کر دی جائے گی۔

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کا پہلا جلسہ سالانہ

بطور ریکارڈ پہلے جلسہ سالانہ کی مختصر کارروائی حسب ذیل ہے۔ مولوی نذیر احمد صاحب علی کے زمانہ میں سیرالیون کی جماعتوں کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ 12تا 14 دسمبر 1949ء کو بو کے مقام پر منعقد ہوا۔ الفضل میں دی گئی رپورٹ کے مطابق پنڈال آٹھ سو افراد کے لئے تیار کیا گیا تھا جبکہ 37 میں سے 33 جماعتوں کے 900 احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام سے ہوا۔ مکرم چوہدری نذیر احمد علی امیر جماعت سیرالیون نے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد، مکرم مولوی ابراہیم خلیل نے آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مقامی احمدیوں نے تقاریر کیں جن کا موضوع تھا۔ ''میں نے احمدیت کیوں قبول کی'' اور تفسیر سورۃ العصر۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد صادق نے کیا عیسیٰؑ صلیب پر فوت ہو گئے ہیں؟ کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔ کانفرنس کے آخری دن تمام احمدیوں نے ایک جلوس نکالا جس میں اسکولوں کے طلباء بھی شامل ہوئے۔ آخری روز حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جس میں حضور نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کانفرنس کو کامیاب کرے اور بہتر نتائج پیدا کرے۔

اس جلسہ کے انعقاد کی خبریں سیرالیون کے مقامی اخبار OBSERVER میں شائع ہوئیں۔ یہ جماعت احمدیہ سیرالیون کا پہلا جلسہ سالانہ تھا لیکن اس کے کامیاب انعقاد پر اپنے اور غیر بے حد متاثر ہوئے۔

(ماخوذ الفضل ربوہ 11 جون 1950ء صفحہ 8)

سیرالیون کی سالانہ احمدیہ کانفرنس کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کے اہم پیغامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سیرالیون کی احمدیہ کانفرنسوں کے لئے اپنی زندگی میں تین اہم پیغام بھجوائے جن سے اس ملک کے مبلغین اور دوسرے احمدیوں کی روح عمل میں بہت اضافہ ہوا۔ اور ان کی تبلیغی سرگرمیاں پہلے سے بھی بڑھ گئیں۔

پہلا پیغام

جماعت احمدیہ سیرالیون کی تیسری سالانہ کانفرنس منعقدہ 13 تا16 دسمبر 1951ء کے لئے حضور نے مندرجہ ذیل پیغام بھجوایا۔

برادران جماعت احمدیہ ملک سیرالیون

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ پیغام میں آپ کے 1951ء/ 1330 ھش کے جلسہ سالانہ کے لئے بھجوا رہا ہوں۔ آپ کے ملک میں مغربی افریقہ کے ممالک میں سب آخر میں تبلیغ شروع ہوئی ہے۔ لیکن آپ کا ملک چاروں طرف سے ایسے علاقوں سے گھرا ہوا ہے۔ جو کہ احمدیت سے نا آشنا ہیں۔ پس آپ کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور آپ کے لئے کام کے مواقع بھی بہت پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس آپ لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنی محنت اور اپنی کوشش کو بڑھائیں اور نہ صرف اپنے علاقہ میں احمدیت کو پھیلانے کی کوشش کریں۔ بلکہ لائبیریا و فرنچ افریقن علاقوں میں بھی تبلیغ کا کام اپنے ذمہ لیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ لوگ اپنے فرائض کو ادا کریں گے تو آپ کے لئے آخرت میں بہت ثواب جمع ہو جائے گا۔ اور اس دنیا میں آپ شمالی افریقہ کے رہنما بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اسلام کی تعلیم پر سچے طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا پیغام

5،6،7 دسمبر 1953ء کو پانچویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد ہوا جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ مختصر مگر جامع پیغام بھیجا کہ۔

”GOD WITH YOU, GOD WORK AND UNITED “

یعنی متحد ہو کر کام کرو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔

تیسرا پیغام

دسمبر 1958ء میں حضور نے تیسرا روح پرور پیغام بھیجا۔ جس کا متن حسب ذیل ہے۔

میں نے سنا ہے کہ آپ کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ احباب تو چاروں طرف سے آئیں گے ہی۔ مگر خالی احباب کا جمع ہونا مفید نہیں ہوتا۔ جب تک ان کے اندر للّٰہیت اور اخلاص پیدا نہ ہو۔ پس آپ لوگ اس کا انتظام کریں کہ مبلغین اخلاص اور للّٰہیت کے پیدا کرنے کی تلقین کریں۔ اور جماعت جس جوش کے ساتھ آئے اس سے سینکڑوں گنا زیادہ جوش کے ساتھ واپس جائے تا کہ ملک کے چپہ چپہ میں احمدیت پھیل جائے۔

آپ کا ملک بہت وسیع ہے۔ ابھی اس میں اشاعت حق کی بہت ضرورت ہے۔ جلدی اس طرف توجہ کریں اور ملک کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کریں تا کہ آپ لوگ اسلامی دنیا میں ایک مفید عنصر ثابت ہو سکیں۔ خالی سیرالیون اسلامی دنیا میں کوئی نقش نہیں چھوڑ سکتا جبکہ پہلے وہ ایک عقیدہ پر قائم نہ ہو۔ اور پھر باقی مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر اسلام کی خدمت کرے۔ پس اس مقصد کو آپ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اور اس کے لئے جدو جہد کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

جیسا کہ ان پیغامات سے بھی واضح ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی توجہ سیرالیون کی طرف ہمیشہ خاص طور پر رہی اور آپ اس دن کو دیکھنے کے متمنی تھے جبکہ سیرالیون کے باشندوں کی اکثریت احمدیت کی آغوش میں آجائے گی۔

(تاریخ احمدیت جلد 07 صفحہ 408- 406)

اس کے علاوہ تمام خلفائے احمدیت جلسہ سالانہ کے ایام میں احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے پیغامات بھجواتے رہے۔ جو افراد جماعت میں ایک نئی روح پھونکتے رہے۔

سیرالیون کے معززین کی شرکت

1969ء کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی صدارت سیرالیون کے گورنر جنرل جناب بانجا تیجانسی (H.E.Banja Tejansie) نے فرمائی۔

آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ

”آپ کی جماعت کی ایک امتیازی خصوصیت جس کا اس ملک کی اکثریت کو اعتراف ہے آپ کے مبلغین کرام کا انکسار، جذبۂ ایثار اور احساسِ فرض ہے۔ یہ اس قسم کا انکسار ہے جس میں مادی لذات اور دورِ حاضر کے جدید علمی غرور کا گذر تک ناممکن ہے۔ یہ ایسی کیفیت ہے جو دوسرے انسانوں کو ہمدردی، پیار اور تلطف سے دیکھنے پر مجبور کرتی ہے آپ جو خدمت بھی ملت کی کر رہے ہیں وہ آپ کے ذاتی نفع وطمع کے لئے نہیں ہے۔ آپ نوجوانوں کی نسل کو روحانی اقدار کے صحت مندانہ نظریات سے آشنا کر رہے ہیں اور ایسا کر کے آپ ہماری قوم کو صحت مندانہ نظریات سے آشنا کر رہے ہیں اور ایسا کر کے آپ ہماری قوم کو صحت مندانہ بنیادوں پر تعمیر کر رہے ہیں“

(تاریخ احمدیت جلد 25 صفحہ 333)

1970ء کے جلسہ سالانہ پر وزیر اعظم سیرالیون جناب سیاکا سٹیونز Hon. SIaka Stevens کا مندرجہ ذیل پیغام موصول ہوا

On the occassion of your 21th annual conference i send your greetings and best wishes for a successful conference and continuied success in your endeavours.

اکیسویں سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر میری طرف سے تحفہ سلام قبول ہو نیز آپ کی کانفرنس اور دیگر ہر قسم کی مساعی میں مستقل کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا خواہش مند ہوں۔

خانہ جنگی کے بعد جلسہ ہائے سیرالیون کا ایک نیا دور

2004ء میں خانہ جنگی اور ناسازگار ملکی حالات کی بنا پر عرصہ آٹھ سال سے جماعت احمدیہ سیرالیون اس برکتوں سے معمور اجتماع سے محروم رہی۔ ملک میں امن تو قائم ہو چکا ہے مگر ابھی مہاجرین کی آبادکاری ہو رہی ہے۔ معاشی صورتحال بہت ابتر ہے جس کی وجہ سے ہر کوئی خدشات میں بتلا تھا

کہ جلسہ منعقد کیا جائے یا نہ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو توکل کا سبق حضرت محمد مصطفی ﷺ کے غلاموں کو دیا اسی کے سہارے مکرم مولانا طارق محمود جاوید امیر و مبلغ انچارج سیرالیون نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ جلسہ ضرور ہو۔ پانچ ماہ قبل تیاری شروع کر دی گئی۔ تمام ضروری سامان رہائش وطعام وغیرہ جنگ میں لوٹا جا چکا تھا اور نئے سرے سے تمام سامان خریدنا تھا جس کے لئے کثیر رقم درکار تھی۔ تمام ریجنز کو ٹارگٹ دئے گئے، دورے کئے گئے اور ولولہ پیدا کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے بذات خود وقفہ وقفہ سے بوؔ (Bo) جا کر انتظامات کا جائزہ لیا کیونکہ یہ جلسہ حسبِ معمول فری ٹاؤن سے 250 کلومیٹر دور بو شہر میں منعقد ہو رہا تھا جو جماعت احمدیہ سیرالیون کا پہلا مرکز تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بار بار دعا کے لئے لکھا جاتا رہا۔ مقامی طور پر بار بار دعا کی تحریک کی گئی۔ ہینڈبلز اور اشتہارات کے علاوہ ریڈیو فری ٹاؤن، ریڈیو میل 91، ریڈیو بو اور کینیما کے ذریعہ بار بار اعلان کروائے گئے۔ یہ جلسہ 21 تا 23 فروری 2003ء منعقد کیا گیا۔

مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ یہ جلسہ 1891ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب شروع کیا تو صرف 75 احباب حاضر تھے اور اب جبکہ وہ فیض پھیل کر لاکھوں، کروڑوں روحوں کو سیراب کر چکا ہے تو تعداد بھی بڑھ چکی ہے۔ پاکستان میں 1983ء میں جو آخری جلسہ ہوا اس میں 270,000 افراد شامل ہوئے اور آپ لوگ گواہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے جو سیرالیون کے مختلف علاقوں سے اپنی جماعتوں کی نمائندگی میں شامل ہوئے۔

جلسہ کے دوسرے روز مستورات کا ایک الگ سیشن منعقد ہوا۔ یہ سیشن مردانہ جلسہ گاہ سے الگ اسمبلی ہال میں ساڑھے تین بجے محترمہ سلمٰی کاہلوں قائم مقام صدر لجنہ اماء اللہ سیرالیون کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں 413 جماعتوں کے 2470 احباب شامل ہوئے۔ سیرالیون کے علاوہ پانچ افراد کا ایک وفد گنی کناکری سے جلسہ میں شامل ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ دعا سے قبل اچھی کارکردگی والے احباب اور جماعتوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 تا 24 اپریل 2003ء)

جماعت احمدیہ سیرالیون کے 45ویں جلسہ سالانہ کا شاندار، کامیاب و بابرکت انعقاد

گزشتہ تاریخ سے زیادہ حاضری

جماعت احمدیہ سیرالیون کا جلسہ سالانہ مورخہ 25 سے 27 فروری 2005ء کو BO احمدیہ سیکنڈری اسکول میں ہوا۔ سیرالیون کے صدر مملکت، نائب صدر مملکت، متعدد وزراء مملکت، پیرا ماؤنٹ چیفس اور اعلیٰ حکومتی عہدیداران کی شرکت کی۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ کی حاضری 2880 تھی جبکہ اس سال خدا کے فضل سے یہ حاضری 3 گنا سے بھی زیادہ رہی۔ محتاط اندازے کے مطابق جلسہ کی حاضری 11 ہزار سے زائد رہی جو کہ سیرالیون کے سب گذشتہ جلسہ ہائے سالانہ سے زیادہ ہے۔ جلسہ میں کل 13 ریجنز کی 313 جماعتوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں بہت بڑی تعداد میں غیر احمدی افراد نے بھی شرکت کی جن میں 200 سے زائد امام تھے اور سب نہایت اچھا تاثر لے کر گئے۔ کئی ایک نے بیعت بھی کی۔

افتتاحی اجلاس میں صدر مملکت نے اپنے خطاب میں کہا کہ جماعت احمدیہ معاشرہ میں اسلام کے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ تعمیر مساجد، تراجم قرآن کریم، تعلیم اور صحت کے شعبہ میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ جماعت احمدیہ صرف عقائد کی اشاعت ہی نہیں کرتی بلکہ عمل بھی کر کے دکھاتی ہے۔ اسی طرح آپ نے ہیومینٹی فرسٹ کے کام کو بھی سراہا جس میں آنکھوں کے آپریشنز، فیلی فیڈنگ، مصنوعی اعضاء لگانا اور کمپیوٹر ٹریننگ پروگرامز کا خاص طور سے ذکر کیا۔ صدر مملکت نے ہیومینٹی کے تحت دو آئی سرجنز کی آمد کا خیر مقدم کیا اور ہر تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ مسلمان ہونے کے لحاظ سے اپنی ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کر رہی ہے۔

پہلے اجلاس کے بعد صدر مملکت نے شاملین جلسہ کے ساتھ نماز جمعہ میں شرکت کی۔ اس کے بعد صدر مملکت اور آپ کے وفد نے دوپہر کے کھانے میں شرکت کی۔ اس طرح تقریباً 5 گھنٹے صدر مملکت نے جلسہ میں گزارے اور نہایت اچھا تاثر لیا۔

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں خواتین اور مردوں کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت کی بدولت 471 افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ ان میں 25 امام 2 چیفس جن کا رتبہ پیرا ماؤنٹ چیف کے برابر ہوتا ہے شامل ہیں۔ 23 گھرانوں پر مشتمل ایک پورا گاؤں جلسہ کی برکت سے احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ جلسہ کے آغاز سے قبل ریڈیو کے ذریعہ جلسہ کے پروگرام کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا جاتا رہا۔ جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی ریڈیو کے ذریعہ سارے ملک میں 7 ریڈیو اسٹیشنز پر براہ راست نشر ہوئی، جبکہ اسی شام مقامی ٹیلی ویژن پر ساری کارروائی دکھائی گئی۔ جلسہ کے بعد بھی سارے ملک میں مختلف ریجنز کے ریڈیو سٹیشنز پر کئی بار جلسہ کی کارروائی نشر ہو چکی ہے۔ اسی طرح ٹیلی ویژن پر بھی یہ پروگرام کئی دفعہ نشر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ڈاکومنٹری پروگرام بھی دکھایا گیا ہے جس میں ہمارے مبلغ سے ٹی وی والوں نے جماعت کے بارے میں سوالات کئے اور پھر جلسہ کی ویڈیو پیش کی گئی۔ اسی طرح کئی اخبارات نے بھی تصاویر کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کو شائع کیا۔ جلسہ کے موقع پر ایک مختصر سی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس کے لیے شعبہ نمائش نے کئی ایک کارڈز تیار کئے جن پر جماعت کی اہم تصاویر چسپاں تھیں اسی طرح خلفاء حضرت مسیح موعودؑ کی تصاویر اور ان کے بارہ میں مختصر تعارف لکھا گیا تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26 مئی 2005ء)

2019 کا جلسہ سالانہ سیرالیون۔ ترقی کا ایک نیا انداز

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ سیرالیون کا جلسہ سالانہ 8/ تا 10/ فروری 2019ء کو کامیابی کے ساتھ احمدیہ مسلم سینئر سیکنڈری سکول Bo ٹاؤن کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم کمال بروجہ صاحب (بطور نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)، مکرم امیر صاحب نائیجیریا، مکرم امیر صاحب گیمبیا اور مکرم امیر صاحب لائبیریا کو بطور مہمان بھجوایا۔ جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لیے جلسہ کے انتظامات کو 25 مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ جامعہ احمدیہ سیرالیون کے طلباء و اساتذہ نے جلسہ کے انتظامات میں بھرپور معاونت کی توفیق پائی۔ اس جلسہ میں شرکت کے لیے گنی کناکری، نائیجیریا، گیمبیا، لائبیریا، جرمنی، ناروے، برطانیہ، امریکہ، گھانا، آسٹریلیا سے وفود اور مہمان تشریف لائے۔

مکرم صدر مملکت صدر مملکت سیرالیون (H.E. Rtd. Brigd. Julius Maada Bio) نے اپنے افتتاحی خطاب میں جماعت کی خدمات

مکرم سعید الرحمن صاحب امیر و مبلغ انچارج سیرالیون صدر مملکت سیرالیون کا جلسہ گاہ میں استقبال کر رہے ہیں

کو سراہا اور کہا کہ

''میں ذاتی طور پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع دیا... میری حکومت اور سیرالیون کی عوام کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کے عالمی سربراہ حضور اقدس کی خدمت میں محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔ ایک قوم کے طور پر ہم آپ کی بہترین قیادت کو سراہتے ہیں اور ایک سربراہ کے طور پر، ہم حضور اقدس کی امن عالم اور اخوت کے قیام کی انتھک کوششوں پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ میں نے حضور اقدس کی کتاب Pathway to Peace کا بغور مطالعہ کیا ہے، جو کہ اسلام کی تعلیمات کے ذریعہ امن عالم کے قیام کی ایک اعلیٰ کاوش ہے۔ 2003ء سے ہونے والے آپ کے Peace Symposium اور شہرہ آفاق کتاب Pathway to Peace اس بارے میں راہنمائی کرتی ہے جس کا عملی نمونہ جماعتِ احمدیہ سیرالیون دکھا رہی ہے۔ ایک قوم کے طور پر ہم حضور انور کی خدمت میں شکریہ کا پیغام بھیجتے ہیں۔ 1921ء سے لے کر آج تک احمدیہ مسلم جماعت پورے سیرالیون میں لوگوں کی زندگیاں سنوار رہی ہے۔ خواتین و حضرات میں اس بات پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں کہ میرا اور میری حکومت کا مکمل تعاون آپ کے ساتھ ہے۔ کئی نسلوں سے آپ زندگیاں سنوارتے چلے آ رہے ہیں موصوف نے Humanity First اور IAAAE کی خدمات کو بھی سراہا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ سیرالیون کو ملک گیر میڈیا کوریج دی گئی، جلسہ سالانہ کے دوران کل 30 ریڈیو اور TV چینلز کے نمائندگان موجود رہے جن میں سے 22 ریڈیو چینلز بشمول احمدیہ مسلم ریڈیو نے جلسہ کی کارروائی براہ راست نشر کی جبکہ 8 ریڈیو چینلز جلسہ کی ریکارڈنگز مختلف انداز میں اب تک نشر کر چکے ہیں۔ ریڈیو کے علاوہ ملک کے قومی TV چینل SLBC نے بھی جلسہ سالانہ سیرالیون کو ملک گیر کوریج دی جبکہ دیگر TV چینلز میں FTN ٹی وی نے جلسہ کی کارروائی اپنے 3 چینلز پر براہ راست نشر کی۔ اس کے علاوہ AYV ٹی وی نے یہ کارروائی اپنے 9 چینلز پر نشر کی۔ آڈیو ویڈیو سیکشن سیرالیون نے اپنے Youtube چینل پر جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی براہ راست نشر کی اور بعد میں جلسہ کی تمام کارروائی اسی چینل پر چڑھا دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ آڈیو ویڈیو کے Facebook Page پر پہلے اجلاس کی کارروائی براہ راست دکھائی گئی۔ Twitter اور Instagram پر جلسہ سالانہ کی تصاویر روزانہ چڑھائی گئیں جن سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے استفادہ کیا۔ اس کے علاوہ پرنٹ ذرائع ابلاغ نے بھی جلسہ سالانہ سیرالیون کو قومی و مذہبی تہوار کی طرح پیش کیا،

کل 25اخبارات نے جلسہ سالانہ سے قبل اور جلسہ سالانہ کے بعد خبریں شائع کیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 جون 2019ء)

جلسہ سالانہ سیرالیون 2020ء
کا بابرکت و کامیاب انعقاد

سیرالیون جماعت کو اپنا ستاون واں جلسہ سالانہ مورخہ 24، 25اور26/جنوری کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ کی حاضری 23000سے زائد رہی۔نائب صدر مملکت سیرالیون مکرم ڈاکٹر محمد جلدے جالو (Juldeh Jalloh)صاحب کے علاوہ منسٹرز، سابقہ منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے ایمبیسیڈرز، قریباً 100/پیراماؤنٹ چیفس اور نمائندگان، سیکشن چیفس، متعدد قبائلی سردار، اعلیٰ حکومتی عہدے داران، ڈسٹرکٹ آفیسرز، ڈسٹرکٹ امام، چیفڈم امام کثیر تعداد میں غیر از جماعت آئمہ و دیگر نے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔

افتتاحی اجلاس میں نائب صدر مملکت نے اپنے خطاب میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ ایک منسٹری کی طرح ہے اور امیر جماعت سیرالیون ہمارے ایک منسٹر ہیں۔

اس جلسہ کی مقامی الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر خوب تشہیر ہوئی اور متعدد ٹی وی چینلز SLBC,AYV اور ان کے ریڈیوز اور سوشل میڈیا چینلز نے براہ راست پہلا سیشن اور بعض دوسرے سیشن نشر کیے، جس کے ذریعہ لاکھوں لوگوں نے اس بابرکت جلسہ سے فائدہ اٹھایا۔بعض موقعوں پر ان چینلز کی viewership نے اپنے سابقہ ریکارڈ بھی بہتر کیے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2021ء)

اس جلسہ پر دو مرکزی نمائندگان مکرم شریف عودہ امیر فلسطین اور مکرم حنیف احمد محمود نے شرکت کی۔اس جلسہ کی حاضری 24700 تھی۔

تاثرات

جلسہ کے بارے میں لوگوں کے تاثرات بہت اچھے ہیں۔بہت سے لوگ جلسہ کے دوران ہونے والی نماز تہجد کے نظاروں کو بار بار یاد کرتے ہیں۔اور بار بار اللہ کی حمد کے گیت گاتے ہیں کہ اس نے یہ کامیابی عطا کی۔محترم امیر صاحب 2005ء کے جلسہ کے بعد نائب صدر مملکت سے ملنے کے لئے گئے جو کہ عیسائی ہیں انہوں نے جلسہ کے بارے میں بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ اس چیز سے بہت متاثر ہیں کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو تین دن تک رکھنا،ان کے رہنے اور کھانے پینے کا انتظام کرنا بہت مشکل کام ہے اور کہا کہ واقعی اس جلسہ میں کوئی بات تھی کہ وہ آج تک اس کا لطف محسوس کر رہے ہیں۔اور انہوں نے کہا کہ وہ مسلمانوں میں جماعت احمدیہ کو بہت پسند کرتے ہیں،اسی طرح اور کئی غیر از جماعت لوگوں نے اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا کہ جلسہ کو دیکھنے کے بعد وہ جماعت کے نظم وضبط کے قائل ہو گئے ہیں۔احمدی احباب آج بھی جہاں اکٹھے ہوتے ہیں تو جلسہ کی ہی باتیں ہوتی ہیں اور ان باتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔سارے ماحول میں ہمارے جلسہ کا نہایت اچھا تاثر ہے۔

حکومتی سطح اور عوام میں جلسہ کے بعد جماعت کے وقار میں ایک خاص رنگ آ گیا ہے۔الحمد للہ

(الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26 مئی 2005ء)

خصوصی پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ برائے جلسہ سالانہ سیرالیون 2019ء

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ایک خصوصی پیغام عطا فرمایا جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔

’’پیارے ممبران احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا 56واں جلسہ سالانہ 8، 9 اور 10 فروری 2019 کو منعقد کر رہے ہیں۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب فرمائے اور تمام شاملین جو اس منفرد اور خاص مذہبی اجتماع میں شرکت کر رہے ہیں،خدا کے نمایاں فضل اور بے انتہا برکتیں حاصل کرنے والے ہوں۔

یہ ذہن میں رکھیں کہ ایک احمدی مسلم پیدا ہونا یا اپنے آپ کو احمدی کہلانا کافی نہیں ہے۔یقیناً،حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا تو صرف احمدیت کی طرف پہلا قدم ہے۔بلکہ ایک باعمل احمدی بننے کے لیے بے انتہا کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ ان افعال پر مکمل لگن اور یکسوئی کے ساتھ عمل کیا جائے جو ایک احمدی سے توقع کیے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام واضح طور پر فرماتے ہیں،بیعت کا مطلب اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے،جسے آنحضرت ﷺ نے ’’ہمارے مہدی‘‘ کے الفاظ سے خطاب فرمایا ہے۔یہ پیار اور قرب کے اظہار کا اعلیٰ مقام ہے جو آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مہدی معہود علیہ السلام کو عطا فرمایا ہے جن کو آخری دنوں میں اسلام کے احیاء اور قیام امن کے لیے دنیا میں آنا تھا۔

آپ علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو بڑے درد کے ساتھ اپنی بیعت کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی ہے تا کہ ہم حقیقی احمدی بن سکیں۔یہ وہ ارشادات ہیں جنہیں ہمیں باقاعدہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور یہی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہیں۔اسی کے ذریعہ ہم دین کا ادراک بھی حاصل کر سکتے ہیں اور اسی کے ذریعہ سے ہم خدا تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے بھی تلاش کر سکتے ہیں۔یہی ذریعہ ہے جس سے ہم قرآن کریم کے اسرار و معارف تک پہنچ سکتے ہیں۔اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔یہ بڑی بدقسمتی ہوگی اگر ہم اس خزانے کے ہوتے ہوئے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔پس جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ آپ علیہ السلام کے الفاظ کو ہدایت کے حصول کے لیے پڑھے اور غور کرے اور ان پر عمل کرے تا وہ ان اعلیٰ روحانی مدارج کو حاصل کرنے والا ہو جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار یہ الہام ہوا۔’’ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون‘‘(النحل:129)

یعنی اللہ تعالیٰ ان کی حمایت و نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا جانے یہ الہام دو ہزار مرتبہ ہوا ہو۔اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں یا صرف خشک ایمان سے راضی ہو جاؤ۔اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اس وقت ملے گی جب سچا تقویٰ اور پھر نیکی ساتھ ہو۔‘‘

ہم پر، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا دعویٰ کرتے ہیں، لازم ہے کہ نا صرف ہم آپ کے الفاظ کو پڑھیں اور سنیں بلکہ ان پر عمل کرتے ہوئے اپنی روحانی حالتوں کو اس درجہ پر لے آئیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کی ہے۔اور سب سے ضروری یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق بناتے ہوئے اپنی روحانی حالت کو بہتر کریں،اور مسلسل اپنے عملوں کو بہتر کریں اور تبلیغ کی نئی راہیں کھولیں۔ہمیں اس حقیقت پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے جو کہ آنحضرت ﷺ کے ایک کامل پیرو تھے، جنہوں نے اسلام کا دفاع اور اس کی عظمت کو بحال کرنا تھا۔ہمیں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بھرپور کوشش کرنی چاہیے اور اپنی روحانی حالتوں کو بہتر کرنا چاہیے اور اپنی عبادتوں کے معیار کو اس درجہ تک لے جانا چاہیے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔اور تمام قسم کی بدیوں کو چھوڑتے ہوئے مکمل ایمانداری سے نیک اعمال بجالانے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت الفاظ اور نصائح پر توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے،اور وہ آپ کے جلسہ کو بہترین طور پر کامیاب فرمائے اور آپ سب کو بیعت کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آپ ہمیشہ نظام خلافت سے وفادار رہیں۔اور اللہ تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی لاتے ہوئے آپ کو نیکی، تقویٰ اور اسلام اور انسانیت کی خدمت میں بڑھانے والا ہو۔اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 3 جون 2019ء)

حرفِ آخر

گو یہ سال جماعت احمدیہ سیرالیون کی تاریخ کا نہایت اہم سال ہے لیکن آج کل کے وبائی حالات میں امسال جلسہ کا انعقاد ممکن نہیں ہو سکا۔جلسہ سالانہ سیرالیون کا شمار گو ابھی 57 تک پہنچا ہے اور جماعت احمدیہ سیرالیون کو ایک صدی مکمل ہوگئی ہے۔اس عرصہ میں پہلے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 900 تھی جو 2020ء کے جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر 24700 شاملین تک جا پہنچی ہے۔1949ء کے جلسہ کی کارروائی صرف ایک اخبار میں شائع ہوئی جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والا تبلیغ کا یہ ذریعہ ’’میڈیا‘‘ الیکٹرونک و پرنٹ اور ڈیجیٹل و سوشل ہر لحاظ سے عموماً بھی اور خصوصاً جلسہ کے ایام میں پیغام احمدیت کی حقیقت بتانے اور تبلیغ اسلام احمدیت میں مصروف ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد یہ وبائی ایام دور فرمائے اور جلد جلسہ کی رونقیں بحال ہوں۔اللّٰھم آمین

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

پروگرام جلسہ سالانہ یو کے 2021ء

جمعۃ المبارک 6/اگست

11:30: دوپہر کا کھانا اور تیاری نماز جمعہ

13:00: نماز جمعہ وعصر

16:25: پرچم کشائی (لوائے احمدیت)

16:30: تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، نظم، فارسی نظم اور اردو ترجمہ

افتتاحی خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

19:30: کھانا

21:00: نماز مغرب و عشاء

ہفتہ 7/اگست

3:15: نماز تہجد

4:08: اذان نمازِ فجر

4:30: نمازِ فجر

4:45: درس قرآن

8:00: ناشتہ

دوسرا اجلاس

(صدارت مکرم بلال ایٹکنسن صاحب)

10:00: تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور اردو نظم

10:20: اسلام میں آزادئ اظہار کی حدود وقیود (اردو) مکرم طاہر ندیم صاحب۔مبلغ سلسلہ عربک ڈیسک۔لندن

10:50: غیر مسلموں کی نظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام (انگریزی) مکرم احمد سلام صاحب۔سیکرٹری صنعت و تجارت۔جماعت احمدیہ یو کے

11:20: اردو نظم

11:30: نظام جماعت کی برکات اور ہمارا فرض (اردو) مکرم نصیر احمد قمر صاحب۔ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔لندن

12:30: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری

تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور اردو نظم

خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

13:30: نماز ظہر وعصر

14:00: کھانا

تیسرا اجلاس

16:30: معززین کے مختصر پیغامات

17:00: تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور اردو نظم

خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

19:30: کھانا

21:00: نماز مغرب و عشاء

اتوار 8/اگست

3:15: نماز تہجد

4:09: اذان نماز فجر

4:30: نماز فجر

4:45: درس الحدیث

8:00: ناشتہ

چوتھا اجلاس

(صدارت: مکرم ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب)

10:00: تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور اردو نظم

10:20: قرآن کریم کی تعلیمات کی فضیلت (انگریزی) مکرم عبدالقدوس عارف صاحب۔صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔یو کے

10:50: اسلام کی پیش کردہ توحید خالص (اردو) مکرم عطاء المجیب راشد صاحب۔امام مسجد فضل لندن و نائب امیر۔یو کے

11:20: اردو نظم

11:30: عالم اسلام اور خلافت احمدیہ (اردو) مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ایڈیشنل وکیل التبشیر۔اسلام آباد۔یو کے

12:00: حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں غلبہ اسلام کی تڑپ (انگریزی) مکرم رفیق احمد حیات صاحب، امیر جماعت، برطانیہ

12:30: عالمی بیعتوں کے ایمان افروز نظارے

13:30: نماز ظہر وعصر

14:00: کھانا

اختتامی اجلاس

16:30: معززین کے مختصر خطابات

17:00: تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، عربی قصیدہ ترجمہ اور اردو نظم

احمدیہ امن انعام کا اعلان

خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اختتامی دعا

پروگرام جلسہ سالانہ مستورات ہفتہ 7/اگست

10:00: تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اردو نظم

10:20: اسلام میں عورتوں کے حقوق (انگریزی) مکرمہ ماٹینا حکیم صاحبہ۔سیکرٹری اشاعت پاما۔لجنہ یو کے

10:45: تربیت اولاد اور ماں کی ذمہ داریاں (اردو) مکرمہ شرمین بٹ صاحبہ۔معاونہ صدر پریس اینڈ میڈیا لجنہ اماء اللہ یو کے

11:10: احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف میرا سفر (انگریزی) مکرمہ آمنہ ملک صاحبہ۔نو مبائعہ

11:35: ضروری اعلانات

12:30: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری

تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور اردو نظم

خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

04 اگست 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:32	18:58
مدینہ منورہ	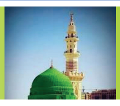	04:26	19:04
قادیان		04:15	19:23
ربوہ		03:55	19:02
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:03	20:45